باب ۱۵۸

نبی کریم ﷺ کا اویس قرنی[۱] کے بارے میں خبر دینا

اس کے وصف بیان کرنا اور اس کا امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آنا اس کیفیت کے ساتھ جو رسول اللہ ﷺ نے ذکر کی تھی اور اس میں جن آثار کا ظہور ہوا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسن احمد بن محمد عنزی نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو عبدالسلام بن مطہر نے، ان کو سلیمان بن مغیرہ نے جریری سے، اس نے ابونضرہ سے، اس نے اسیر بن جابر سے، اس نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔ اس میں کہا ہے، اہل کوفہ کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہ آئیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اور ان میں وہ آدمی ضرور آئیں جو اس کو ایذا پہنچاتا ہے۔ یعنی اویس کو ایذا پہنچاتا تھا۔

کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہاں پر قرنیوں میں سے کوئی ایک موجود ہے؟ کہتے ہیں کہ پھر وہ آدمی بُلایا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی تھی کہ ایک آدمی اہل یمن میں سے آپ کے پاس آئے گا۔ اس کے جسم پر سفید داغ ہوں گے، اس کو دعا دینے والی صرف اس کی ماں ہے۔ اس نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اس سے دُور ہو جائے۔ لہٰذا اللہ نے اُس سے دُور کر دیا مگر ایک دینار یا درہم کے بقدر باقی ہے، اس کا نام اُویس ہے۔ تم میں سے جو شخص اس کو ملے اس سے التجا کرے کہ وہ تمہارے لئے اللہ سے استغفار کرے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ ص ۱۹۶۸)

راوی نے آگے حدیث بیان کی ہے۔ اسی قدر مسلم نے نقل کیا ہے صحیح حدیث میں حدیث ہاشم سے، اس نے سلیمان سے۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن حمشاذ نے، ان کو حسین بن فضیل بجلی اور محمد بن غالب ضبی نے، ان دونوں نے ہمیں حدیث بیان کی ہے عفان بن مسلم نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو سعید بن جریری نے ابونضرہ سے، اس نے جابر سے، وہ کہتے ہیں جب اہل یمن آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تعلق تلاش کرنا شروع کیا، فرمایا کہ کیا تمہارے اندر کوئی قرن میں سے ہے۔ حتیٰ کہ اہل قرن تک پہنچے (پوچھتے پوچھتے)۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم اہل قرن ہیں۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اویس رضی اللہ عنہ کی لائن مل گئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس تعلق کو پکڑ لیا اور اویس کو اس کی صفت سے پہچان لیا۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ اویس نام ہے۔ پوچھا کہ کیا تیری والدہ ہے؟ اُس نے بتایا کہ جی ہاں والدہ ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تیرے سفید داغ میں سے کوئی شئ باقی ہے۔ اس نے بتایا کہ میں نے اللہ سے دعا کی تھی اس نے ان کو مجھ سے دُور کر دیا ہے۔ مگر صرف ایک درہم کی جگہ باقی ہے میری ناف کے پاس تاکہ میں اس کے ذریعہ اپنے رب کو یاد رکھوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے التجا کی میرے لئے دعا اور استغفار کریں۔ اس نے کہا کہ آپ زیادہ حق دار ہیں اس کے کہ میرے لئے استغفار کریں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

---

[۱] دیکھئے: طبقات ابن سعد ۶/۱۶۱۔ حلیۃ الاولیاء ۲/۷۹۔ تہذیب التہذیب ۱/۳۸۶۔ تاریخ دمشق کبیر ۳/۱۵۷۔ میزان الاعتدال ۱/۲۷۸۔۲۸۷۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بے شک سب تابعین سے بہتر آدمی وہ آدمی ہے جس کو اویس قرنی کہتے ہیں ''ان کی والدہ ہے''۔ اس کو بیاض تھا اس نے دعا کی اللہ نے وہ دُور کر دیا ہے۔ مگر ایک درہم کی جگہ اس کی ناف میں باقی ہے۔ فرمایا کہ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے استغفار کیا۔

راوی نے حدیث کو ذکر کیا ہے، مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث عفان سے مختصر طور پر۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ ص ۱۹۶۸)

اور اس نے ان کے اوّل قصے کا ذکر نہیں کیا۔ ابوبکر نے ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقریٔ نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یونس بن یعقوب نے۔

(۳) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو عبداللہ بن یعقوب شیبانی نے، ان کو یحیٰ بن محمد نے، ان کو مسدد نے، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے معاذ بن ہشام نے، ان کو ان کے والد نے قتادہ سے، اس نے زرارہ بن اوفیٰ سے، اس نے اُسیر بن جابر سے، اس نے کہا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ان کے پاس آئے۔ (اور مقری کی روایت میں ہے کہ) جس وقت اہل یمن کی امدادی جماعت مجاہدین کی اور جیوش اسلام کی مدد کے لئے پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے اندر اویس بن عامر ہے۔ حتیٰ کہ اویس تک پہنچے۔

انہوں نے پوچھا کہ کیا تم اویس بن عامر ہو؟ اس نے بتایا کہ جی ہاں! انہوں نے پوچھا کہ قبیلہ مراد سے ہو، پھر قرن سے؟ اس نے بتایا کہ جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تیرے ساتھ برص کا مرض تھا، تو اس سے ٹھیک ہو گیا مگر ایک درہم کی جگہ باقی ہے؟ اس نے بتایا کہ جی ہاں۔ انہوں نے پوچھا کیا تیری والدہ ہیں؟ اس نے بتایا کہ جی ہاں! ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا، وہ فرمارہے تھے تمہارے اُوپر اویس بن عامر آئے گا اہل یمن کے امدادی مجاہدین کی جماعت کے ساتھ۔ وہ اہل یمن سے ہوگا قبیلہ مراد سے۔ اس کے بعد فرمایا قرن سے اس کو سفید داغوں کا مرض تھا وہ اس سے تندرست ہو گیا مگر ایک درہم کی جگہ رہ گیا۔ اس کی والدہ ہے وہ اس کے ساتھ نیکی اور خدمت کرتا ہے۔ اگر وہ شخص اللہ پر قسم ڈالے تو ضرور وہ اس کو پورا کر دے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو وہ تیرے لئے استغفار کرے تو ضرور ایسا کرنا۔ لہٰذا اب تم میرے لئے استغفار کرو۔ لہٰذا اس نے ان کے لئے استغفار کیا۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ کوفہ جانا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تیرے لئے کوفہ کے عمال کی طرف خط لکھ دوں؟

اور مقریٔ کی روایت میں ہے کہ میں کوفہ کے عامل کی طرف لکھ دوں؟ وہ تیرے ساتھ خیر کی وصیّت قبول کریں گے۔ البتہ میں ہو جاؤں گا لوگوں کے متفرق گروہ میں (یعنی عوامی گروہ میں)۔ اور مقری کی ایک روایت میں ہے کہ غریب لوگوں میں رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

جب اگلا سال آیا ایک آدمی نے حج کیا اس اشراف میں سے۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اویس قرنی کے بارے میں اس سے دریافت کیا کہ تم اس کو کیسا چھوڑ آئے ہو؟ یعنی وہ کیسے تھے؟ اس نے کہا اس کو اس حال میں چھوڑ آیا ہوں کہ پُرانا اور بوسیدہ گھر تھا، پھٹے پُرانے کپڑے تھے۔ سامان مال ومتاع قلیل تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا فرمارہے تھے، تمہارے پاس اویس بن عامر آئیں گے اہل یمن کے مجاہدین ومعاصرین کے ساتھ قبیلہ مراد کے ہوں گے۔ پھر مقام قرن کے ہیں ان کو برص کی بیماری تھی اب اس سے تندرست ہو گیا ہے مگر ایک

درہم کا مقام باقی ہے، اس کی والدہ ہے وہ اس کی خدمت کرتا ہے۔ وہ اللہ پر قسم ڈال دے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر دے گا۔ اگر تم استطاعت پاؤ کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے تو ضرور ایسا کروانا یعنی اس سے استغفار کروانا۔ جب وہ آدمی آیا تو وہ سیدھا اویس کے پاس پہنچا اور اس سے کہا میرے لئے استغفار کیجئے۔ اویس نے کہا کہ آپ ابھی ابھی نیک سفر (حج) سے آئے ہو لہٰذا آپ ہی میرے لئے بخشش طلب کرو۔ اس شخص نے پوچھا کہ کیا آپ حضرت عمرؓ سے مل چکے ہو؟ اُس نے بتایا کہ جی ہاں! اس نے کہا کہ ان کے لئے بھی استغفار کیجئے۔

کہتے ہیں کہ اس طرح لوگ ان کو بھانپ گئے لہٰذا وہ اپنے ہی رُخ پر چلا گیا اور کہا کہ اچھا میں چلتا ہوں۔ وہ شخص کہتے ہیں میں نے اس کو ایک چادر پہنائی۔ جب کوئی انسان اس کو دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ یہ چادر کہاں سے آ گئی اویس کے پاس۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اپنے طول کے ساتھ اسحاق بن ابراہیم سے اور محمد بن مثنیٰ سے اور محمد بن بشار سے، اس نے معاذ سے، اس نے ہشام سے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۲۲۵ ص ۱۹۶۹)

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو اسماعیل بن اسحاق نے، ان کو ہدبہ نے، ان کو مبارک بن فضالہ نے، ان کو ابوالاصفر نے، صعصعہ بن معاویہ سے وہ احنف کے چچا ہوتے ہیں۔ یہ کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا تھا ہم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی تھی کہ عنقریب تابعین میں سے ایک آدمی قرن سے آئے گا اس کو اویس بن عامر کہا جائے گا۔ اس کو سفید داغ نکل آئے تھے اس نے اللہ سے دعا مانگی کہ وہ اس کو اس سے دُور کر دے، اللہ نے دُور کر دیا۔ وہ کہنے لگا، اے اللہ! میرے جسم پر اس میں سے اس قدر باقی رہنے دے جس سے میں تیری نعمت کو یاد کروں جو مجھ پر آپ نے کی۔ لہٰذا اس کے جسم پر اس قدر چھوڑ دیا گیا جس سے وہ اپنے اُوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرتا ہے۔ تم میں سے جو شخص اس کو پالے اور اس سے دعائے مغفرت کروا سکے تو ضرور کروائے۔
(مسلم حدیث ۲۲۴۔ کتاب فضائل الصحابہ ص ۱۹۶۸)

(۵) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو شریک نے، ان کو یزید بن ابوزیاد نے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے، وہ کہتے ہیں کہ جب جنگ صفین والا دن آیا تو ایک منادی کرنے والے نے منادی کی حضرت معاویہؓ کی طرف سے اصحاب علی کو۔ کیا تمہارے اندر اویس قرنی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں موجود ہے لہٰذا اس اعلان کرنے والے نے اپنی سواری کے جانور کو ایڑ لگائی حتیٰ کہ وہ اصحاب علی کے ساتھ لاحق ہو گیا۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سُنا تھا آپ فرما رہے تھے تمام تابعین میں بہترین تابعی اویس قرنی ہوں گے۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے، ان کو محمد بن عبدالسلام نے، ان کو اسحاق بن ابراہیم نے، ان کو خبر دی عبدالوہاب ثقفی نے، ان کو خالد حذاء نے عبداللہ بن شقیق سے، اس نے عبداللہ بن ابوالجدعاء سے کہ اس نے سُنا رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے تھے میری اُمت کے ایک آدمی کی شفاعت سے بنوتمیم سے زیادہ وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔
(ترمذی۔ کتاب صفة القیامة۔ حدیث ۲۴۳۸ ص ۶۲۶/۴۔ مسند احمد ۳۶۶/۵)

ثقفی کہتے ہیں کہ کہا ہے ہشام بن حسان نے کہ حسن بصری کہتے تھے کہ وہ اویس قرنی ہے۔

☆☆☆

باب ۱۵۹

حضور ﷺ کا خبر دینا کہ آپ کی اُمت میں ایک آدمی ہوگا

اس کو کہا جائے گا صلہ بن اشیم لہٰذا آپ کی وفات کے بعد وہ اسی صفت پر ہوا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبداللہ بن عثمان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن مبارک نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ میری اُمت میں ایک آدمی ہوگا اس کو کہا جائے گا صلہ بن اشیم۔ اس کی شفاعت کے ساتھ اتنے اتنے لوگ جنت میں جائیں گے۔ حلیۃ الاولیاء ۲/۲۴۱)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب نے، ان کو سعید بن اسد نے، ان کو ضمرہ نے ابن شوذب سے۔ وہ کہتے ہیں کہ بی بی معاذہ عدویہ نے کہا کہ صلہ بن اشیم اپنے گھر کی مسجد سے اپنے بستر تک گھٹنوں کے بل آتا تھا، اُٹھتا تھا تو نماز میں مصروف جاتا تھا۔

مصنف کہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ صلہ بن اشیم صاحبِ کرامات تھا۔ ان کرامات کو یہاں ذکر کرنے سے طوالت ہو جائے گی۔
(حلیۃ الاولیاء۔ البدایۃ والنہایۃ)

باب ۱۶۰

حضور ﷺ کا اپنے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہونے کی

خبر دینا اور حضور ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اجازت دینا کہ اس کا نام میرے نام پر اور اس کی کنیت میری کنیت پر رکھنا یہ بات حضرت محمد بن الحنفیہ میں پوری ہوئی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابواسامہ کلبی نے، ان کو عون بن سلام نے، ان کو قیس بن لیث نے محمد بن بشر سے، اس نے محمد بن حنفیہ سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا، عنقریب میرے بعد تیرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ میں اس کو اپنا نام (محمد) اور اپنی کنیت (ابوالقاسم) عطیہ کرتا ہوں۔ (طبقات ابن سعد ۵/۹۱)

تعارف: ابن الحنفیہ السید، الامام ابوالقاسم۔ ابوعبداللہ محمد بن امام علی بن ابوطالب قرشی ہاشمی تھے۔ اس سال ان کی ولادت ہوئی جس سال سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ انتہائی متقی پرہیزگار تھے، کثیر العلم تھے۔ وفات ۸۱ھ میں ہوئی۔ (مترجم)

باب ۱۶۱

حضور ﷺ کا بی بی اُم ورقہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں خبر دینا

کہ وہ شہید ہو جائیں گی ۔ لہٰذا پھر وہ واقعی شہید ہو گئی تھی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد مقری بن الحمامی نے بغداد میں، ان کو احمد بن سلمان نے، ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو ولید بن جمیع نے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میری دادی نے اُم ورقہ بنت عبداللہ بن حارث نے اور رسول اللہ ﷺ اس کی زیارت کرتے تھے یعنی اس کو ملتے رہتے تھے اور اس کو شہیدہ کا نام دیتے تھے۔ اس خاتون نے قرآن جمع کیا تھا اور حضور ﷺ نے جب بدر کا غزوہ کیا تھا تو اس وقت اس نے اجازت مانگی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیں، میں بھی آپ کے ساتھ نکلوں گی، تمہارے زخمیوں کا دوا علاج کروں گی اور تمہارے مریضوں کی تیمارداری کروں گی، شہادت کی اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت کی رہنمائی کر دے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے شہادت کی ہدایت دینے والا ہے۔ حضور ﷺ اس کو شہیدہ نام دیتے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے اس کو اپنے گھرانے والوں کی امامت کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس کی ایک لونڈی تھی اور ایک غلام تھا۔ اس لونڈی نے اسے غم دیا تھا۔ اس خاتون نے دونوں کو مدبر کر دیا تھا (یعنی ان کی ضرورتوں کا خیال کرنا ترک کر دیا تھا)۔ لہٰذا انہوں نے اس کو قتل کر دیا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حکومت میں۔ پس کہا گیا کہ بے شک اُم ورقہ کو قتل کر دیا اس کی لونڈی نے اور غلام نے۔ لہٰذا وہ فرار ہو گئے، پھر پکڑ کر لائے گئے، ان دونوں کو پھانسی دے دی گئی، مدینے میں پہلے مصلوب تھے جن کو پھانسی دی گئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔ فرماتے ہیں چلو ہم شہیدہ کو مل کر آئیں۔ (مسند احمد ۶/۵۰۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت میں رات کو قتل ہوا صبح اعلان ہوا، اُسی دن قاتل پکڑے گئے، اُسی دن پھانسی لگا دی گئی۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے، ان کو وکیع بن جراح نے، ان کو ولید بن عبداللہ بن جمیع نے، ان کو ان کی دادی نے اور عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری نے اُم ورقہ بنت نوفل سے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کا غزوہ کیا تھا تو اُم ورقہ نے کہا تھا آپ مجھے اس غزوہ میں ساتھ چلنے کی اجازت دیں۔ میں تمہارے مریضوں کی تیمارداری کروں گی شاید اللہ مجھے بھی شہادت دے دے۔ مگر حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ گھر میں ٹھہری رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے دیں گے۔ اس کے بعد سے اس کا نام پڑ گیا تھا شہیدہ۔ وہ قرآن پڑھتی تھی اس نے نبی کریم سے اجازت مانگی تھی کہ وہ اپنے گھر میں مؤذن مقرر کرے گی جو اس کے لئے اذان کہے، اجازت دے دیں۔ حضور ﷺ نے اجازت دے دی تھی۔

اس کا ایک غلام تھا اور ایک لونڈی تھی، اس نے ان کو مدبر کیا تھا۔ وہ رات کو اُٹھے اور انہوں نے اس کو چادر یا بچھونے میں باندھ دیا جس سے وہ مر گئیں۔ پھر انہوں نے اس کو دفن بھی کر دیا۔ صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا۔ انہوں نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ وہ دونوں جس کے پاس ہوں یا جس کو ان کے بارے میں علم ہو یا ان دونوں کو دیکھا ہو وہ انہیں ہمارے پاس لے آئے۔ لہٰذا وہ لائے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے پھانسی پر لٹکا دیئے گئے۔ وہ دونوں پہلے مصلوب تھے مدینے میں۔ (اصابہ ۴/۵۰۵)

☆☆☆

باب ۱۶۲

حضور ﷺ کا خبر دینا طاعون کے بارے میں

وباء جو شام میں واقع ہوئی آپ کے اصحاب میں عہد فاروق رضی اللہ عنہ میں

اے عوف! قیامت سے پہلے چھ امور یاد رکھو

میری موت۔ بیت المقدس کی فتح، دو وبائی موتیں اور مال کی کثرت

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسن احمد بن عمر نے، ان کو موسیٰ بن عامر نے، ان کو ولید بن حکم نے، ان کو عبداللہ بن ابوالعلاء بن زبر نے کہ اس نے سُنا محمد بن عبداللہ حضرمی سے، اس نے ابوادریس خولانی سے، انہوں نے عوف بن مالک اشجعی سے، وہ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا وہ چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں خیمے کے صحن میں بیٹھ گیا۔ میں نے آپ کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، اے عوف! اندر آجائیے۔ میں نے کہا کہ کیا پورا آجاؤں یا کچھ آجاؤں (کیا اندر جاؤں یا صرف جھانک کر بات کروں)۔ آپ نے فرمایا اسی طرح۔ میں اندر داخل ہوا تو آپ وضو کر رہے تھے۔

پھر فرمایا: اے عوف! قیامت سے پہلے چھ امور یاد رکھ لو۔ ان میں سے ایک تو ہے میری موت۔ عوف کہتے ہیں کہ میں یہ سُنتے ہی خوف اور غم سے شدید پریشان ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہیے ایک۔ میں نے کہا ایک۔ پھر فرمایا بیت المقدس کا فتح ہونا۔ میرا گمان ہے کہ کہا تھا۔ پھر دو موتیں جو تمہارے اندر ظاہر ہوں گی اللہ اس کے ذریعے تمہیں اور تمہاری اولادوں کو شہید کرے گا اور اس کے ساتھ تمہارے مالوں کو پاک کر دے گا۔ اس کے بعد اور مال کی فراوانی تمہارے درمیان ....

اور راوی نے حدیث کو ذکر کیا۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حمیدی سے، اس نے ولید سے مگر اس نے کہا کہ پھر دو موتیں ہوں گی جو تمہارے اندر پھیلیں گی جیسے بکریوں کا مرنا وبائی بیماری سے۔

(بخاری۔ کتاب الجزیہ۔ حدیث ۳۱۷۶۔ فتح الباری ۶/ ۲۷۷۔ کتاب الفتن۔ حدیث ۴۰۴۲ ص ۲/ ۱۳۴۱۔۱۳۴۲)

(۲) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محبوبی نے، ان کو سعید بن مسعود نے، ان کو نضر بن شمیل نے، ان کو شعبہ نے، ان کو یزید بن خمیر نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا شرحبیل بن شعبہ سے، وہ کہتے ہیں کہ شام کے ملک میں طاعون واقع ہوا تھا۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ رجس ہے اس سے متفرق ہو جاؤ۔ (ادھر اُدھر چلے جاؤ)

ابن حسنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی اور بے شک عمرو بن العاص البتہ زیادہ بھٹکا ہوا ہے جیسے اُونٹ سے جو اپنے گھر سے بھٹک جائے۔ بے شک وہ طاعون رحمت وشفقت ہے تمہارے ربّ کی دعا ہے تمہارے نبی کی، اور وفات ہے نیک لوگوں کی جو تم سے قبل تھے۔ لہٰذا تم جمع ہو جاؤ اس کے لئے اور اس سے متفرق نہ ہو۔ یہ بات پہنچی عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس، انہوں نے کہا کہ اس نے سچ کہا ہے۔ (یعنی اس نے شرحبیل بن شعبہ نے)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد نے، ان کو یحییٰ بن کثیر نے، ان کو ابوبکر نہشلی نے، ان کو زیاد بن علاقہ نے، اس نے اسامہ بن شریک سے، وہ فرماتے ہیں ہم لوگ نکلے بنو ثعلبہ کے بارہ آدمیوں کے ساتھ۔ ہمیں خبر پہنچی کہ ابوموسیٰ ایک منزل پر اُترے۔ ہم ان کے پاس آئے۔ ہم نے اُن کو سُنا۔

وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ انہوں نے فرمایا، اے اللہ! میری اُمت کی فنا اور ہلاکت (اپنے راستے میں) طعن اور طاعون میں بنا۔ ہم نے پوچھا کہ طعن تو یہ ہوا یعنی نیزہ زنی اور طاعون کیا ہے؟ فرمایا کہ تمہارے اعداء کو جنون سے رسوا کر دے، ہر ایک صورت میں شہداء ہوں گے۔ (مسند احمد ۳۹۵-۴۱۳)

(۴) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے، ان کو مطین نے، ان کو ہدبہ بن خالد نے، ان کو عبدالواحد بن زیاد نے عاصم احول سے، اس نے کریب بن حارث سے ابن ابوموسیٰ سے، اس نے ابو بردہ بن قیس سے ابوموسیٰ اشعری کے بھائی سے، یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ میری اُمت کی ہلاکت اپنے راستے طعن اور طاعون میں بنا۔ (یعنی نیزہ زنی اور وبائی امراض) (مسند احمد ۳/ ۴۳۷-۴/ ۲۳۸، ۳۹۵، ۴۱۷)

(۵) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن نصر نے، ان کو ابن وہب نے، ان کو ابن لہیعہ نے، ان کو عبداللہ بن حیان نے کہ اُس نے سُنا سلیمان بن موسیٰ سے، وہ ذکر کرتے ہیں کہ بے شک طاعون واقع ہوا تھا لوگوں میں جسر عموسہ والے دن۔ لہٰذا عمرو بن العاص ؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! یہ صورت رجس ہے، اس سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ شرحبیل نے کہا، اے لوگو! بے شک میں نے سُنا قول تمہارے صاحب کا اور بے شک میں اللہ کی قسم میں اسلام لا چکا ہوں اور نماز بھی پڑھی ہے۔ بے شک عمرو البتہ زیادہ بھٹک گئے اُونٹ سے جو اپنے گھر سے بہک جائے بھٹک جائے۔ بے شک وہ بلا اور آزمائش ہے۔ اللہ نے اس کو اُتارا ہے تم لوگ صبر کرو۔

ادہر سے حضرت معاذ بن جبل ؓ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے لوگو! بے شک میں نے تمہارے ان دونوں صاحبوں کی بات سُنی ہے بے شک یہ طاعون تمہارے ربّ کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا، فرمارہے تھے بے شک تم لوگ عنقریب شام میں جاؤ گے اور تم لوگ اس سرزمین پر اُترو گے جس کو جسر عموسہ کہا جائے گا۔ وہاں پر تمہیں پھنسیاں نکلیں گی۔ ان کی ذباب مکھیاں ہوں گی، پھوڑے کی ذباب کی طرح۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ تمہارے نفسوں کو شہادت دے گا اور تمہاری اولادوں کو بھی اور تمہارے مالوں کو پاک کرے گا۔ (مسند احمد ۴/ ۱۹۵-۱۹۶)

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ بات سُنی ہے رسول اللہ ﷺ سے تو تو معاذ کو اور آلِ معاذ کو اس میں سے پورا پورا حصہ عطا فرما اور اس کو اس سے عافیت نہ دے۔

کہتے ہیں کہ انہیں شہادت کی اُنگلی پر طاعون کا اثر ہوا، انہوں نے اس کی طرف دیکھ کر یہ کہنا شروع کیا، اللہ تو اس میں برکت عطا فرما۔ بے شک تو جب چھوٹی چیز میں برکت دیتا ہے وہ بڑی ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد اس کے بیٹے کو طاعون ہوا، وہ اس کے پاس گئے اور کہا،

الحق من ربّك فلا تكونن من الممترين ۔ (سورۃ بقرہ : آیت ۱۴۷)

حق سچ ہے، تیرے ربّ کی طرف سے ہے۔ لہٰذا تم شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

بیٹے نے جواب میں کہا :

ستجدني ان شاء الله من الصابرين ۔ (سورۃ صافات : آیت ۱۰۲)

انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

☆☆☆

باب ۱۶۳

حضور ﷺ کا ایسے فتنے کے بارے میں خبر دینا جو دریا کی مثل

موج مارے گا، نیز یہ کہ وہ ابوبکر اور عمر کے دور میں نہیں ہوگا یہاں تک کہ اس فتنے کا دروازہ توڑا جائے گا۔ اس کا دروازہ ٹوٹنا قتلِ عمر رضی اللہ عنہ ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے بغداد میں، ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری رزاز نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو یعلیٰ بن عبید نے، ان کو اعمش نے شقیق سے، ان کو حذیفہ سے، اس نے حذیفہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم میں سے کون فتنے کے بارے میں کئی حدیث رسول یاد رکھے ہوئے ہے۔ میں نے بتایا کہ میں ہوں۔ انہوں نے فرمایا لائیے بیان کیجئے آپ تو بڑے جری ہیں۔

میں نے کہا کہ آدمی کا فتنہ اس کے اہل میں ہو یا اس کے مال میں یا اس کی اولاد میں یا اس کے پڑوسی میں اس کو تو نماز مٹا دیتی ہے، اس کا کفارہ بن جاتی ہے اور صدقہ کرنا مٹا دیتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری مراد اس فتنے سے نہیں ہے۔ میری مراد اس فتنے سے ہے جو موج مارے گا دریا کی طرح۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! میں ان فتنوں میں سے کوئی شئ آپ کو نہیں پائے گی، بے شک آپ کے اور اس فتنے کے درمیان دروازہ بند ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کیا سمجھتے ہیں کیا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ میں نے کہا کہ نہیں بلکہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر وہ کبھی بند بھی نہیں ہوگا۔ میں نے کہا کہ جی ہاں۔

ہم لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مذکورہ دروازے کو جانتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ بالکل۔ جیسے ان کو یہ معلوم تھا کہ کل صبح کے بعد پھر رات ہوگی، اس لئے کہ میں نے اس کو حدیث بیان کی تھی کوئی غلط بات نہیں۔

کہتے ہیں کہ ہم لوگ ڈر گئے حذیفہ سے، اور ان سے یہ نہ پوچھا کہ وہ دروازہ کون ہے۔ مگر ہم لوگوں نے مسروق سے کہا آپ پوچھیں۔ انہوں نے حذیفہ سے پوچھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے کئی طرق سے، اعمش اور حدیث جامع بن ابوراشد سے، اس نے شقیق سے۔

(بخاری۔ کتاب الفتن۔ مسلم۔ کتاب الفتن واشراط الساعۃ)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوالولید نے، ان کو ابوعوانہ نے، ان کو عاصم نے شقیق سے، ان کو عروہ بن قیس نے، ان کو خالد بن ولید نے، وہ کہتے ہیں کہ میری طرف امیر المؤمنین نے لکھا (جب شام ان کے نگیں ہوگیا) اور یہ لکھا کہ تم ارض ہند میں جاؤ۔ ان دنوں ہند سے مراد ہمارے دنوں میں بصرہ ہوتا تھا اور میں اس کو ناپسند کرتا تھا۔

ایک آدمی نے کہا کہ تم اللہ سے ڈرو اے سلیمان! بے شک فتنے تحقیق ظاہر ہو چکے ہیں۔ بس اس نے کہا بہر حال ابن خطاب ابھی زندہ ہے کچھ نہیں ہوگا اور یہ فتنوں کا بڑھنا اس کے بعد ہوگا اور لوگ ذی بلیّان میں تھے۔ فلاں فلاں ابھی جگہ پر، بس آدمی دیکھے گا اور وہ متفکر ہو جائے گا کہ

کیا وہ اس جگہ کو پالے گا جہاں اس کے ساتھ وہ کیفیت نہ ہو جو اس مقام پر واقع ہوئی جو ایک مقام ہے جس تک وہ رہ رہا ہے فتنہ شر وغیرہ۔ پس نہ پائے وہ ایام جو رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا قیامت سے پہلے ایام الحراج پس ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ مجھ کو یا تم لوگوں کو ایام پالیں۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے، ان کو یعلی بن عبید نے، ان کو اعمش نے شقیق سے، ان کو عروہ بن قیس نے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو خطبہ دیا خالد بن ولید نے اور کہا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا شام کی طرف، وہ ان کو فکر مند کئے ہوئے تھا۔ وہاں کنٹرول ہو گیا تو انہوں نے سوچا کہ میری جگہ کسی اور کو ترجیح دیں اور مجھے ہند میں بھیج دیں مگر اس آدمی نے کہا جو آپ کا نائب تھا، ابھی آپ صبر کریں کہ امیر المؤمنین بے شک فتنے تحقیق ظاہر ہو چکے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اور یہ کہ ابن خطاب رضی اللہ عنہ ابھی زندہ ہے؟ یہ تو ان کے بعد ہوگا۔ ماسوائے اس کے نہیں کہ یہ کام ان کے بعد ہوگا جب لوگ مصیبت میں ہوں گے۔ انسان اس وقت سوچے گا کہ کہیں وہ ایسی سرزمین پائے جہاں یہ کیفیت نہ ہو جو یہاں ہے جس سے وہ بھاگ رہا ہے۔ لیکن وہ ایسی سرزمین نہ پائے گا۔

(البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۰۳)

باب ۱۶۴

(۱) حضور ﷺ کا اس آزمائش وسختی کے بارے میں خبر دینا جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔
(۲) اور اس فتنے کی خبر دینا جو ان کے ایام حکومت میں ظاہر ہوا۔
(۳) اور وہ علامت جو دلالت کرتی ہے ان کی قبر پر اور ان کے دو ساتھیوں کی قبر پر رضی اللہ عنہما۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعد محمد بن فضل نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس بن محمد بن یعقوب نے، ان کو ربیع بن سلیمان نے، ان کو ابن وہب نے، ان کو خبر دی سلمان بن بلال نے، ان کو شریک بن نمر نے ابن المسیّب سے، اس نے ابوموسیٰ اشعری سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے وضو کیا اپنے گھر میں پھر میں نکلا، میں نے دل میں کہا کہ آج میں ضرور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوں گا۔ لہٰذا میں مسجد میں آیا۔

میں نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا وہ باہر چلے گئے ہیں اور اس جانب جا رہے ہیں۔ میں بھی ان کے پیچھے نکلا حتیٰ کہ میں بیر اریس پر پہنچ گیا۔ اس کا دروازہ کھجور کی چھڑیوں کا تھا۔ میں اس کے دروازے کے پاس ٹھہر گیا حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ حضور ﷺ نے اپنی حاجت پوری کر لی ہوگی اور بیٹھ گئے ہوں گے۔ لہٰذا میں ان کے پاس گیا، میں نے سلام کیا۔ وہ اس کنویں کے

کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے وسط میں، پھر آپ نے اپنے پیر اس کے اندر لٹکا لئے اور دونوں پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا۔ میں دروازے کی طرف لوٹا۔

میں نے کہا آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بن جاتا ہوں۔ میں ذرا سا ہی ٹھہرا تھا کہ دروازہ کھٹکا، میں نے پوچھا کون ہے؟ کہا میں ابوبکر۔ میں نے کہا کہ ٹھہر جائیے۔ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس گیا جا کر ان کو بتایا کہ اے اللہ کے نبی ابوبکر اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو اور اس کو جنت کی بشارت بھی دے دو۔ میں جلدی سے گیا میں نے کہا اندر آ جائیے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ وہ داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں کنویں کی دھار پر بیٹھ گئے دائیں طرف۔ انہوں نے بھی پیر اندر لٹکا لئے اور پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا جیسے نبی کریم ﷺ نے کیا تھا اس کے بعد میں واپس لوٹا، کیونکہ میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ گیا تھا اس نے کہا تھا کہ میں آپ کے پیچھے آ رہا ہوں مگر میں نے دل میں کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فلاں سے خیر کا ارادہ کرے گا تو اس کو لے آئے گا۔

کہتے ہیں اتنے میں دروازے کی تحریک سُنی، میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ جواب ملا عمر ہوں۔ میں نے کہا رُکیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، میں نے ان کو سلام کیا اور بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کو اجازت دے دو اور اس کو جنت کی بشارت بھی دے دو۔ کہتے ہیں میں نے آ کر ان کو اجازت دی اور ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ اندر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گئے اس کی بائیں جانب، انہوں نے بھی اپنے پیر کنویں میں لٹکا لئے اور پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھا لیا جیسے نبی کریم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر اللہ فلاں کے ساتھ خیر کا ارادہ کرے گا تو اس کو بھی لے آئے گا، دل میں ارادہ اپنے بھائی کا تھا۔ پھر جب دروازے کو تحریک ہوئی اور میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے بتایا عثمان بن عفان۔ میں نے کہا رُک جائیے۔ میں نے جا کر حضور ﷺ کو بتایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو اجازت دے دو اور اس کو جنت کی بشارت دے دو، ساتھ سختی اور آزمائش کے یا مصیبت کے جو اس کو پہنچے گی۔

کہتے ہیں میں آیا اور میں نے بتایا کہ حضور ﷺ آپ کو اجازت دیتے ہیں اور جنت کی بشارت دیتے ہیں ساتھ سختی اور مصیبت کی بھی جو آپ کو پہنچے گی۔ وہ داخل ہوئے تو انہوں نے کنویں پر گولائی پر بیٹھنے کی جگہ نہ پائی وہ ان تینوں کے سامنے کنویں کے کٹاؤ پر بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا دیا اور ان کو کنویں میں لٹکا دیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہوا تھا۔

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا مطلب ان کی اسی طرح سے قبریں ہیں تعبیر کیا ہے۔

بخاری مسلم نے اس کو نکالا ہے صحیح میں حدیث سلیمان بن بلال سے۔ (بخاری۔ کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ۔ مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ)

جب سے میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے
میں نے دایاں ہاتھ اپنی شرم گاہ کو نہیں لگایا

(۲) ہمیں خبر دی ابو نصر عمر بن عبد العزیز بن عمر بن قتادہ نے، ان کو خبر دی ابو محمد احمد بن اسحاق بن بغدادی نے ہرات میں، ان کو خبر دی معاذ بن نجدہ نے، ان کو خلاد بن یحییٰ نے، ان کو عبد الاعلیٰ بن ابو مساور نے، ان کو ابراہیم بن محمد بن خاطب نے عبد الرحمٰن بن بجیر سے اس نے زید بن ارقم سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ تم اس کو اپنے گھر میں بیٹھا ہوا پاؤ گے جو اُکڑوں بیٹھ کر کپڑا لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ کہنا کہ نبی کریم تم پر سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خوش ہو جاؤ جنت کے ساتھ۔ اس کے بعد تم

ثنیہ میں جاؤ تم عمر کو ملو گے وہ گدھے پر سوار ہوں گے، ان کے سر کا اگلا حصہ چمک رہا ہوگا (یعنی گنج بال اُڑنے کی وجہ سے)۔ ان کو بولو نبی کریم ﷺ تم پر سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ۔ اس کے بعد وہاں سے ہٹو اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ۔ اس کو تم بازار میں خرید و فروخت کرتا ہوا پاؤ گے۔ بولو نبی کریم سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ۔ مگر بعد شدید ابتلاء اور سختی کے۔

(ابو المساور منکر الحدیث ہے۔ تاریخ کبیر ۶/۲۷۴)

وہ کہتے ہیں کہ میں چلا گیا حتیٰ کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا میں نے ان کو پایا وہ اپنے گھر میں بیٹھے چادر لپیٹے ہوئے تھے جیسے مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے کہا کہ بے شک نبی کریم آپ کے اُوپر سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تم خوش ہو جاؤ جنت کے ساتھ۔ انہوں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ میں نے بتایا کہ فلاں فلاں جگہ ہیں کہ وہ اُٹھے اور حضور ﷺ کے پاس چلے گئے۔

کہتے ہیں کہ میں ثنیہ میں گیا اچانک دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گدھے پر سوار تھے۔ ان کے سر کے سامنے کا حصہ بغیر بالوں کے چمک رہا تھا، جیسے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا۔ میں نے کہا بے شک اللہ کے نبی آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ خوش ہو جایئے جنت کے ساتھ، انہوں نے پوچھا کہ کہاں ہیں رسول اللہ ﷺ؟ میں نے بتایا کہ فلاں فلاں جگہ۔ کہتے ہیں وہ بھی حضور ﷺ کے پاس چلے گئے۔

کہتے ہیں پھر میں بازار کی طرف گیا، میں نے حضرت عثمان کو پالیا وہاں خرید و فرخت کر رہے تھے جیسے رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ حضور ﷺ آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ خوش ہو جایئے جنت کے ساتھ، لیکن بعد شدید آزمائش کے۔ انہوں نے پوچھا رسول اللہ کہاں ہیں؟ میں نے بتایا کہ فلاں فلاں جگہ پر ہیں۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم سب حضور ﷺ کے پاس چلے گئے۔

انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے نبی! میرے پاس زید آیا ہے اس نے کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے تم پر سلام کہا ہے اور کہا ہے حضور تجھے جنت کی بشارت دیتے ہیں لیکن بعد شدید آزمائش اور مصیبت کے۔ حضور ﷺ یہ بتائیں کہ کونسی آزمائش اور مصیبت مجھے پہنچے گی، یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے کبھی گانا نہیں گایا اور نہ کبھی گانے کی تمنا کی ہے اور نہ میں نے کبھی اپنا دایاں ہاتھ اپنی شرم گاہ کو لگایا ہے جب سے میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے مگر کونسی بلاء اور کونسی مصیبت مجھے پہنچے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ یہ ہے ....

مصنف امام بیہقی کا حدیث ہذا پر تبصرہ: میں کہتا ہوں کہ عبد الاعلیٰ بن ابو المساور ضعیف ہے اس حدیث میں۔ اگر یہ اس کا حفظ ہو تو احتمال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زید بن ارقم کو ان کی طرف بھیجا ہو اور ابو موسیٰ کو معلوم نہ ہو۔ لہٰذا وہ دروازے پر بیٹھ گیا ہو جب وہ لوگ آ گئے ان کو جاری کر دیا ہو۔ ابو موسیٰ کی زبان پر اسی کی مثل۔ واللہ اعلم

اور تحقیق روایت کیا گیا ہے حضور کے خبر دینے کے بارے میں بایں طور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے جائیں گے احادیث کثیرہ میں۔

کیا آپ بلوائیوں سے قتال نہیں کریں گے، فرمایا کہ نہیں

رسول اللہ ﷺ نے میری طرف ایک عہد کیا تھا میں اس پر صابر ہوں

(۳) ان میں سے ایک وہ ہے جس کی ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابو عمر اور عثمان بن احمد بن سماک نے، ان کو عبد الرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی نے، ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے، ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے قیس بن ابو حازم سے، اس نے ابو سہلہ مولیٰ عثمان سے، اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اپنے پاس بلاتا ہوں اپنے اصحاب میں اس آدمی کو جو میرے نزدیک خاص طور پر پیارا ہے۔

کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ کے چچازاد علی رضی اللہ عنہ؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کہ پھر کون عثمان غنی رضی اللہ عنہ؟ فرمایا کہ جی ہاں! فرمایا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے تو (فرمایا میں اُٹھ جاؤں) پھر حضور ﷺ اس کے ساتھ آہستہ سے کوئی بات کرنے لگے جس سے عثمان کا رنگ متغیر ہوتا گیا۔

جب یوم الدار آیا یعنی عثمان کے محاصرے کا تو ہم نے کہا کیا آپ قتال کریں گے؟ فرمایا کہ نہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے میری طرف عہد کیا تھا ایک امر کا، میں اپنے نفس کو اس پر روکنے اور صبر کرنے والا ہوں۔ (مسند احمد۔البدایۃ والنہایۃ ۲۰۵/۶)

قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم اپنے امام وخلیفہ سے قتال کرو گے

(۴) ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو اسماعیل بن جعفر نے، ان کو عمرو بن ابوعمرو سے مولیٰ المطلب اسی طرح کہا ہے ابوداؤد نے، اس نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم لوگ اپنے امام اور خلیفہ کے ساتھ قتال کرو گے اور تم اپنی تلواروں کو خون آلود کرو گے اور تمہارے دنیوی امور کے تمہارے شریر اور بدترین لوگ وارث بن جائیں گے۔

(ترمذی۔کتاب الفتن۔حدیث ۲۱۷۰ ص ۴۶۸/۴۔ابن ماجہ۔کتاب الفتن۔حدیث ۴۰۴۳ ص ۱۳۴۲/۲۔مسند احمد ۳۸۹/۵)

قیامت سے پہلے دنیا میں سعید ترین انسان لکع ابن لکع ہوگا

(۵) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقریٔ نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو ابوربیع نے، ان کو اسماعیل بن جعفر نے، ان کو عمرو بن ابوعمرو نے، ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے، ان کو حذیفہ نے، یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا راوی نے اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کی مثل اور اس میں اضافہ کیا ہے کہ قیامت نہ ہوگی حتیٰ کہ سب لوگوں میں سے سعید ترین انسان دنیا میں ذلیل بن ذلیل (کمینہ ابن کمینہ) ہوگا۔

اس کو سلیمان بن بلال نے روایت کیا ہے عمرو بن ابوعمرو سے، اس نے عبدالرحمٰن سے، اس نے حذیفہ سے۔

جو شخص تین موقعوں پر نجات پا گیا وہ کامیاب ہو گیا میری موت پر خلیفہ حق کی موت پر اور دجال سے

(۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم مصری نے، ان کو ان کے والد اور شعیب ابن لیث نے، ان دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی لیث نے یزید بن ابوحبیب سے، اس نے ربیعہ بن لقیط تجیبی سے، اس نے عبداللہ بن حوالہ اسدی سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص بچ گیا نجات پا گیا تین چیزوں سے۔ تحقیق وہ نجات پا گیا۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہیں یا رسول اللہ! فرمایا کہ میری موت اور حق پر صبر کرنے والے خلیفہ کا قتل اور جبراً خود کو روکنے والے دجال سے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۲۰۴/۶)

لوگ تم سے مطالبہ کریں گے کہ تم وہ قمیض اُتار دو جو اللہ نے تجھے پہنائی ہے

اگر تم نے اُتار دی تو تم جنت میں نہیں جاؤ گے

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو خبر دی علی بن محمد مصری نے، ان کو محمد بن اسماعیل سُلمی نے، ان کو عبداللہ بن صالح نے، ان کو لیث نے، ان کو خالد بن یزید نے، ان کو سعید بن ابو ہلال نے ربیعہ بن سیف سے کہ اس نے اس حدیث کو بیان کیا کہ وہ ایک جگہ بیٹھا تھا شفی اصبحی کے ساتھ۔ اس نے کہا کہ میں نے سُنا تھا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے تھے کہ میں نے سُنا تھا رسول اللہ ﷺ سے، وہ فرماتے تھے عنقریب تمہارے اندر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تو میرے پیچھے نہیں ٹھہرے گا مگر تھوڑا سا اور دار عرب کی چکی کا مالک زندگی گزارے گا اس طرح کہ وہ حمید ہوگا اور مرے گا اس طرح کہ شہید ہوگا۔

ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس کے بعد حضور ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم سے لوگ مطالبہ کریں گے کہ تم قمیض اُتار دو (حالانکہ) وہ تجھے اللہ نے پہنائی ہوگی۔ اللہ کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، البتہ اگر تم نے اس کو اُتار دیا تو تم جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ اُونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔ (البدیۃ والنہایۃ ۶/۲۰۶)

(نوٹ) : معلوم ہوا یہی مرضی تھی اللہ کی اور اس کے رسول کی کہ حضرت عثمان شہید ہو جائے مگر اپنے دفاع کے لئے مدینہ میں فوج اور طاقت استعمال نہ کرے۔

میرے بعد فتنہ اور اختلاف کے وقت امین اور اس کے اصحاب کے ساتھ جُڑے رہنا

حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا

(۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے آخرین میں، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن مرزوق نے، ان کو وہب نے، ان کو موسیٰ بن عقبہ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے نانا ابو حبیبہ نے کہ وہ دار عثمان رضی اللہ عنہ میں داخل ہوئے حالانکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں محصور تھے۔ اور اس نے سُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ عثمان اجازت مانگ رہے تھے کلام کرنے کے لئے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی، وہ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اللہ کی حمد ثناء کی اس کے بعد فرمایا کہ میں نے سُنا تھا رسول اللہ ﷺ سے، فرما رہے تھے تم لوگ عنقریب پالو گے میرے بعد فتنہ اور اختلاف، یا یوں کہا تھا اختلاف اور فتنہ۔ لوگوں میں سے کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! آپ ایسی صورت میں ہمیں کیا حکم دیں گے؟ فرمایا کہ تم لوگ امین انسان اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑے رہنا یعنی ان کے ساتھ جُڑے رہنا۔ وہ اشارہ فرما رہے تھے اس کے ساتھ یعنی عثمان کی طرف۔

فتنہ قتل عثمان۔ فتنہ ایام علی

ستّر سال تک حکومت بنو اُمیہ کا استحکام وغیرہ کی طرف حدیث میں اشارہ

(۹) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے، ان کو اسرائیل نے منصور سے اس نے ربعی سے، اس نے براء بن ناجیہ کاہلی سے، اس نے ابن مسعود سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: اسلام (کے دور) کی چکی چلتی رہے گی پینتیس سال یا چھتیس سال یا سینتیس سال، اگر ہلاک ہو گئے تو ان کا راستہ ہو گا جو ہلاک ہوئے۔ وگرنہ پھر وہ چکی چلتی رہے گی ستر سال۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا اس وقت سے یا اس کے مستقبل میں سے، فرمایا کہ اس کے مستقبل سے۔ (مسند احمد ۱/۳۹۰۔۳۹۳۔۳۹۵۔۴۵۱۔ متدرک حاکم ۴/۵۲۱)

اعمش اس کی متابع لائے ہیں اور سفیان ثوری منصور سے۔

مذکورہ حدیث پر امام بیہقیؒ کا تبصرہ

مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے اس فتنہ کی طرف جس میں قتل عثمان رضی اللہ عنہ ہوا تھا ۳۵ھ میں۔ اس کے بعد پھر اشارہ ہے اس فتنہ کی طرف جو ایام علی رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا تھا اور ستر سے آپ نے ارادہ کیا تھا۔ (واللہ اعلم) بنوامیہ کی حکومت کا۔

بے شک وہ حکومت باقی رہی تھی اسی درمیان میں بایں صورت کہ ٹھہری رہی اور پکی رہی ان کی حکومت اس وقت تک کہ ظاہر ہو گئے تھے کئی داعی خراسان میں اور کمزور پڑ گیا تھا بنوامیہ کا معاملہ اور اس میں کمزوری داخل ہو گئی تھی قریب قریب ستر سال بعد۔

(۱۰) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوالاسود نے، ان کو ابن لہیعہ نے، ان کو یزید بن ابوحبیب نے، ان کو ابوشاسہ نے کہ ان کو ایک آدمی نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمن بن عدیس سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرمارہے تھے کچھ لوگ نکلیں گے وہ دین سے ایسے پار ہو جائیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے پار ہو جاتا ہے اور اس پر کوئی اشارہ اور نشان نہیں ہوتا۔ وہ قتل کیے جائیں گے جبل لبان میں یا جلیل یا جبل لبنان میں۔

(۱۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو یعقوب نے، ان کو ولید نے، ان کو ابن لہیعہ نے یزید بن ابوحبیب سے، کہ معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے پکڑا ابن عدیس کو اہل مصر کے زمانے میں اور اس کو بعلبک میں قید کر دیا، وہ وہاں سے فرار ہو گیا۔ لہٰذا اس کو تلاش کیا سفیان بن مجیب نے، اس کو پالیا ایک آدمی تیر انداز نے قریش میں سے، اس نے اشارہ کیا اس کی طرف تیر سے۔ ابن عدیس نے کہا تجھے قسم دیتا ہوں اپنے خون کے بارے میں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے بیعت کی تھی درخت کے نیچے۔ انہوں نے کہا کہ بے شک درخت تو کثیر ہیں جبل میں۔ اس نے اسے قتل کر دیا۔ (الاصابہ ۲/۴۱۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بلوائیوں کی ہرزہ سرائیاں

ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عبدالرحمن بن عدیس بلوی تھا اہل مصر کے ساتھ حضرت عثماں کی طرف چلا گیا۔ انہوں نے اس کو قتل کر دیا تھا۔ اس کے بعد قتل کیا گیا تھا ابن عدیس، اس کے بعد ایک سال یا دو سال بعد جبل لبنان یا الجلیل پر۔

اور اس کو روایت کیا ہے عثمان بن صالح نے ابن ربیعہ سے، اس نے عیاش بن عیاش سے، اس نے ابوالحصین سے، اس نے عبدالرحمن بن عدیس سے حدیث مرفوع کے مفہوم کے ساتھ۔ اسی جگہ اس کے قتل کے اور اس کو روایت کیا ہے عمرو بن الحارث نے یزید بن ابوحبیب سے، اس نے عبدالرحمن سے حدیث مرفوع کے مفہوم کے ساتھ۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں

میں کہتا ہوں کہ خبر پہنچی ہے محمد بن یحییٰ ذہلی سے اس نے کہا کہ عبدالرحمن بلوائی وہی فتنہ کا رئیس اور سرغنہ تھا اور حلال نہیں ہے کہ اس سے کوئی حدیث بیان کی جائے کسی شئے کے بارے میں۔

عبدالرحمٰن بلوائی کی بکواس

اور مجھے خبر پہنچی ہے ابوحامد بن شرقی سے کہ اس نے کہا کہ لوگوں نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ عبدالرحمٰن بلوائی یہی تھا جس نے خطبہ دیا تھا جب حضرت عثمان محاصرہ کر دیئے گئے تھے اور اس نے کہا تھا کہ میں نے سُنا تھا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا، وہ فرماتے تھے کہ عثمان اس اُونٹ سے زیادہ بھٹکا ہوا ہے اور زیادہ گمراہ ہے جو جنگل میں بھٹک جائے، اس پر تالا ہو جس کی چابیاں گم ہو چکی ہوں۔ یہ بات حضرت عثمان کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا جھوٹ کہتا ہے بلوائی۔ نہیں سُنا اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور نہ اس نے اس کو سُنا ہے رسول اللہ ﷺ سے۔

باب ۱۶۵

(۱) حضور ﷺ کا عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اور دیگر کو یہ خبر دینا کہ ایسے لوگوں کو پالیں گے جو لوگوں کو بے وقتی نمازیں پڑھائیں گے اور اور اس فرمان کی سچائی کا ظہور۔

(۲) حضور ﷺ کا عقبہ بن ابومعیط کے بچوں کے بارے میں خبر دینا اور اس خبر کی سچائی آثار کا ظہور۔

(۱) ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوسعید احمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن حجاج نے ابن ایاس ضبی سے، ان کو ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے، اس نے ذر بن حبیش سے، اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا شاید کہ تم لوگ عنقریب ایسے لوگوں کو پالو گے جو نماز کو بغیر وقت کے پڑھیں گے۔ اگر تم ان کو پالو تو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لینا اس وقت پر جو تم جانتے ہو۔ بعد میں ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور اس کو نماز نفل بنا دینا۔

(ابن ماجہ۔ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا۔ حدیث ۱۲۵۵ ص ۱/۳۹۸)

امام بیہقی کا حدیث پر تبصرہ

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت اور اس جیسی دیگر روایات جو اس مفہوم میں ہیں یہ ان لوگوں کے بارے میں ہیں جو اس (غلط) عمل کو بدل دینے کی استطاعت نہیں رکھتے اور جب اس کی تغیر و تبدیلی ممکن ہو تو پھر وہی کام کریں۔

ایسے لوگ تمہارے والی بنیں گے جو سنت کو مٹائیں گے بدعت کو ایجاد کریں گے نماز کو وقت سے مؤخر کریں گے۔ ان کی اطاعت نہ کرنا

(۲) ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے، ان کو ابوجعفر احمد بن عمران اصفہانی نے، ان کو محمد بن صباح نے، ان کو اسماعیل بن زکریا نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے، اس نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے

عبداللہ سے یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک حال یہ ہے کہ عنقریب والی بنیں گے تمہارے امر کے ایسے لوگ جو سنت کو مٹائیں گے اور بدعت کو ایجاد کریں گے (پیدا کریں گے)۔ اور نمازوں کو مؤخر کریں گے ان کے اوقات سے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں ان کو پالوں تو میں کیا کروں؟ حضور نے فرمایا: اے ابن اُم عبد اس شخص کی اطاعت نہ کرنا جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے۔ تین بار آپ نے یہ جملہ دُہرایا۔ (ابن ماجہ۔ کتاب الجہاد۔ حدیث ۲۸۶۵ ص ۲/۹۵۶۔ مسند احمد ۱/۴۰۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا وقت پر کوفے میں نماز پڑھانا اور گورنر کوفہ کا انتظار نہ کرنا

(۳) ہمیں خبر دی محمد بن محمش فقیہ نے، ان کو ابوبکر قطان نے، ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے، ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے، ان کو داود بن عبدالرحمٰن مکی نے، ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے، یہ کہ ان کے والد نے ان کو خبر دی ہے کہ ولید بن عقبہ نے کوفے میں نماز کو مؤخر کیا اور میں بیٹھا ہوا تھا اپنے والد کے ساتھ مسجد میں۔ لہٰذا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے نماز کے لئے تثویب (اذان) کہی اور لوگوں کو نماز پڑھا دی۔ ولید بن عقبہ نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ کیا آپ کے پاس امیر المؤمنین یزید بن معاویہ کی طرف سے حکم آگیا ہے تو یہ سمع وطاعت ہوئی امیر المؤمنین کی یا آپ نے اپنی طرف سے نیا کام کیا ہے جو آپ نے کیا ہے؟

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہمارے پاس امیر المؤمنین کی طرف سے یزید بن معاویہ کی طرف سے کوئی حکم نہیں آیا۔ اور میں نے نئی بدعت بھی نہیں نکالی۔ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں بدعت ایجاد کروں۔ اللہ بھی انکار کرے گا اور اس کا رسول بھی ہمارے خلاف اس بات پر کہ ہم اپنی نمازوں میں بھی آپ کا انتظار کرتے رہیں اور آپ کی حاجت کی اتباع کریں۔ (ابوداؤد۔ کتاب الجہاد۔ حدیث ۲۶۸۶ ص ۳/۶۰)

(۴) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو علی بن حسین رقی نے، ان کو عبداللہ بن جعفر رقی نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن عمرو نے، ان کو زید بن ابواُنیسہ نے، ان کو عمرو بن مُرّہ نے ابراہیم سے، وہ کہتے ہیں ضحاک بن قیس نے ارادہ کیا یہ کہ وہ عامل مقرر کرے مسروق کو، لہٰذا عمارہ بن عقبہ نے اس کو کہا کہ تم عامل مقرر کرو گے اس آدمی کو جو حضرت عثمان کے قاتلوں میں سے باقی ایک شخص ہے؟ مسروق نے ان کو جواب دیا، ہمیں حدیث بیان کی تھی عبداللہ بن مسعود نے اور وہ ہم لوگوں میں سے موثوق الحدیث تھے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے جب آپ کے باپ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس نے پوچھا تھا کہ لڑوں کون محافظ ہوگا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ آگ۔ لہٰذا میں نے بھی تیرے لئے وہی چیز پسند کی ہے جو تیرے لئے رسول اللہ ﷺ نے پسند کی تھی۔

فتح مکہ کے بعد لوگ اپنے بچوں کو لائے تو حضور ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی

(۵) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن حمشاذ عدل نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، ان کو حدیث بیان کی ہمارے والد نے، ان کو فیاض بن محمد رقی نے، ان کو جعفر بن برقان نے، ان کو ثابت بن حجاج الکلابی نے، ان کو عبداللہ بن ہمدانی نے ولید بن عقبہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تھا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو لے کر آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ میری امی بھی مجھے ان کے پاس لائی تھیں اور میرے سر پر خلوق لگی ہوئی تھی (ایک تیار خوشبو کا ضماد)۔

لہٰذا انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور نہ ہی مجھے ہاتھ لگایا۔ آپ کو ایسا کرنے سے کوئی مانع نہیں تھا سوائے اس کے کہ میری والدہ نے مجھے خوشبو کا لیپ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے خلوق کی وجہ سے مجھے ہاتھ نہ لگایا۔

امام احمد بن حنبل کا قول : تحقیق روایت کی گئی کہ وہ گندہ تھا اس دن۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ان کو گندہ اور نجس گردانا اور نہ ہی ان کو ہاتھ لگایا نہ ہی اس کے لئے فرمائی۔ جبکہ خلوق (خوشبو) کا لیپ ہونا بچے کے لئے دعا کرنے کو مانع نہیں ہوتا دوسرے فعل میں۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کی برکت سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اس کے بارے میں اللہ کے سابق علم میں۔ واللہ اعلم

اور ہم نے روایت کیا ہے مجاہد سے اللہ اس فرمان کے نزول کے بارے میں :

ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا

اگر تمہارے پاس کوئی فاسق آدمی کوئی خبر لائے تو خوب جانچ پڑتال کرلو۔

یہ آیت ولید بن عقبہ کے بارے میں ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو ابومحمد بن شوذب واسطی نے، ان کو شعیب بن ایوب نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو سعید بن ابوعروبہ نے، ان کو عبداللہ داناج نے، ان کو حصین بن منذر نے۔

وہ کہتے ہیں کہ ولید بن عقبہ نے لوگوں کو چار رکعت نماز پڑھائی اور وہ حالت نشے میں تھے اور وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ مزید اور بھی تمہیں پڑھاؤں؟ ان کو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا۔ اس نے حدیث ذکر کی ہے اس کے جلاد کرنے کے بارے میں۔

باب ۱۶۶

حضور ﷺ کا خبر دینا ابوذر رضی اللہ عنہ کے حال کے بارے میں اس کی موت کے وقت اور اس کو آپ کا وصیّت کرنا مدینہ خروج کرنے کے بارے میں فتنوں کے ظہور کے وقت

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر احمد بن کامل قاضی نے، ان کو ابوقلابہ بن رقاشی نے، ان کو سعید بن عامر نے، ان کو ابوعامر نے (وہ صالح بن رستم خزاز ہے)۔ اس نے حمید بن ہلال سے، اس نے عبداللہ بن صامت سے، وہ کہتے ہیں کہ اُم ذر نے کہا تھا اللہ کی قسم نہیں ہانکا تھا نہیں روانہ کیا تھا عثمان نے ابوذر کو، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب عمارتیں مقام سلعہ تک پہنچ جائیں تو اس میں سے نکل جانا۔ لہٰذا جب تعمیر اور بنا سلع تک پہنچ گئی اور اس سے تجاوز کر گئی تو ابوذر ملک شام کی طرف نکل گئے۔

اس نے حدیث ذکر کی ان کے واپس آنے، پھر ان کے ربذہ کی طرف نکل جانے اور ربذہ میں ہی ان کی موت کے بارے میں۔

(۲) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوجعفر بغدادی نے، ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے، ان کو علی بن عبداللہ مدینی نے، ان کو یحییٰ بن سلیم طائفی نے، ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے، ان کو مجاہد اور ابراہیم بن اشتر نے اپنے والد سے، اس نے اُم ذر سے۔ وہ کہتی ہیں کہ جب ابوذر کی وفات کا وقت آن پہنچا تو میں رونے لگی۔ اس نے مجھے کہا کیوں رو رہی ہو؟ میں نے کہا کہ میں کیوں نہ روؤں،

تم میدان صحرائی میں زمین پر مر رہے ہو، میرے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں ہے جو تیرے کفن کے ۔لئے کافی ہو جائے، نہ ہی مرے کفن کا کپڑا ہے۔ تو ابوذر نے کہا تھا تم خوش ہو جاؤ اور مت روؤ۔

بے شک میں نے سُنا تھا رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے تھے البتہ وہ گروہ میں جن کے اندر ہوں گا البتہ ضرور ان میں سے ایک آدمی مرے گا صحرا میں بے آب و گیا جنگل میں۔ اس پر مؤمنوں کی ایک جماعت حاضر ہوگی۔ پھر نہیں ہے اس گروہ میں سے کوئی ایک بھی مگر ہر ایک مر چکا ہے پستی و آبادی میں اور جماعت میں میں ہی وہ آدمی ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے نہ جھوٹ کہا ہے اور نہ ہی مجھے جھوٹ کہا گیا ہے۔ تم راستے کی طرف دیکھو۔

میں نے کہا کہاں سے کوئی آئے گا، حجاج جا چکے ہیں، وہی تو گزرتے ہیں، یہ راستہ منقطع ہو چکا ہے۔ وہ بولے تم جاؤ تو سہی دیکھو تو سہی۔ کہتی ہیں کہ مجھ پر سخت تھا ٹیلہ پر چڑھنا، پھر میں واپس لوٹ آئی اور میں اس کی تیمارداری کرنے لگی، اچانک میں اور وہ اسی کشمکش میں تھے تو اچانک میں نے کچھ مردوں کو دیکھا اپنے سامان پر گویا کہ وہ سفید پتھر میں پہنچ کر لا رہے ہیں اپنی سواریاں۔

علی کہتے ہیں کہ میں نے کہا یحییٰ بن سلیم سے لفظ تَخُدُّ ہے یا تخبُّ ہے؟ انہوں نے کہا دال کے ساتھ ہے۔

کہتی ہیں کہ میں نے اپنا کپڑا اہلایا تو وہ میری طرف جلدی سے لپکے، حتیٰ کہ میرے پاس آن کھڑے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ شخص کون ہے؟ میں نے کہا یہ ابوذر ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کون ابوذر صحابی رسول؟ کہتی ہے میں نے بتایا جی ہاں صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے ماں باپ اس پر قربان ہو جائیں۔ پھر وہ جلدی سے ان کے پاس آئے، آکر ملے۔

ابوذر نے فرمایا خوش ہو جاؤ بے شک میں نے سُنا تھا رسو اللہ ﷺ سے، فرماتے تھے البتہ اُس گروہ میں جن میں میں ہوں گا ضرور مرے گا ایک آدمی ان میں سے ایک صحرا میں، اس کو حاضر ہوگی ایک جماعت مؤمنوں کی اس گروہ میں ہر ایک فرد یعنی میں اور جماعت میں فوت ہو چکا ہے۔ اللہ کی قسم نہ میں نے کذب بیانی کی اور نہ ہی مجھے جھوٹا کہا گیا ہے۔

تم سُنو! اگر میرے پاس اس قدر کپڑا ہوتا جو میرے کفن اور میری بیوی کے کفن کے لئے کافی ہوتا تو مجھے اپنے کپڑے میں کفن دیا جاتا یا بیوی کے کفن میں۔ میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں پھر میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں یہ کہ تم میں سے کوئی بھی آدمی مجھے کفن دے دے خواہ وہ امیر ہو، یا راہبر ہو، یا قاصد ہو، یا محافظ ہو۔

اس گروہ میں جتنے لوگ تھے وہ خاموش ہو گئے ان کی بات سے۔ مگر ایک انصاری نوجوان نے کہا میں تمہیں کفن دوں گا۔ اے چچا! میں تجھے کفن دوں گا اپنی اس چادر میں یا دو کپڑوں میں جو میرے سامان میں ہے میری امی کے ہاتھ کے کاتے ہوئے سوت سے۔

ابوذر نے فرمایا کہ تم مجھے کفن دینا۔ لہٰذا اس انصاری نے اِن کو کفن دیا اس گروہ میں سے جو اس کے پاس حاضر ہوئے تھے، وہ ان پر کھڑے ہو گئے انہوں نے اس دفن کیا پورے گروہ میں جو صاحب یمن تھے۔ (مسند احمد ۵/۱۵۵۔ تاریخ ابن کثیر ۶/۲۰۷)

اور اس حدیث میں ابوذر سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا تھا آپ خوش ہو جائیں اور مت روئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا فرمار ہے تھے نہیں مرتا وہ مسلمان مرد و زن میں دو بیٹے یا تین۔ پھر وہ صبر کرتے ہیں اور اجر و ثواب کی امید رکھتے ہیں پھر وہ آگ کو اپنے آپ سے دُور دیکھیں گے۔

☆☆☆

باب ۱۶۷

حضور ﷺ کا خبر دینا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے احوال کے بارے میں

نیز یہ کہ وہ فتنوں کے واقع ہونے سے قبل وفات پا جائیں گے پھر ایسے ہی ہوا۔ اور عامر بن ربیعہ کا خواب

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ،ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ،ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ،ان کو عمر بن سعید دمشقی نے ، ان کو سعید بن عبدالعزیز تنوخی نے ،ان کو اسماعیل بن عبداللہ نے ،ان کو ابوعبداللہ اشعری نے ان کو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ، وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ فرماتے ہیں البتہ ضرور کچھ لوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائیں گے۔

حضور نے فرمایا جی ہاں ! مگر تو ان میں سے نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے قتل وشہادت سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔ (مجمع الزوائد ۹/ ۳۶۷)

میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں ،تم میں سے آنے والوں کا انتظار کروں گا ایسے نہ ہو کہ میں کہوں یہ میرے اُمتی ہیں اور مجھے بتایا جائے کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تھا

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ،ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ،ان کو یعقوب بن سفیان نے ،ان کو صفوان نے ،ان کو ولید (ابن مسلم) نے ،ان کو عبدالغفار بن اسماعیل ابن عبیداللہ نے اپنے والد سے ،اس نے ان کو حدیث بیان کی سلف میں سے ایک شیخ سے ،وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آگے جانے والا ہوں ۔تمہارا حوض کوثر پر اس شخص کا انتظار کروں گا جو شخص میرے پاس حوض پر آئے گا۔ نہ پاؤں میں یہ بات کہ مجھ سے تکرار کی جائے تمہارے کسی ایک کے بارے میں ،کہوں کہ یہ میری اُمت میں سے ہے۔ پس مجھے یہ کہا جائے کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا تھا۔ (مجمع الزوائد ۹/ ۳۶۷)

ابودرداء کو ڈر لگا تو حضور ﷺ نے تسلی دی تم ان میں سے نہیں ہو

ابودرداء کہتے ہیں مجھے ڈر لگا کہ میں کہیں ان میں سے نہ ہوں ۔لہٰذا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے یہ بات ذکر کی حضور ﷺ نے فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو۔ لہٰذا ابودرداء قتل عثمان رضی اللہ عنہ سے قبل ہی وفات پا گئے اور فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے۔

یزید بن ابومریم نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے ابوعبید اللہ مسلم بن مشکم سے ،اس نے ابودرداء سے اس قول تک کہ تو ان میں سے نہیں ہے۔

ایسا فتنہ جس سے نیک بندے پناہ مانگتے رہے۔ فتنہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو محمد بن مثنیٰ نے، ان کو عبدالوہاب نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے۔

وہ کہتے ہیں میں نے سنا عامر بن ربیعہ سے۔ وہ رات کو نماز پڑھ رہے تھے، یہ اس وقت کی بات ہے جب لوگ حضرت عثمان پر طعن وتشنیع میں مختلف ہو چکے تھے۔ رات کو انہوں نے نماز پڑھی پھر سو گئے۔ نیند میں خواب دیکھا کہ کوئی آنے والا آیا اس نے کہا آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس فتنے سے بچائے جس سے اس کے نیک بندے پناہ مانگتے ہیں۔ لہٰذا وہ اُٹھے اور انہوں نے نماز پڑھی اس کے بعد وہ بیمار ہو گئے وہ کبھی باہر نہ نکلے مگر جنازے کے لئے۔

باب ۱۶۸

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان فتنوں کے بارے میں خبر دینا جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آخر ایام میں ظاہر ہوئے تھے۔
(۲) وہ ایام جو علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ میں ظاہر ہوئے تھے۔
(۳) یقین رکھنے والے کے لئے ان میں سے قتل کا کفارہ ہے۔
(۴) محمد بن مسلمہ بدری رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسند کرنا یہ کہ رُک جائیں۔
(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا محمد بن مسلمہ بدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ اس کو فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا۔
(۶) پھر ویسے ہوا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو سفیان بن عیینہ نے زہری سے، اس نے، عروہ بن زبیر سے، اس نے اسامہ بن زید سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ مدینے کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا کیا تم لوگ دیکھ رہے ہو جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں؟ بے شک میں فتنوں کو گرتا واقع ہوتا دیکھ رہا ہوں یا فتنوں کے واقع ہونے کی جگہ دیکھ رہا ہوں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں علی سے اور دیگر سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اور دیگر سے، اس نے اس کو روایت کیا ہے ابن عیینہ سے۔ (بخاری۔ کتاب فضائل المدینہ۔ مسلم۔ کتاب الفتن)

مختلف الانواع فتنے، کوئی عام، کوئی بڑے، کوئی چھوٹے

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے، ان کو محمد بن حسن نے، ان کو حرملہ بن یحییٰ نے، ابن وہب سے، اس نے یونس بن یزید سے، اس نے ابن شہاب سے۔ یہ کہ ابوادریس خولانی کہتے ہیں کہ حذیفہ بن یمان نے کہا تھا، اللہ کی قسم میں ہر اس فتنے کو جانتا ہوں جو میرے اور قیامت کے مابین ہونے والا ہے یہ بات نہیں ہے میرے ساتھ کہ رسول اللہ ﷺ چھپا کر رازداری سے بات کرتے تھے میری طرف اس بارے میں کسی شئ کی جو انہوں نے میرے سوا کسی اور سے نہیں کی ہوئی تھی، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا جب وہ حدیث بیان کررہے تھے ایک مجلس میں فتنوں کے بارے میں، میں بھی اس محفل میں موجود تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا تھا جب وہ فتنوں کو ذکر فرمارہے تھے۔ فرمایا ان میں سے تین ایسے فتنے ہیں جو اس قدر عام اور زیادہ ہوں گے کہ وہ کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے۔ اور ان میں سے کچھ فتنے ایسے ہوں گے جیسے گرم ہوائیں۔ بعض ان میں سے چھوٹے ہوں گے۔ اور بعض ان میں سے بڑے ہوں گے۔

حذیفہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ جب یہ بیان کر چکے تو وہ سب لوگ چلے گئے جو موجود تھے، سوائے میرے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حرملہ بن یحییٰ سے۔ (کتاب الفتن۔ باب اخبار النبی صلی اللہ علیہ و سلم فیما یکون الی قیام الساعة ۔حدیث ۲ ص ۴/۲۲۱۶)

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں : میں کہتا ہوں کہ حضرت حذیفہ ؓ انتقال فرما گئے تھے فتنۂ اولیٰ کے بعد یعنی قتل عثمان ؓ کے بعد۔ اور دوسرے دو فتنوں سے قبل جو ایام علی ؓ میں واقع ہوئے تھے۔ یہ تین ہو گئے۔ یہ تینوں فتنے اس قدر عام تھے کہ انہوں نے کسی شئ کو نہ چھوڑا۔ ہمارے علم کے مطابق مذکورہ حدیث میں مذکورہ فتنوں سے مراد وہی مراد تھے۔

اہل عرب کے لئے ہلاکت ہے اس شر سے جو آچکا ہے
(دیوار یاجوج ماجوج میں سوراخ ہو چکا ہے)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے بغداد میں، ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو سفیان بن عیینہ نے، ان کو زہری سے اس نے زینب بنت ابوسلمہ سے، اس نے حبیبہ سے، اس نے اس کی امی ام حبیبہ سے، اس نے زینب زوجہ نبی رضی اللہ عنہا سے۔ وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نیند سے جاگے تھے اور آپ کا چہرہ انور سُرخ ہو رہا تھا، اور وہ فرمارہے تھے لا الہ الا اللہ تین مرتبہ فرمایا، پھر فرمایا کہ ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس شر سے جو قریب آچکا ہے۔ دیوار یاجوج ماجوج میں سوراخ کھل گیا اس کی مثل، یہ کہتے ہوئے آپ نے اُنگلیوں سے حلقہ بنالیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ! ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ جبکہ ہمارے اندر نیک صالح لوگ بھی ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا جب بُرے کام زیادہ ہو جائیں گے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابن عیینہ سے۔ (بخاری۔ کتاب الانبیاء۔ مسلم۔ کتاب الفتن ص ۴/۲۲۷)

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن علی مقری نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو خبر دی سلیمان بن حرب نے، ان کو یزید بن ابراہیم تستری نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا حسن سے، وہ کہتے ہیں کہ زبیر نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :

واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة ۔ (سورۃ انفال : آیت ۲۵)

بچو اس فتنے سے جو صرف انہیں لوگوں کو نہیں پہنچے گا تم میں سے جنہوں نے ظلم کیا ہے۔

تو ہم لوگ نہیں سمجھتے تھے کہ وہ فتنہ واقع ہوگا اسی جگہ جہاں واقع ہوا۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یوسف بن حبیب نے، ان کو ابوداود طیالسی نے، ان کو صلت بن دینار نے، ان کو عقبہ بن صہبان نے، ان کو ابورجاء عُطاردی نے، ان دونوں نے کہا کہ ہم نے سُنا زبیر سے۔ وہ یہ آیت پڑھ رہے تھے :

واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة

فرمایا مجھے زمانہ گزر گیا اس آیت کو پڑھتے پڑھتے مگر میں اپنے آپ کو اس کا مصداق نہیں سمجھتا تھا۔ مگر ہم ہی اس کے مصداق واہل بن گئے۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو مسدد نے، ان کو ابوالاحوص نے، ان کو سلام بن تسلیم نے منصور سے، اس نے ہلال بن یساف سے، اس نے سعید بن زید سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ حضور ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر کیا۔ اس نے اس معاملہ کو بہت بتایا۔ ہم نے کہا، یا انہوں نے کہا تھا، یارسول اللہ! اگر وہ فتنہ ہمیں پالے تو کیا وہ ہمیں ہلاک کر دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ بے شک کافی ہے تم لوگوں کا قتل۔ سعید نے کہا، پس میں نے دیکھا تھا کہ میرے بھائی قتل کئے گئے تھے۔ (ابوداؤد۔ کتاب الفتن۔ حدیث ۴۲۷ ص ۴/۱۰۵)

مصنف فرماتے ہیں : میں کہتا ہوں کہ اس سے ان کی مراد حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

(۷) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن مرزوق بصری نے مصر میں ان کو ابوداود طیالسی نے، ان کو شعبہ نے اشعث بن ابوشعثاء سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے ثعلبہ بن ضبیعہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا حذیفہ سے، وہ فرماتے تھے بے شک میں پہچانتا ہوں اس آدمی کو جس کو وہ بڑا فتنہ کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

ہم لوگ مدینے میں آئے، ہم نے ایک خیمہ نصب کیا ہوا دیکھا اور وہاں پر محمد بن مسلمہ انصاری تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ میں ان لوگوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں مستقل ٹھہرتا نہیں ہوں حتیٰ کہ وہ فتنہ ختم ہو جائے مسلمانوں کی جماعت سے۔

اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد سجستانی نے عمرو بن مرزوق سے، اس نے شعبہ سے۔ (ابوداود۔ حدیث ۴۶۶۴ ص ۴/۲۱۶)

(۸) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو مسدد نے، ان کو ابوعوانہ نے، ان کو اشعث بن سُلیم نے، ان کو ابوبردہ نے، ان کو ضبیعہ بن حصین ثعلبی نے اسی مذکور کے مفہوم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے۔ (مستدرک حاکم ۳/۴۳۳)

امام بخاری نے کہا ہے کہ تاریخ میں یہ میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے، میری مراد ہے حدیث ابوعوانہ سے۔

(۹) ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو خبر دی ابوجعفر رزاز نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید بن روح بن عبادہ نے، ان کو عثمان شحام نے، ان کو مسلم بن ابوبکرہ نے ابوبکرہ سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے۔ کہ انہوں نے فرمایا تھا عنقریب فتنے ہوں گے۔ اس کے بعد ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ اس میں پیدل چلنے والا اس کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ خبردار! اس میں بیٹھا رہنے والا بہتر ہوگا اس میں کھڑا ہونے والے سے۔ خبردار! اس میں لیٹے رہنے والا بہتر ہوگا بیٹھے رہنے والے سے۔ جس وقت وہ فتنہ واقع ہو جائے جس شخص کے پاس بکریاں ہوں اس کو چاہئے کہ وہ بکریوں کے پیچھے چلا جائے۔ خبردار! جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین پر چلا جائے۔ جس کے پاس اُونٹ ہو وہ اپنے اُونٹ کے پیچھے چلا جائے۔

تو ان میں سے ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے نبی! اللہ مجھے آپ کے اُوپر قربان کر دے۔ آپ یہ بتائیں کہ جس کے پاس نہ بکریاں ہوں، نہ زمین ہو، نہ اس کے پاس اُونٹ ہو وہ کیا کرے؟ اس وقت فرمایا کہ وہ اپنی تلوار دھار سے پکڑے اور اس کو پتھر کی چٹان پر مارے، اس کی دھار توڑ دے۔ اس طرح وہ اس فتنے اور خونریزی کرنے سے بچ سکتا ہے تو بچ جائے۔ اے اللہ! کیا میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے؟

اچانک ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! اللہ مجھے آپ کے اُوپر قربان کردے۔ آپ یہ بتائیں کہ اگر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے زبردستی لے جایا جائے اور مجھے ایک صف میں کھڑا کردیا جائے دوصفوں میں سے، یا دو میں سے ایک فریق کے ساتھ (عثمان کا شک ہے)۔ اور کوئی شخص مجھے اپنی تلوار کے ساتھ گرادے اور مجھے قتل کردے تو میرے بارے میں کیا ہوگا؟

فرمایا کہ وہ اپنے گناہوں کے ساتھ ساتھ تیرے گناہ کا بھی ذمہ دار ہوگا۔ پھر وہ اہل جہنم میں سے ہوگا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے عثمان شحام سے۔ (مسلم۔کتاب الفتن واشرط الساعۃ ص ۲۲۱۲۔۲۲۱۳)

اس بارے میں احادیث بہت ہیں۔

مصنف امام بیہقیؒ کا احادیث مذکورہ پر تبصرہ

(اہل علم میں سے) جس نے باغی گروہ کے ساتھ قتال کرنے کو مباح قرار دیا ہے، اس نے یہ گمان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بعض اصحاب کے بارے میں یہ جان لیا تھا کہ وہ ہدایت ورہنمائی نہیں پاسکیں گے۔ ان کی قتال کی کیفیت کی طرف۔ بے شک وہ لوگ سوائے اس کے نہیں کہ وہ لوگ عادی ہوچکے تھے کفار کے ساتھ قتال کرنے کے۔ اور وہ مختلف ہے قتال اہل فئہ باغیہ سے۔ لہٰذا آپ نے ان کو حکم دیا تھا ہاتھ روکنے کے بارے میں ان کی حفاظت کے پیش نظر۔ وباللہ التوفیق

باب ۱۶۹

(۱) وہ روایت جو حضور ﷺ کے خبر دینے کے بارے میں آئی ہے کہ اُمہات المؤمنین میں سے ایک پر حوأب کے کتے بھونکیں گے۔

(۲) اور وہ روایت جو مروی ہے حضور ﷺ کے اشارے میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نرمی برتے گا۔

(۳) اور جو مروی ہے سیدہ رضی اللہ عنہا کی توبہ کے بارے میں اور ان کے خروج سے توبہ کرنے اور افسوس کرنے میں اس بات پر جو سیدہ رضی اللہ عنہا سے مخفی رہ گئی اس بارے میں۔

(۴) سیدہ رضی اللہ عنہا کا جنتی ہونا اہل جنت میں سے اپنے شوہر محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہونا رضی اللہ عنہا۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں میں نے سُنا ابوعبداللہ زبیر بن عبدالواحد سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا عبدالاہوازی سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عمرو بن عباس سے، اس نے محمد بن جعفر سے، اس نے ہمیں حدیث بیان کی شعبہ سے، اس نے اسماعیل بن

ابو خالد سے اس نے قیس سے یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب مقام حوأب پر آئیں تو انہوں نے کتوں کے بھونکنے کی آواز سُنی۔ کہنے لگیں مجھے خیال آ رہا ہے کہ میں واپس چلی جاؤں۔ میں نے سُنا تھا رسول اللہ ﷺ سے، انہوں نے لوگوں سے فرمایا تھا تم میں سے کونسی ہوگی جس پر حوأب کے کتے بھونکیں گے۔

حضرت زبیر نے کہا آپ واپس لوٹ چلیں شاید کہ اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے لوگوں کے درمیان صلح کرا دے۔

(مسند احمد ۶/۵۲، ۹۷۔ البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۱۱، ۲۱۲)

(۲) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے (عالی سند سے)۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے شیبانی سے، ان کو محمد بن عبدالوہاب عبدی نے، ان کو یعلی بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے قیس بن ابو حازم سے، کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بعض دیار بنو عامر میں پہنچی تو ان پر حوأب کے کتے بھونکے۔ وہ بولیں یہ کونسا پانی کا ٹھکانہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ الحوأب۔ وہ بولیں میں خیال کر رہی ہوں کہ میں واپس ہو جاؤں۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا، انہوں نے فرمایا تھا تم لوگوں میں سے اس ایک کی کیا کیفیت ہوگی جس وقت اس پر حوأب کے کتے بھونکیں گے؟ مگر حضرت زبیر نے کہا تھا، نہیں واپس نہ جائیں بلکہ آگے چلیں آپ کو لوگ دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے مابین صلح کرا دیں گے آپ کی وجہ سے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ جنید نے، ان کو احمد بن نصر نے، ان کو ابو نعیم فضل بن دکین نے، ان کو عبدالجبار بن ورد نے عمار الدہنی سے، اس نے سالم بن ابو جعد سے، اس نے اُم سلمہ سے، وہ کہتی ہیں نبی کریم نے اپنی بعض عورتوں اُمہات المؤمنین کے خروج کا ذکر کیا، اس پر سیدہ عائشہ ہنس پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دیکھنا اے حمیراء کہ وہ تم نہیں ہونا۔ اس کے بعد حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اے علی! تم کسی قدر رسیدہ کے امر ولی بنائے جاؤ گے لہٰذا ان کے ساتھ نرمی کرنا۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۲۱۲)

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں : میں کہتا ہوں کہ حذیفہ بن یمان (اس واقعہ سے قبل) یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روانگی سے قبل فوت ہو گئے تھے۔ تحقیق ہمیں خبر دی تھی طفیل نے اور عمرو بن ضلیع نے امہات المؤمنین میں سے کسی کی روانگی کے بارے میں ایک لشکر کے۔ وہ اس بات کو نہیں کہتا مگر سماع سے۔

(۴) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے، ان کو عبداللہ بن رجآء نے، ان کو ہمام بن یحییٰ نے، ان کو قتادہ نے، ان کو ابوالطفیل نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اور عمرو حذیفہ کی طرف گئے۔ اس نے حدیث ذکر کی اور اس میں کہا کہ اگر میں تم لوگوں کو حدیث بیان کروں کہ تمہارے ایک اماں اس سے (حضرت علی سے) جنگ کرے گی لشکر میں اس کو تلوار سے مارے گی تو تم مجھے سچا نہیں پاؤ گے۔

اس کو روایت کیا ہے ابوالزہیر نے بھی حذیفہ سے۔

(۵) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ بن حافظ نے، ان کو حسن بن یعقوب عدل نے، ان کو محمد بن عبدالوہاب العبدی نے، ان کو جعفر بن عون نے، ان کو اسماعیل بن خالد نے، ان کو قیس بن حازم نے، اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، وہ فرماتی ہیں میں پسند کرتی ہوں کہ میں ولد حارث بن ہشام جیسے دس بیٹے گُم پاتی یعنی بیٹے ہو کر مر جاتے مگر میں اس سفر جیسا سفر نہ کرتی جو میں نے کیا ہے۔

(۶) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے، ان کو ابو بکر قطان نے، ان کو احمد بن یوسف نے، ان کو محمد بن یوسف نے، وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے ہشام بن عروہ سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ وہ کہتے ہیں، البتہ میں پسند کرتی ہوں کہ میں مر جاتی اور بھولی بسری ہو جاتی یعنی میرا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ (بخاری۔ کتاب التفسیر، فتح الباری ۸/۴۸۳۔ مسند احمد ۱/۲۷۶۔ ۳۴۹)

(۷) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو جعفر قطیعی نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حنبل نے، ان کو میرے والد نے، ان کو محمد بن جعفر نے، ان کو شعبہ نے حکم سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا وائل سے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ کو اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کوفے بھیجا تھا کہ وہ ان کو بیعت کے لئے نکالے۔

حضرت عمار نے خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک میں البتہ جانتا ہوں کہ وہ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) حضور کی زوجہ ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ تم اس کی (حضرت علی کی) پیروی کرو یا (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی) اتباع کرو۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں بندار سے، اس نے محمد بن جعفر سے۔ (بخاری۔حدیث ۳۷۷۲۔فتح الباری ۷/۱۰۶۔مسند احمد ۴/۶۵)

(۸) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے، ان کو ابو نعیم نے، ان کو عبدالجبار بن عباس شبامی نے عطاء بن سائب سے، اس نے عمر بن ھُجَیع سے، اس نے ابو بکرہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے کہا گیا جس چیز نے آپ کو منع کیا تھا کہ آپ نے قتال نہیں کیا تھا بصیرت پر جنگ جمل والے دن۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے سُنا تھا رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے تھے کہ ایک ہلاک ہونے والی قوم نکلے گی وہ فلاح نہ پائیں گے۔ ان کی قائد ایک عورت ہوگی وہ ان کی قائد ہوگی جنت میں۔

(یہ روایت منکر ہے۔البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۱۲)

پورے باب کی روایات پر مترجم کا تبصرہ

(۱) عبدالجبار بن بن عباس شبامی کوفی کے بارے میں محدث ابو نعیم فرماتے ہیں کوفے میں اس سے بڑا کذاب کوئی نہیں تھا۔
عقیلی نے ضعفاء الکبیر میں اس کو درج کیا ہے۔ (۳/۸۸)
المیزان میں ہے کہ اس کی روایت کا کوئی متابع نہیں ہے۔ (۲/۵۳۳)

(۲) یہی حال ابن ہجیع کا ہے۔ (الضعفاء الکبیر ۳/۱۹۶۔لسان المیزان ۴/۲۴۱)

(۳) حدیث ۱۸ انتہائی منکر ہے۔ (ڈاکٹر قلعجی فرماتے ہیں دلائل النبوۃ کے نسخہ ک میں یہ باب موجود ہی نہیں ہے۔ باقی نسخوں میں موجود ہے)۔ نیز مذہبی داستانیں نامی کتاب کے مصنف نے حوأب والی روایت پر سخت تنقید کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اعداء و روافض کی طرف سے ان کے خلاف وضع کردہ روایت ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا سفر قرآنی استدلال کے تحت تھا کسی اندازے پر نہیں تھا۔ اس لئے پشیمان ہونے والی کہانی فرضی ہے۔ سیدہ کا استدلال سورۂ فتح کی ایک منقبت ہے:

فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ۔ واللہ اعلم

☆☆☆

باب ۱۷۰

حضور ﷺ کا خبر دینا قتال زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت علی کے ساتھ اور زبیر رضی اللہ عنہ کا قتال ترک کر دینا جب ان کو یاددہانی کرائی گئی

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور رمادی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو خبر دی معمر نے قتادہ سے، وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت زبیر جنگ جمل والے دن والی مقرر ہوئے تو حضرت علی کو یہ خبر پہنچی۔ انہوں نے کہا اگر ابن صفیہ جانتے کہ علی حق پر ہے تو وہ والی وحکمران نہ بنتے۔

اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ نبی کریم ﷺ دونوں کو ملے تھے سقیفہ بنو ساعدہ میں تو حضور ﷺ نے اس سے پوچھا تھا کہ زبیر کیا تم علی سے محبت کرتے ہو؟ اس نے بتایا کہ میں اس سے کیوں محبت نہیں کروں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تیرے ساتھ اس وقت کیا کیفیت ہوگی جب تم اس سے قتال کرو گے اور تم اس کے حق میں ظالم ہوگے؟

قتادہ کہتے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سوائے اس کے نہیں کہ وہ اس بنا پر والی بنے تھے۔

یہ روایت مرسل ہے (تابعی نے صحابی کا واسطہ چھوڑ دیا)۔ (ابن کثیر ۶/۲۱۳)

اور دوسرے طریق سے یہ موصول بھی مروی ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے، ان کو ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن سوار ہاشمی کوفی نے، ان کو منجاب بن حارث نے، ان کو عبداللہ بن اجلح نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے یزید الفقیر سے، اس نے اس کے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا فضل بن فضالہ سے۔ وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے اس نے ابوحرب بن اسود دئلی سے، اس نے اپنے والد سے داخل ہوگئی ہے، دونوں کی حدیث ایک دوسری میں۔

وہ کہتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھی قریب جا پہنچے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کے اور صفیں بعض بعض کے قریب پہنچ گئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خچر پر سوار ہو کر جو کہ رسول اللہ کے خچر پر سوار تھے صفوں سے نکلے اور انہوں نے آواز لگائی، میرے لئے حضرت زبیر بن عوام کو بلاؤ۔ میں علی ہوں ان کے لئے۔

زبیر کو بلایا گیا وہ سامنے آئے حتیٰ کہ دونوں کی سواریوں کی گردنیں آمنے سامنے ایک دوسرے سے مل گئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، اے زبیر! میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو یاد آتا ہے وہ دن جب تیرے ساتھ رسول اللہ ﷺ گزرے تھے اور ہم لوگ فلاں فلاں جگہ پر تھے؟ حضور نے فرمایا تھا اے زبیر! کیا تم علی سے محبت کرتے ہو؟ تم نے کہا تھا میں کیوں نہ اس سے محبت کروں گا، میرے ماموں کا بیٹا ہے، میرے چچا کا بیٹا ہے، میرے دین پر ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا تھا اے علی! کیا تو بھی زبیر سے محبت کرتا ہے؟ میں نے کہا تھا میں کیوں نہ اس سے محبت کروں گا، وہ میری پھوپھی کا بیٹا ہے اور میرے دین پر ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا تھا، اے زبیر خبردار! اللہ کی قسم تم ضرور اس سے قتال کرو گے حالانکہ تم اس کے حق میں ظالم ہو گے؟ حضرت زبیر نے کہا جی ہاں کہا تھا۔ اللہ کی قسم میں اس بات کو بھول چکا تھا جب سے میں نے اس کو سنا تھا فرمان رسول سے۔ پھر میں نے اب یاد کر لیا ہے یعنی اب مجھے وہ فرمان یاد آ گیا ہے۔ اللہ کی قسم میں تیرے ساتھ قتال نہیں کروں گا۔

لہٰذا زبیر واپس لوٹ گئے اپنی سواری سے صفوں کو چیرتے ہوئے۔

سامنے سے ان کا بیٹا آیا، اس نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ اس نے بتایا کہ علی رضی اللہ عنہ نے مجھے یاد دلا دی ہے رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث جو میں نے ان سے سنی تھی۔ فرمایا تھا کہ تم ضرور اس سے قتال کرو گے جبکہ تم اس کے حق میں ظالم ہو گے۔ لہٰذا میں علی رضی اللہ عنہ سے قتال نہیں کروں گا۔ کیا آپ قتال کے لئے آئے تھے؟ آپ تو لوگوں کے درمیان صلح کرانے آئے تھے اور اللہ اس امر کی صلح کرا دے گا۔ مگر زبیر نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں علی رضی اللہ عنہ سے نہیں لڑوں گا۔ اس نے کہا آپ اپنا غلام جرجس آزاد کر دیجئے اور آپ ٹھہرے رہیے کہ آپ لوگوں کے درمیان صلح کرا دیجئے۔ انہوں نے اپنا غلام آزاد کر دیا اور وہ ٹھہر گئے۔ جب لوگوں نے معاملہ میں اختلاف کیا تو وہ اپنے گھوڑے پر چلے گئے۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۲۱۳)

(۳) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالولید نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو قطن بن بشیر نے، ان کو جعفر بن سلیمان نے، ان کو عبداللہ بن محمد رقاشی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا نے، وہ ہیں عبدالملک بن مسلم ابوجرو مازنی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا حضرت علی اور زبیر سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔

کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں اللہ کی، اے زبیر کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی نہیں تھی؟ فرمایا تھا کہ تم بے شک مجھ (علی) سے قتال کرو گے اور تم میرے حق میں ظالم ہو گے۔ اس نے کہا، جی ہاں۔ لیکن میں بھول گیا تھا۔ ابن کثیر نے اس روایت کو غریب کہا ہے۔ (۶/۲۱۳)

باب ۱۷۱

حضور ﷺ کا خبر دینا زید بن صوحان کے قتل ہو کر شہید ہونے کے بارے میں

پھر ایسے ہی ہوا جنگ جمل والے دن قتل ہوئے تھے جیسے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی نے، ان کو خبر دی ابویعلی نے، ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے، ان کو حسین بن محمد نے، ان کو ہذیل بن بلال نے عبدالرحمٰن بن منصور عبدی سے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ خوشی ہو کہ وہ ایسے شخص کی طرف دیکھے جس کے بعض اعضاء جنت کی طرف اس سے سبقت کر جائیں گے وہ زید بن صوحان کو دیکھے۔ (اصابہ ۱/۵۸۲)

ہذیل بن بلال غیر قوی ہے۔ واللہ اعلم (نسائی اور دارقطنی نے ہذیل بن بلال کو ضعیف قرار دیا ہے۔ میزان ۴/۲۹۴)

(۲) ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو اسحاق نے یعنی الازرق نے، ان کو عوف نے ابن سیرین سے، وہ کہتے ہیں کہ کہا خالد بن واشمہ نے کہ جب اصحاب الجمل سے فرصت ہو گئی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی منزل پر اتریں میں ان کے پاس پہنچا۔ میں نے کہا السلام علیك یا أم المؤمنین۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟

میں نے کہا کہ خالد بن واشمہ۔ وہ کہنے لگیں کہ طلحہ کا کیا حال ہے؟ میں نے بتایا کہ وہ قتل ہو گئے ہیں۔ کہنے لگیں انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

پھر سیدہ نے پوچھا زبیر کا کیا حال ہے؟ میں نے بتایا کہ وہ بھی قتل ہو گئے ہیں۔ بولیں انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ اس پر رحم کرے۔ میں نے کہا، اے اُم المؤمنین! میں نے طلحہ کا ذکر کیا تو آپ نے کہا اللہ اس پر رحم کرے۔ میں نے زبیر کا ذکر کیا تو آپ نے کہا اللہ اس پر رحم کرے میں نے زید کا ذکر کیا تو آپ نے کہا اللہ اس پر رحم کرے۔ حالانکہ ان میں سے بعض نے بعض کو قتل کیا تھا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جمع نہیں کرے گا کبھی بھی۔ وہ بولیں کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کی رحمت فراخ ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (اصابہ ۵۸۳/۱)

اور اسی کی اسناد کے ساتھ مروی ہے اسحاق سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن عون نے۔ اس نے سیرین سے، اس نے خالد بن واشمہ سے اسی کی مثل۔

باب ۱۷۲

حضور ﷺ کا خبر دینا دو عظیم جماعتوں کے باہم لڑنے کی

دونوں کے درمیان بہت بڑی خونریزی ہوگی باوجودیکہ دعویٰ دونوں کا ایک ہوگا

دعوائے اسلام حقیقت میں ایسے ہی ہوا جیسے آپ ﷺ نے بتایا تھا جنگ صفین میں

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے آخرین میں انہوں نے کہا، ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن خالد بن خلی نے، ان کو بشر بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے ابوالزناد سے، اس نے اعرج سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دو عظیم جماعتیں باہم لڑیں گی۔ ان کے درمیان عظیم معرکہ اور جنگ ہوگی جبکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے، اس نے شعیب سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ہمام بن منبہ سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ (بخاری۔ کتاب المناقب و کتاب الفتن۔ مسلم۔ کتاب الفتن۔ مسند احمد ۳۱۳/۲)

(۲) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابومحمد مزنی نے، ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے، ان کو ابوالیمان نے، ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے، وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے، یہ کہ ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی حتیٰ کہ دو جماعتیں باہم لڑیں گی دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے۔ (حوالہ بالا)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوالیمان نے، ان کو صفوان بن عمرو نے، وہ کہتے ہیں کہ اہل شام ساٹھ ہزار تھے ان میں سے بیس ہزار لوگ قتل ہوئے تھے اور اہل عراق ایک لاکھ بیس ہزار تھے۔ ان میں سے چالیس ہزار لوگ قتل ہوئے تھے۔

☆☆☆

باب ۱۷۳

حضور ﷺ کا خبر دینا دونوں میں سے باغی گروہ کے بارے میں

بایں صورت کہ اس کو ان کی معرفت کی علامت بنا دیا

عمّار بن یاسر کا قتل

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبد حافظ نے، ان کو عبدالصمد بن علی بن مکرم بزاز نے، ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے، ان کو محمد بن حجاج نے، ان کو شعبہ نے، ان کو ابومسلمہ نے ابونضرہ سے، اس نے ابوسعید خدری ؓ سے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی، اس نے جو مجھ سے بہتر ہے یعنی ابوقتادہ نے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا عمار بن یاسر سے کہ تجھ کو باغی گروہ یا جماعت قتل کرے گی۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث خالد بن حارث سے اور نضر بن شمیل سے، اس نے شعبہ سے۔ (مسلم۔کتاب الفتن ص۴/۲۲۳۶)

(۲) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو احمد بن کامل قاضی نے، ان کو محمد بن سعد عوفی نے، ان کو روح بن عبادہ نے، ان کو حدیث بیان کی ابن عون نے اور ان کو خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن غالب بن حرب نے، ان کو عثمان بن ہیثم نے، وہ بصرہ کے مؤذن تھے۔ ان کو ابن عون نے حسن سے اس نے اُمیہ سے اس نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا اور اس کا قاتل جہنم میں ہوگا۔ (مسند احمد ۴/۳۱۹۔مستدرک حاکم ۳/۳۸۹)

یہ الفاظ ہیں حدیث بن عبدان کے، اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابن عُلیہ سے۔ (حوالہ سابقہ۔حدیث ۷۳)

اس نے عون سے، جیسے گزر چکا ہے۔

(۳) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید اسفاطی نے، ان کو ابومصعب نے، ان کو یوسف ماجشون نے اپنے والد سے، اس نے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے عمار کی مولاۃ سے۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت عمار بیمار ہوگئے تھے جس سے وہ انتہائی کمزور ہوگئے تھے، ان پر بیہوشی طاری ہوگئی تھی۔ پھر وہ ہوش میں آئے تو ہم ان کے گرد بیٹھے رو رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ کیا تم لوگ ڈر رہے ہو کہ میں اپنے بستر پر مر جاؤں گا؟ (نہیں ایسا نہیں ہوگا)۔ میرے محبوب (محمد ﷺ) نے مجھے خبر دی تھی کہ مجھے باغی گروہ قتل کرے گا اور دنیا سے میری آخری خوراک دودھ کا گھونٹ ہوگا۔

(۴) ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے، ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے، ان کو ابونعیم اور محمد بن کثیر نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے، ان کو حبیب بن ابوثابت نے ابوالبختری سے یہ کہ عمار بن یاسر کے پاس دودھ کا شربت لایا گیا تھا، وہ ہنس پڑے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا آخری مرتبہ دودھ پینا، جو میں پیوں گا (یہی ہوگا) حتیٰ کہ مر جاؤں گا۔ (مسند احمد ۴/۳۱۹۔مستدرک حاکم ۳/۳۸۹)

(۵) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے، ان کو وکیع نے سفیان سے، اس نے حبیب بن ابوثابت سے، اس نے ابوالبختری سے، وہ کہتے ہیں کہ جب جنگ صفین کا دن ہوا اور جنگ شدت اختیار کر گئی تو عمار نے کہا تھا مجھے کچھ پینے کے لئے دے دو میں پی لوں۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا آخری چیز جو تم پیو گے دنیا میں وہ دودھ کا گھونٹ ہوگا، اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور قتل کر دیئے گئے۔

(۶) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور ابو بکر احمد بن حسین قاضی نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابو بکر محمد بن اسحاق صغانی نے، ان کو ابو الجواب نے کہ ہمیں حدیث بیان کی عمار نے یعنی ابن رزیق نے عمار دہنی سے، اس نے سالم بن ابو الجعد سے۔

وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ ان سے کہا اے ابو عبدالرحمن! بے شک اللہ عز و جل نے ہمیں امن دیا ہے اس بات سے کہ وہ ہم پر ظلم کرے اور ہمیں اس بات سے امن نہیں دیا کہ ہم فتنے میں واقع ہو جائیں؟ آپ بتائیں کہ اگر میں فتنے میں گھر جاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا تم کتاب اللہ کو لازم پکڑ لو۔ کہا کہ فرمائیں کہ اگر وہ سب کتاب اللہ کی طرف دعوت دیں؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا، فرماتے تھے جس وقت لوگ باہم لڑ پڑیں تو ابن سمیہ (عمار رضی اللہ عنہ) حق کے ساتھ ہوگا۔ (مستدرک حاکم ۳/۳۹۱)

(۷) ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں، وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور رمادی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو ابن عیینہ نے، ان کو عمر بن دینار نے، ان کو ابن ابو ملیکہ نے مسور بن مخرمہ سے، وہ کہتے ہیں کہ عمر و نے عبدالرحمن بن عوف سے۔ کہا آپ جانتے نہیں کہ ہم لوگ پڑھا کرتے تھے جاھدوا فی اللہ حق جھادہ (سورۃ الحج : آیت ۷۸) آخر زمانے میں جیسے تم لوگوں نے جہاد کیا تھا اول زمانے میں کہتے ہیں کہ عبدالرحمن نے کہا۔ یہ کب ہوگا اے امیر المؤمنین! فرمایا جب جب بنو اُمیہ حکمران ہوں گے اور بنو مغیرہ وزراء ہوں گے۔

باب ۱۷۴

حضور ﷺ کا خبر دینا ان دو حکم فیصلہ کرنے والوں کے بارے میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مقرر کیے گئے

(۱) ہمیں خبر دی علی بن احمد عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو اسماعیل بن فضل نے، ان کو قتیبہ بن سعید نے، ان کو جریر نے زکریا بن یحییٰ سے، اس نے عبداللہ بن یزید سے اور حبیب بن یسار سے، اس نے سوید بن غفلہ سے، وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں البتہ چل رہا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے پر۔

انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک بنی اسرائیل نے اختلاف کیا تھا وہ ان کا اختلاف ہمیشہ ان میں رہا حتیٰ کہ انہوں نے دو حکم (فیصلہ کرنے والے) مقرر کیے جو کہ بھٹک گئے اور دوسروں کو بھی بھٹکا دیا۔ اور یہ اُمت بھی عنقریب اختلاف کرے گی اور ان کا اختلاف ہمیشہ ان میں رہے گا حتیٰ کہ وہ بھی دو حکم (فیصلہ کرنے والے) مقرر کریں گے جو کہ بھٹک جائیں گے اور جو ان کی اتباع کرے گا وہ بھی بھٹک جائے گا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۱۵۔۲۱۶)

(نوٹ) : حافظ ابن کثیر نے اس کو البدایۃ والنہایۃ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ انتہائی منکر حدیث ہے۔ اس میں خرابی زکریا بن یحییٰ سے ہے۔ وہ کندی حمیری نابینا تھے۔ محدث یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ وہ کوئی شئ نہیں تھا۔ اور دو حکم بہترین صحابی تھے۔ ایک عمرو بن العاص سہمی تھے جو کہ اہل شام کی طرف سے معین ہوئے تھے، دوسرے ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری تھے۔ وہ اہل عراق کی طرف سے

مقرر تھے۔ وہ دونوں طبقوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے مقرر کئے گئے تھے کہ وہ کسی ایسے امر پر متفق ہو جائیں گے جس میں مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور خیر ہوگی اور ان کے خون کی حفاظت ہوگی، اور اسی طرح کا واقعہ ہوا۔ ان دونوں کے سبب کوئی گمراہ نہ ہوا سوائے فرقہ خوارج کے۔ اس لئے کہ انہوں نے دونوں امیروں کی تحکیم کا انکار کر دیا تھا اور ان دونوں کے خلاف بغاوت کر دی تھی، اور دونوں کو کافر قرار دے دیا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ قتال کیا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ مناظرہ کیا تھا۔ ان میں سے چند لوگ حق کی طرف لوٹ آئے تھے باقی لوگ اپنی بات پر قائم رہے حتیٰ کہ اکثر ان میں سے نہروان پر قتل کر دیئے گئے اور دیگر مقامات پر۔

باب ۱۷۵

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا

اس فرقہ کے بارے میں جو ان دو طائفوں کے درمیان سے نکل جائے گا مگر ان کو وہ طائفہ قتل کرے گا جو اولیٰ بالحق ہوگا پھر ایسے ہی ہوا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اہل نہروان نے خروج کیا اور دو طائفوں میں سے اولیٰ بالحق نے ان کو قتل کر دیا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو قاسم بن فضل نے ابونضرہ سے، اس نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین سے نکل جائے گا اسلام سے نکل جانے والا فرقہ مسلمانوں کے افتراق کے وقت۔ اس فرقے کو وہ طائفہ قتل کرے گا جو دو طائفوں سے حق کے قریب ہوگا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں شیبان بن فروج سے، اس نے قاسم سے اور اس کو نقل کیا ہے اس نے حدیث قتادہ سے اور داود بن ابوہند سے، اس نے ابونضرہ سے۔ (مسلم۔ کتاب الزکوۃ ص ۲/۷۴۶ ص ۲/۷۴۵)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعمرو مقری نے، ان کو ابویعلیٰ نے، ان کو زہیر بن حرب نے، ان کو ابواحمد زبیری سے، ان کو حدیث بیان کی سفیان نے حبیب بن ابوثابت سے، اس نے ضحاک مشرقی سے، اس نے ابوسعید سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا، اس حدیث میں جس میں اس قوم کا ذکر کیا ہے جو خروج کریں گے اور نکلیں گے لوگوں کے مختلف فرقے بننے کے وقت، ان کو قتل کرے گا دو طائفوں سے وہ طائفہ جو حق سے زیادہ قریب ہوگا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبیداللہ قواریری سے، اس نے ابواحمد سے۔ (مسلم۔ کتاب الزکوۃ ص ۲/۷۴۶)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حدیث بیان کی عبیداللہ بن معاذ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہمارے والد نے عمران بن حدیر سے، اس نے لاحق سے۔ وہ کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا تھا نہروان میں وہ چار ہزار کی تعداد میں تھے۔ مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا تھا اور ان کو قتل کر دیا تھا۔ اور مسلمانوں میں سے صرف نو افراد قتل ہوئے تھے۔ اگر آپ چاہیں تو جائیں ابوبرزہ اسلمی کی طرف، اس سے پوچھیں۔ بے شک وہ اس معرکے میں موجود تھے۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۲۱۷۔۲۱۸)

☆☆☆

باب ۱۷۶

حضور ﷺ کا خارجیوں کے خروج کی اور ان کی علامت کی خبر دینا اور اس مخدّ ج کی خبر دینا جو اُن میں ہوگا، ان کو جو قتل کرے گا اس کے اجر کی خبر اور اس شخص کا نام جو ان میں سے مخدّ ج کو قتل کرے گا اور ان کے ساتھ قتال کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اشارہ اور ان امور کے ظہور اور وجود صدق میں آثار نبوت

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورکؒ نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے، ان کو سلام بن سُلیم یعنی ابوالاحوص نے سعید بن مسروق سے، اس نے عبدالرحمٰن بن ابونعم سے، اس نے ابوسعید سے یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن سے سونا بھیجا وہاں کی مٹی میں جب وہ یمن میں تھے۔ حضور ﷺ نے اسی دن اس کو چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔

(۱) عیینہ بن بدر فزاری (۲) علقمہ بن عُلاثہ کلابی
(۳) اقرع بن حابس حنظلی (۴) زید الخیل طائی

جو کہ بنی نبہان میں سے ایک تھے میرے گمان میں۔ مگر اس تقسیم پر قریش اور انصار ناراض ہوگئے۔

وہ کہنے لگے کہ یہ مال اہل نجد کے سرداروں کو دیا گیا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے ان کو جو دیا وہ تالیف قلب کے لئے دیا ہے۔ لہٰذا وہاں پر ایک آدمی کھڑا ہو گیا آنکھوں کے گہرے گڑھوں والا، سر سے گنجا، موٹی موٹی گالیں، پیشانی اُبھری ہوئی۔ وہ بولا، اللہ سے ڈریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون اطاعت کرے گا اللہ کی۔ اگر میں اس کی نافرمانی کروں گا اہل آسمان مجھے امان دیں گے اور نہ تم مجھے امان دو گے۔

چنانچہ ایک آدمی نے اس کے قتل کے بارے میں اجازت مانگی، حضور ﷺ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس کی اصل سے کچھ لوگ نکلیں گے، وہ قرآن پڑھیں گے مگر اسلام میں سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور اہل اصنام بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے قسم اللہ کی۔ اگر میں نے پالیا تو ضرور ان کو قتل کروں گا قوم عاد کے قتل کی طرح۔

مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں ہناد بن سری سے، اس نے ابوالاحوص سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سفیان بن سعید سے، اس نے ان کے والد سے۔ (بخاری۔ کتاب الانبیاء۔ مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ ص ۲/۷۴۱)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن یوسف بن یعقوب سوسی نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن ولید بن مزید نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے، ان کو اوزاعی نے، وہ کہتے ہیں ان کو زہری نے، ان کو ابوسلمہ نے عبدالرحمٰن بن عوف نے اور ضحاک نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے۔

وہ کہتے ہیں اچانک رسول اللہ ﷺ ایک دن کچھ تقسیم فرما رہے تھے ذوالخویصرہ نامی شخص نے کہا جو بنوتمیم میں سے تھا یارسول اللہ! آپ انصاف کیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے۔ کون انصاف کرے گا۔ جس وقت میں انصاف نہیں کروں گا، اتنے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن ماردوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔

بے شک اس کے ساتھی ایسے ہیں کہ تم میں سے ایک شخص ان کی نمازوں کے آگے اپنی نماز کو حقیر جانے گا اور ان کے روزے کے آگے اپنے روزے کو بھی حقیر جانے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جائے۔ اس کے بھالے کی طرف دیکھا جائے تو اس میں کوئی شئ موجود نہ ہو۔ اس کی نوک و دھار کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی چیز موجود نہ ہو۔ اور تیر بغیر بھالے اُوپر کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نہ ملے۔ تیر کے پروں کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نہ ہو۔ حالانکہ وہ خون اور گوبر میں سے گزر چکا ہے مگر ان میں سے کچھ بھی اس کو نہیں لگا۔ وہ لوگ اس وقت نکلیں گے جب لوگوں میں تفریق و اختلاف پیدا ہو چکا ہوگا۔ ان کی نشانی ہے ان میں سے ایک آدمی ایسا ہوگا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہوں گی، ہاتھ مفقود ہوگا عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔

ابوسعید نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے البتہ یہ سُنا تھا رسول اللہ ﷺ سے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب انہوں نے ایسے لوگوں کو قتل کیا تھا۔ لہٰذا مقتولین میں تلاش کیا گیا تو وہ شخص مل گیا اسی صفت پر جو رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیان کی تھی۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے اوزاعی سے اور بخاری و مسلم دونوں نے دیگر طرق سے۔

(بخاری۔ کتاب المناقب۔ مسلم۔ کتاب الزکوۃ ص ۲/۷۴۴۔۷۴۵)

(۳) ہمیں خبر دی ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے، ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے، ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے، ان کو علی بن مسہر نے شیبانی سے، اس نے یسیر بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا سہل بن حنیف سے کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے سُنا؟ کیا وہ ان خارجیوں کا ذکر کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے سُنا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا تھا کچھ لوگ نکلیں گے وہ اپنی زبانوں کے ساتھ قرآن پڑھیں گے، وہ ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین میں سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے۔ (مسلم۔ کتاب الزکوۃ ص ۲/۷۵۰)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے حدیث عبدالواحد بن زیاد سے، اس نے ابواسحاق شیبانی سے اور کہا کہ انہوں نے اپنا ہاتھ جھکایا تھا عراق کی طرف۔ اور یہی مراد تھی مشرق کی جانب سے۔ (مسلم۔ کتاب الزکوۃ)

(۴) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے، ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو خبر دی عوام بن حوشب نے، ان کو سلیمان شیبانی نے، ان کو یسیر بن عمرو نے سہل بن حنیف سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم نکلے گی (کچھ لوگ) مشرق کی جانب سے، ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے، اس نے یزید بن ہارون سے۔ (مسلم۔ کتاب الزکوۃ ص ۲/۷۵۰)

اور اس نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابوذر سے اور رافع بن عمرو غفاری سے۔ (مسلم۔ کتاب الزکوۃ ص ۲/۷۵۰۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعلی حسن بن علی حافظ نے، ان کو حسن بن سفیان شیبانی نے، ان کو ہدبہ بن خالد نے اور شیبانی بن ابوشیبہ نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن جعفر نے حمید بن ہلال سے، اس نے عبداللہ بن صامت سے، اس نے ابوذر سے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اُمت میں سے کچھ لوگ ہوں گے وہ قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے حلقوں سے آگے نہیں بڑھے گا (یعنی دل میں نہیں اُترے گا)۔ وہ دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے میں سے، وہ بدترین مخلوق ہوں گے اور بدترین طبیعت وعادات کے ہوں گے۔

شیبان نے کہا پھر وہ اس میں (دین میں) واپس نہیں آئیں گے۔ سلیمان کہا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ فرمایا تھا کہ اس کی نشانی سر منڈانا ہوگی۔ ابن صامت نے کہا ہے کہ میں رافع بن عمرو سے ملا جو حکم بن عمرو غفاری کے بھائی تھے انہوں نے کہا کہ میں نے بھی اس کو سُنا تھا رسول اللہ ﷺ سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں شیبان سے۔ (حوالہ بالا)

(۶) ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے، ان کو ابو سعید بن اعرابی نے، ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے، ان کو محمد بن کثیر مصیصی نے اوزاعی سے، اس نے قتادہ سے، اس نے انس بن مالک ﷺ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب میری اُمت میں اختلاف ہوگا تفرقہ بات اچھی کریں گے اور کام میرے کریں گے، یا عمل کہا تھا۔ وہ کتاب اللہ کی طرف دعوت دیں گے جبکہ وہ اس سے کسی شئ میں نہیں ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے میں سے پار ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اس کی طرف نہیں لوٹیں گے بلکہ ارتداد میں اور بڑھیں گے۔ وہ بدترین مخلوق ہوں گے اور بدترین خصلت والے۔ جوان کو قتل کرے گا اس کے لئے مبارکباد ہے۔ جو ان کو قتل کرے گا وہ اللہ کے نزدیک ان سے بہتر ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہوگی؟ فرمایا کہ سر منڈوانا۔ (ابوداود۔ کتاب السنہ۔ حدیث ۴۷۶۵۔ص ۴/۲۴۳)

(۷) ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابو سعید بن اعرابی نے، ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے، ان کو خیثمہ بن سوید بن غفلہ نے، اس نے علی بن ابو طالب ﷺ نے۔ انہوں نے کہا کہ جب تم لوگ مجھے سنو کہ میں حدیث بیان کر رہا ہوں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث تو البتہ اگر میں آسمان سے زمین کی طرف گرا دیا جاؤں مجھے یہ زیادہ پسند ہوگا اس سے کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولوں اور جب تمہیں حدیث بیان کروں یعنی بات کروں کسی اور کی تو سوائے اس کے نہیں کہ میں ایک آدمی ہوں جو جنگ لڑ رہا ہوں اور جنگ جو ہوتی ہے وہ دھوکہ دہی ہوتی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا وہ فرما رہے تھے کہ آخر زمانے میں کچھ لوگ نکلیں گے، نو عمر ہوں گے، کم عقل ہوں گے، وہ لوگوں کے اچھے اچھے قول لیں گے لیکن ان کا ایمان ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے گا۔ پس جہاں کہیں تم ان سے ملو ان کو قتل کر دینا۔ بے شک ان کو قتل کرنا اجر ہوگا۔ اس کے لئے جو ان کو قتل کرے گا قیامت تک اجر ملتا رہے گا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو کریب سے، اس نے ابو معاویہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دو دیگر طریق سے اعمش سے۔ (بخاری۔ کتاب المناقب۔ مسلم۔ کتاب الزکوۃ ص ۲/۷۴۶)

ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق مزکی نے، ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو ابو عمرو مستملی اور ابراہیم بن محمد اور محمد بن شاذان نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے، ان کو حماد نے ایوب سے، اس نے محمد بن عبیدہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب ﷺ نے اہل نہروان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ان میں ایک آدمی تھا ناقص ہاتھ والا، چھوٹے ہاتھ والا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم اتراؤ گے تو میں تمہیں خبر دیتا جو اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں کے ساتھ جوان سے قتال کریں گے (وعدہ دیا ہے) محمد ﷺ کی زبان پر۔ اس نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات سُنی تھی رسول اللہ ﷺ سے؟ انہوں نے کہا جی ہاں رب کعبہ کی قسم۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔ (مسلم۔ کتاب الزکوۃ ۲/۷۴۷)

(۹) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا مزکی نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبداللہ یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے، ان کو اشہل بن حاتم نے، ان کو ابن عون نے محمد بن عبیدہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے کہا، اگر یہ بات

نہ ہوتی کہ تم لوگ اکڑو گے اتراؤ گے تو میں تمہیں خبر دیتا اس اجر کی جو اللہ نے وعدہ فرمایا ہے محمد ﷺ کی زبان پر ان لوگوں کے لئے جو ان سے قتال کریں گے۔

اس نے اس روایت کو مذکور کی مثل مرفوعاً نقل کیا ہے۔

(۱۰) ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو خبر دی سہل بن زیاد قطان نے، ان کو حسن بن مکرم نے، ان کو عثمان بن عمر نے ابن عون سے، اس نے محمد بن سیرین سے، اس نے عبیدہ سے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا میں تمہیں حدیث بیان کرتا مگر صرف وہی جو میں نے ان سے سنی ہوئی ہے یعنی نبی کریم ﷺ سے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا واقعی آپ نے یہ اُن سے سُنی تھی؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں ربّ کعبہ کی قسم ہے۔ ان لوگوں میں ایک آدمی ہوگا چھوٹے ہاتھ والا یا ناقص ہاتھ والا۔ کہتے ہیں کہ صحابہ نے ان لوگوں میں سے ایک آدمی کو پالیا تھا جس کا دایاں یا بایاں ہاتھ عورت کے پستان کی مانند تھا اس پر کچھ بال تھے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ابن ابوعدی سے، اس نے ابن عون سے۔ (مسلم ۲/۷۴۸)

(۱۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد منصور رمادی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو عبدالملک بن ابوسلیمان نے، ان کو سلمہ بن کہیل نے، ان کو خبر دی زید بن وہب جہنی نے کہ وہ اس لشکر میں تھا جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جو لوگ خوارج کی طرف گئے تھے۔ لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، اے لوگو! میں نے سُنا تھا رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے فرمایا تھا میری اُمت میں سے کچھ لوگ نکلیں گے وہ قرآن پڑھیں گے اس طرح کہ تمہاری قراءت ان کی قراءت کے مقابلے کوئی شئ نہیں ہوگی، اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلے میں کچھ ہوگی، نہ تمہارے روزے ان کے مقابلے میں کوئی شئ ہوں گے۔ وہ قرآن تو پڑھیں گے مگر قرآن ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لشکر جان لے جو ان کو پہنچیں گے (یعنی ان کو قتل کریں گے)۔ جو ان کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے یا مقرر کیا گیا ہے ان کے نبی کی زبان پر (اگر معلوم ہوجائے تو) وہ عمل چھوڑ کر اس پر تکیہ کرلیں۔

اس کی نشانی یہ ہے کہ ان لوگوں میں ایک آدمی ایسا ہوگا اس کا بازو تو ہوگا مگر اس کے ساتھ کلائی نہیں لگی ہوئی ہوگی۔ بازو کے ساتھ عورت کے پستان کی طرح۔ اس کے اُوپر چند سفید بال ہوں گے۔ تم لوگ معاویہ کی طرف تو جاتے ہو اور اہل شام کی طرف، اور ان لوگوں کو اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہو اپنے گھروں کے اندر اور اپنے مالوں کے اندر۔ اللہ کی قسم میں البتہ امید کرتا ہوں یہ کہ ہوگی یہ قوم بے شک۔ انہوں نے خون بہایا اور لوگوں کے مویشی پر غارت ڈالی۔ پس چلو تم اللہ کے نام پر۔

سلمہ کہتے ہیں مجھے زید بن وہب نے ایک ایک منزل پر اُتارا حتیٰ کہ ہم لوگ ایک پُل پر گزرے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ ٹکرائے تو اس دن خوارج پر عبداللہ بن وہب راسبی تھا اس نے ان سے کہا کہ نیزے پھینک دو اور تلواریں اپنی نیاموں سے باہر کرلو۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ لوگ تمہیں قسم دیں گے جیسے انہوں نے تمہیں قسم دی تھی یوم حروراء میں۔ لہٰذا تم واپس لوٹ آئے تھے۔

کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں سونت لیں۔ لہٰذا لوگوں نے انہیں کے نیزوں کو ہی ان پر استعمال کیا، کہتے ہیں کہ وہ اس طرح قتل ہوکر ایک دوسرے پر گرتے گئے۔ مسلمانوں میں سے اس دن صرف دو آدمی مارے گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ تم لوگ ان کے مقتولین میں مخدّج (ناقص الید) کو تلاش کرو، وہ اس کو تلاش نہ کرسکے۔ لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ بذات خود اُٹھے اور اس کو تلاش کرلیا۔ فرمانے لگے اللہ نے سچ فرمایا تھا اور اس کے رسول نے وہ سچ پہنچایا تھا۔ لہٰذا عبیدہ سلمانی اُٹھ کر ان کے پاس گیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! کیا اللہ کی قسم ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں واقعی آپ نے یہ حدیث سُنی تھی رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے بتایا جی ہاں! اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے حتیٰ کہ اس نے تین بار حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قسم دے کر پوچھا اور وہ قسم کھاتے رہے اس کے لئے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبد بن حمید سے، اس نے عبدالرزاق سے اور اس نے نقل کیا ہے حدیث عبید اللہ بن رافع نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مفہوم میں۔ (مسلم۔ کتاب الزکوۃ ص ۲/۷۴۸)

(۱۲) ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداود نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو ابن حبیب نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو حماد بن زید نے حمید بن مرہ سے، اس نے ابوالوضی سحیمی سے، وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت علی بن ابوطالب کے ساتھ گئے نہروان میں۔ انہوں نے فرمایا کہ تلاش کرو مخدج کو۔ بس اللہ کی قسم نہ میں نے جھوٹ کہا ہے نہ ہی مجھ سے جھوٹ کہا تھا۔ لوگوں نے اس کو تلاش کیا مگر اس کو نہ پایا، واپس ان کے پاس لوٹ آئے مگر انہوں نے فرمایا واپس جا کر تلاش کرو مخدج کو۔ حتیٰ کہ انہوں نے بار بار مجھ سے یہی کہا مگر وہ لوگ واپس آ گئے اور بتایا کہ ہم نے اس کو پا لیا ہے مقتولین کے نیچے پڑا ہوا تھا کیچڑ میں۔ گویا کہ میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں کالا حبشی ہے۔

اس کے پستان ہے عورت کے پستان کی طرح، اس پر چھوٹے چھوٹے بال ہیں جیسے جنگلی چوہے کی دُم پر ہوتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس سے خوشی ہوئی۔

(۱۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن محمد روذباری نے، ان کو ابومحمد بن عبداللہ شوذب مقری نے واسطی سے، ان کو شعیب بن ایوب نے، ان کو ابونعیم فضل بن دکین نے، اس نے سفیان سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابوموسیٰ سے، وہ ان کی قوم کے آدمی تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ کہنے لگے کہ مخدج کو تلاش کرو، مگر انہوں نے اس کو نہ پایا۔ لہٰذا وہ خود کوشش کرنے لگے اور کہہ رہے تھے اللہ کی قسم نہ میں نے جھوٹ کہا ہے اور نہ ہی مجھے جھوٹ کہا گیا تھا، انہوں نے ان کو ایک نہر میں یا رہٹ میں پا لیا۔ لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ سجدے میں گر گئے۔

(۱۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر درستویہ نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حمیدی نے، ان کو سفیان نے، ان کو علاء بن ابوالعباس نے کہ اس نے ابوالفضل سے، وہ حدیث بیان کرتے ہیں بکر بن قرواش سے، اس نے سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالثدیہ پستان والے کا ذکر کیا تھا۔ فرمایا تھا کہ شیطان الردھہ ہوگا (یعنی ناقص الید) گھوڑوں کا چرواہا۔ بجیلہ کا ایک آدمی اس کی اتباع کرے گا۔ اس کو اشہب کہا جائے گا یا ابن اشہب ظالم قوم کی نشانی ہے۔

سفیان نے کہا مجھے خبر دی عمار دھنی نے کہ اس کو ایک آدمی لایا اس کو اشہب کہا جاتا تھا یا ابن اشہب۔

(۱۵) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبیداللہ بن معاذ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے والد نے، وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شیطان الردھہ کو قتل کیا یعنی ناقص الید کو۔ اس سے ان کی مراد ہے کہ اس کو اصحاب علی نے قتل کیا ان کے حکم سے۔ واللہ اعلم

اہل نہروان کا ملعون ہونا

(۱۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حدیث بیان کی سدی بن یحییٰ نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو علی بن عیاش نے حبیب سے، اس نے سلمہ سے۔ وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا البتہ تحقیق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جانتی ہیں کہ لشکر مروہ اور اہل نہروان ملعون ہیں فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جیش مروہ کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اچھائی کرنا اور ان کے لئے دعا کرنا

(۱۷) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو حسین بن حسن بن عامر کندی نے کوفے میں اپنے اصل سماع سے، ان کو احمد بن محمد بن صدقہ کاتب نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عمر بن عبداللہ بن محمد بن ابان بن صالح نے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب ہے میرے دادا محمد بن ابان کی، میں نے اس میں پڑھا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی حسن بن حُر نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حکم بن عتیبہ نے اور عبداللہ ابوالسفر نے عامر شعبی سے، اس نے مسروق سے، وہ کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تیرے پاس کوئی علم ہے ذوثد یہ سے جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کرایا تھا حرویہ میں؟ میں نے کہا نہیں۔ سیدہ نے کہا میرے لئے ایسے آدمی کی شہادت لکھ لاؤ جو شخص ان لوگوں کے معاملے میں موجود تھا۔ لہٰذا میں کوفے لوٹ گیا اور وہاں اس وقت اسباع تھے۔ میں نے دس آدمیوں کی شہادت لکھی ہر سُبُع سے۔ اس کے بعد میں وہ شہادتیں سیدہ کے پاس لے آیا، وہ میں نے ان کو پڑھ کر سنائیں۔ سیدہ نے پوچھا کہ کیا ان سب لوگوں نے ذوثد یہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا؟ میں نے کہا کہ میں نے ان لوگوں سے پوچھا تھا انہوں نے مجھے خبر دی کہ ان میں سے ہر ایک نے اس کو دیکھا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ فلاں شخص پر لعنت کرے۔ بے شک میرے پاس خط لکھا ہے کہ اس نے ان کو مصر کے دریائے نیل میں ہلاک کیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی آنکھیں صاف کیں اور رو پڑیں۔ جب وہ چُپ ہوگئیں یعنی ان کے آنسو تھم گئے تو بولیں اللہ رحم کرے علی رضی اللہ عنہ پر، البتہ تحقیق وہ حق پر تھے۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں تھا مگر صرف وہی جو ہوتا ہے کسی عورت کے اور اس کے دیوروں کے درمیان۔

(۱۸) ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ جرفی نے بغداد میں، ان کو خبر دی محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے، ان کو اسحاق بن حسن نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو حدیث بیان کی فطر یعنی ابن خلیفہ نے اسماعیل بن رجاء سے، اس نے اپنے والد سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا ابوسعید خدری سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ حضور ﷺ اپنے بعض گھروں سے ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوئے، ان کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو لٹکا لیا اور وہ جوتے کو صحیح کرنے کے لئے حضور ﷺ سے پیچھے رہ گئے۔ حضور ﷺ کھڑے ہوئے ہم بھی ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ہم ان کا کھڑے کھڑے انتظار کرنے لگے۔

اس دن لوگوں میں ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بے شک بعض تم میں سے وہ ہیں جو قتال کریں گے قرآن کی تاویل وتشریح کی بنا پر۔ جیسے میں نے قرآن کے اُترنے پر یعنی واضح حکم کے قتال کیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف نظریں اُٹھا کر دیکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں لیکن وہ صاحب نفل ہے۔ میں آپ ﷺ کے پاس آیا تا کہ میں اس کو بشارت دوں پہلے اس کے ساتھ۔ پس گویا آپ نے اس کے ساتھ سر ہی نہیں اُٹھایا تھا۔ گویا کہ وہ کوئی شئی ہے جس کو اس نے سُنا ہے۔

(مسند احمد ۸۲/۲۔ ترمذی۔ باب مناقب علی ۶۳۴/۵)

(۱۹) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے، اس نے اسماعیل بن رجاء سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے ابوسعید خدری سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا رسول اللہ ﷺ سے وہ فرماتے تھے۔ بے شک تم میں سے بعض وہ ہیں جو قتال کرے گا قرآن کی تاویل وتوجیہ کی بنا پر۔ جیسے میں نے قتال کیا ہے قرآن تنزیل وحکم کی بنا پر۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں وہی ہوں یارسول اللہ؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا میں وہی ہوں یارسول اللہ؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ جوتا سینے والا۔ فرمایا آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جوتی دی تھی کہ وہ اس کو سی دے۔

اور روایت کی گئی ہے عبدالملک بن ابی غنیہ سے، اس نے اسماعیل بن رجاء سے۔

☆☆☆

باب ۱۷۷

حضور ﷺ کا اپنی زوجہ محترمہ میمونہ
بنت حارث رضی اللہ عنہا کو خبر دینا کہ وہ مکہ میں فوت نہیں ہوں گی
چنانچہ وہ مقام سَرِف میں ۳۸ھ میں انتقال کر گئیں

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے، ان کو خبر دی ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے، ان کو ابواحمد بن فارس نے، ان کو محمد بن اسماعیل نے، ان کو خبر دی موسیٰ بن اسماعیل نے، ان کو عبدالواحد بن زیاد نے، ان کو عبداللہ بن اصم نے، ان کو یزید بن اصم، کہ سیدہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ میں بیمار ہوگئیں تھیں اوراس کے پاس اس کے بھتیجوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں تھا۔

وہ کہنے لگیں کہ مجھے مکے سے باہر لے چلو میں یہاں پر نہیں مروں گی بے شک رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی تھی کہ میں مکہ میں نہیں مروں گی۔ لہٰذا انہوں نے ان کو وہاں سے اُٹھالیا اور ان کو مقام سرف میں لے آئے اس درخت کی طرف جہاں پر نکاح کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ حقوق زوجیت ادا کیا تھا اس درخت تلے حضور ﷺ کے خیمے والی جگہ پر۔ لہٰذا وہیں وہ فوت ہوگئیں۔

(خصائص کبریٰ ۲/ ۱۴۸۔ البدایۃ والنہایۃ ۶/ ۲۲۵)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے، ان کو تمتام نے، ان کو عفان نے، ان کو عبدالواحد بن زیاد نے۔ اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ۔ مذکور کی مثل۔ اوراس نے یہ اضافہ کیا ہے۔ کہا کہ پس وہ فوت ہوگئیں جب میں نے ان کو لحد کے اندر رکھا تو میں نے اپنی اُونٹنی کی درلی اور اس کو ان کے رخسار کے نیچے رکھ دیا لحد کے اندر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو کھینچا اوراس کو پھینک دیا۔

باب ۱۷۸

حضور ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے امیر وخلیفہ بننے
اوران کے قتل ہونے کی خبر دینا۔ پھر دونوں باتیں پوری ہوئیں

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن مکرم نے، ان کو ابوالنضر سے، ان کو محمد بن راشد سے، ان کو عبداللہ بن عقیل سے، اس نے فضالہ بن ابوفضالہ انصاری سے، ابوفضالہ اہل بدر میں سے تھے۔ فضالہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مزاج پُرسی کرنے کے لئے نکلا اس بیماری میں جس میں وہ بوجھل ہوگئے تھے۔ کہتے ہیں کہ

میرے والد نے ان سے کہا آپ کے اس ٹھکانے پر اور منزل پر کون آپ کی تجہیز وتکفین کرے گا اگر آپ کا اجل آن پہنچا۔قبیلہ جہینہ کے دیہاتیوں کے سوا کوئی نہیں ہوگا، وہی آپ کو مدینہ پہنچائیں گے۔ اگر تجھے اجل آن پہنچا ہے تو تیرے ساتھی تیرے ولی بنیں گے اور تیری نماز جنازہ پڑھیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں نہیں مروں گا حتیٰ کہ میں امیر وخلیفہ بنایا جاؤں گا۔اس کے بعد پھر یہ داڑھی رنگین کی جائے گی اس کھوپڑی کے خون کے ساتھ۔ چنانچہ وہ قتل کئے گئے اور ابوفضالہ بھی قتل کئے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین والے دن۔(تاریخ ابن کثیر ۶/ ۲۱۸۔مسند احمد ۱/۱۰۲۔مجمع الزوائد ۹/ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔طبقات ابن سعد ۳/۳۴)

حدیث مذکور کے شواہد

(۲) ان میں سے وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو شریک نے عثمان بن مغیرہ نے، اس نے زید بن وہب سے، وہ کہتے ہیں کہ خوارج کا سردار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان سے کہنے لگا، تم اللہ سے ڈرو تم اس وقت میت ہو۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے اُگائے، جس نے رُوح کو پیدا کیا بلکہ مقتول ہوں تلوار کی ضرب سے، اس پر جو رنگین کر رہی ہے اس کو، انہوں نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنی داڑھی کی طرف۔ یہ عہد تھا معبود اور فیصلہ ہے پورا کیا ہوا تحقیق ناکام ہوا جس نے افترا باندھا۔(تاریخ ابن کثیر ۶/ ۲۱۸)

(۳) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید نے، ان کو ابوحصین وادعی کوفی نے، ان کو علی بن حکیم اودی نے، ان کو شریک نے عثمان بن ابوزرعہ سے، اس نے زید بن وہب سے۔ وہ کہتے ہیں ایک قوم آئی بصرہ کے خوارج میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس، ان میں ایک آدمی تھا اس کو الجعد کہا جاتا تھا، اس نے کہا اللہ سے ڈر بے شک تم میت ہو۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بلکہ مقتول ہوں قتل کے ساتھ۔(مستدرک حاکم ۳/۱۴۳)

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق صغانی نے، ان کو ابوالجواب الاخوص ابن جواب نے، ان کو عمار بن رزیق نے اعمش سے حبیب بن ابوثابت سے، اس نے ثعلبہ بن یزید سے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چیر کر اُگایا جس نے رُوح کو پیدا کیا البتہ ضرور یہ رنگین ہوگی اس سے داڑھی کے لئے فرمایا کہ یہ کھوپڑی سے اور سر سے ضرور رنگین ہوگی یعنی قتل وشہادت کے ساتھ۔کیا روک سکے گا شقی ترین اس کو؟

کہا عبداللہ بن سبیع نے اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین! اگر کوئی آدمی یہ کام کرے گا تو ہم اس کی عزت کو ختم کر دیں گے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قسم دیتا ہوں کہ میرے بدلے میں میرے قاتل کے سوا کسی کو قتل نہ کیا جائے۔

لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا آپ کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ میں تم لوگوں کو ایسے چھوڑ جاؤں گا جیسے تمہیں رسول اللہ ﷺ چھوڑ گئے تھے۔ سائل نے کہا پھر آپ اپنے ربّ کو کیا جواب دیں گے؟ جب آپ ہمیں بے سہارا چھوڑ کر اس کے سامنے پیش ہوں گے؟ فرمایا کہ میں یہ کہوں گا اے اللہ! آپ نے مجھے خلیفہ بنایا تھا ان میں جب تک آپ کو درست لگا پھر آپ نے مجھے قبض کرلیا۔میں نے ان میں آپ کو چھوڑا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ان کی اصلاح کر دیں اور اگر نہ چاہیں تو ان کو خراب کر دیں۔

(تاریخ ابن کثیر ۶/ ۲۱۸۔۲۱۹)

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں صحیح اسناد کے ساتھ زید بن اسلم سے، اس نے ابوسنان دؤلی سے، اس نے علی سے نبی کریم ﷺ کے ان کے قتل کی بابت خبر دینے میں۔

(۵) ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو خبر دی ابو جعفر بن دُحیم نے، ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے، ان کو خبر دی عبید اللہ اور ابو نعیم اور ثابت بن محمد نے فطر بن خلیفہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حازم نے، ان کو عبد اللہ نے عبد العزیز بن سیاہ سے، ان دونوں نے کہا اکھٹے حبیب بن ابو ثابت سے، اس نے ثعلبہ حمانی سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ منبر پر تشریف فرما تھے، فرما رہے تھے اللہ کی قسم نبی کریم ﷺ نے میری طرف عہد کیا تھا کہ یہ اُمت عنقریب تیرے ساتھ میرے بعد غدر اور دھوکہ کرے گی۔

یہ الفاظ ہیں حدیث فطر کے۔ بخاری نے کہا ہے ثعلبہ بن یزید حمانی۔ اس میں نظر ہے ان کی اس حدیث پر کوئی متابع نہیں لایا گیا اسی طرح کہا ہے بخاری نے۔ تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسری اسناد کے ساتھ علی سے بشرطیکہ اگر وہ محفوظ ہو۔

(۶) ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے، ان کو ابو محمد بن شوذب واسطی نے، ان کو شعیب بن ایوب نے، ان کو عمرو بن عون نے ہشیم سے، اس نے اسماعیل بن سالم سے، اس نے ابو ادریس ازدی سے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

وہ کہتے ہیں کہ بے شک اس میں سے جو میری طرف رسول اللہ ﷺ نے عہد کیا تھا یہ کہ یہ اُمت عنقریب تیرے ساتھ دھوکہ کرے گی میرے بعد۔

مذکورہ روایت غدر پر امام بیہقیؒ کا تبصرہ

اگر یہ بات یا یہ روایت صحیح ہو تو احتمال ہے کہ اس کے ساتھ مراد ہو گی ان لوگوں کے خروج و بغاوت کرنے کے بارے میں جس نے بھی ان کے خلاف خروج کیا تھا، ان کی امارت میں پھر ان کے قتل میں۔

(۷) ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبد اللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سعید بن عفیر نے، ان کو حفص بن عمران بن ابو وشاح نے، سری بن یحییٰ سے، اس نے ابن شہاب سے۔

وہ کہتے ہیں میں دمشق میں گیا اور میں جہاد کا ارادہ رکھتا تھا۔ میں عبد الملک کے پاس گیا اس کو سلام کرنے کے لئے میں نے پایا ایک خیمے میں فرش پر، وہ تخت پر تھا اور لوگ اس سے نیچے تھے۔ میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا۔

اس نے پوچھا، اے ابن شہاب! کیا تم جانتے ہو بیت المقدس میں کیا ہوا ہے؟ صبح صبح ہی ابن ابو طالب کو قتل کر دیا گیا ہے؟ میں نے کہا معلوم ہے۔ اس نے کہا کہ یہاں آیئے۔

میں لوگوں کے پیچھے سے اُٹھا حتیٰ کہ میں خیمے کے پیچھے آیا۔ اس نے اپنے چہرے کو پھیرا اور میری طرف جھکے اور کہا کہ کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس دن میں بیت المقدس میں جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے خون ہوتا تھا۔ اس نے کہا کہ کوئی باقی نہیں رہا تیرے اور میرے سوا جو یہ بات جانتا ہو۔ ہاں تم سے بھی اس کو کوئی سُننے نہ پائے۔ کہتے ہیں میں نے بھی اس کو بیان نہیں کیا حتیٰ کہ وفات پا گئے۔

اسی طرح روایت کیا گیا ہے مقتل علی رضی اللہ عنہ میں اسی اسناد کے ساتھ۔

اور روایت کیا گیا ہے اس سے زیادہ صحیح اسناد کے ساتھ زہری سے یہ واقعہ ہوا تھا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے قتل سے۔

☆☆☆

باب ۱۷۹

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنی بیٹی کے بیٹے حسن بن علی بن ابی طالب کے سردار ہونے کے بارے میں اور ان کے اصلاح کرنے کے بارے میں مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان ۔ پھر ویسے ہی ہوا جیسے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے، ان کو ابن ابوعمر نے، ان کو سفیان نے، ان کو اسرائیل ابوموسیٰ نے حسن سے، وہ کہتے ہیں میں نے سُنا ابوبکرہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا تھا جبکہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ ان کے پہلو میں بیٹھے تھے۔ آپ ایک بار لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور ایک بار حسن کی طرف۔ اور فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں علی بن مدینی سے اور دیگر نے سفیان بن عیینہ سے۔ (بخاری۔ کتاب الصلح بین الناس ۳/۲۴۴)

(۲) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے، ان کو ابن ابوقماش نے، ان کو ہشام بن ولید نے، ان کو مبارک بن فضالہ نے حسن سے، اس نے ابوبکرہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ انہوں نے حسن بن علی کو اپنے جسم اطہر کے ساتھ ملایا اور فرمایا، میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ اصلاح کرائے گا اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان۔
(مسند احمد ۵/۴۹)

کہتے ہیں اور ہمیں خبر دی احمد نے، ان کو تمتام نے، ان کو علی بن جعد نے، ان کو مبارک بن فضالہ نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل۔ اس نے یہ اضافہ کیا ہے۔ دو عظیم جماعتیں مگر اس نے اس میں اپنے جسم کے ساتھ ملانے کا ذکر نہیں کیا۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوالولید اور آدم نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے مبارک نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسناد کے ساتھ مذکورہ مفہوم کے ساتھ اور آدم نے یہ اضافہ کیا ہے کہ حسن نے کہا ہے جب وہ والی بنائے گئے حکومت کے لئے ان کے سبب خون کا قطرہ نہیں بہایا گیا۔ (ایک نشتر کی جگہ) (مسند احمد ۵/۴۴)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو ابوالربیع اور مسدد نے اور یہ الفاظ ابوربیع کے ہیں۔ ان کو حماد بن زید نے، ان کو علی بن زید نے، ان کو حسن نے ابوبکرہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنے اصحاب کو خطبہ دے رہے تھے۔ اچانک حسن بن علی آگئے اور وہ منبر پر چڑھ گئے نانا کی طرف۔ حضور ﷺ نے اسے اپنے جسم کے ساتھ لگالیا اور فرمایا کہ خبردار بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہوگا، بے شک اللہ عزوجل شاید اس کے سبب سے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں میں صلح کرائے گا۔ (مسند احمد ۵/۴۹)

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالقاسم علی بن مؤمل ماسرجسی نے، ان کو محمد بن یونس قرشی نے، ان کو انصاری نے، اس کو اشعث بن عبدالملک نے حسن بن ابوبکرہ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے یعنی حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور بے شک میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرادے گا۔

(۵) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن حامد عطار نے، ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے، ان کو یحییٰ بن معین نے، ان کو یحییٰ بن سعید اموی نے اعمش سے، اس نے سفیان سے، اس نے جابر سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا حسن کے بارے میں میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ صلح کرائے گا مسلمانوں کی دو جماعتوں میں۔ (بخاری ۹/۷۱)

(۶) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے ابن درستویہ سے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سلمہ نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے، ان کو ایوب نے ابن سیرین سے یہ کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم لوگ اس علاقے میں نظر مارو گے جو جابرس سے جابلق کے درمیان ہے تو تم ایسا ایسا مرد نہیں پاؤ گے جس کا نانا نبی ہو میرے سوا میرے بھائی کے سوا۔ اور بے شک میں سمجھتا ہوں یہ کہ تم جمع ہو جاؤ گے معاویہ پر اور میں نہیں جانتا کہ وہ تمہارے لئے فتنہ ہو اور ایک مقررہ وقت تک فائدہ اُٹھانا ہو۔

معمر نے کہا ہے کہ جابرس اور جابلق مغرب اور مشرق ہیں۔

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، ان کو خبر دی عبداللہ نے، ان کو یعقوب نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حمیدی نے شعبی سے، وہ کہتے ہیں کہ جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صلح کی اور ہم نے کہا کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے خلافت وحکومت کا امر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا مقام نخلہ میں آپ کھڑے ہو کر کلام کریں۔

''انہوں نے اللہ کی حمد ثناء کی پھر کہا امابعد! بے شک عقل مند و متقی پرہیز گار ہے یا سب سے بڑی عقل مندی تقویٰ ہے اور سب سے بڑی مجبوری گنہگار ہونا ہے۔ خبردار بے شک یہ امر جس میں میں نے اور معاویہ نے یہ اختلاف کیا۔ اس آدمی کا حق ہے جو اس نے کیا زیادہ حق دار تھا جس کو میں نے معاویہ کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں کی اصلاح کے ارادے سے اور ان کے خون کو محفوظ کرنے کے لئے۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ شاید آزمائش ہے تمہارے لئے اور نفع اُٹھانا ہے ایک وقت مقررہ تک''۔

اس کے بعد استغفار پڑھا اور اُتر آئے۔

(۸) ہمیں خبر دی ابوالحسن نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو یعقوب نے، ان کو حجاج بن ابومنیع نے، ان کو میرے دادا نے زہری سے، اس ذکر کیا ایک قصہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے بارے میں۔ کہتے ہیں کہ پھر اس نے کہا، اُٹھئے اے حسن! لوگوں سے کلام کیجئے۔

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے توحید و رسالت کی شہادت دی فی البدیہہ اس میں کوئی جھجک نہ تھی۔ پھر فرمایا، امابعد اے لوگو! اللہ نے تمہیں ہدایت دی تھی ہمارے پہلوں کے ساتھ اور تمہارے خون محفوظ کر دیئے ہمارے آخر کے ساتھ۔ بے شک یہ ا فت ایک خاص مدت تک ہے اور دنیا ڈول ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: "قل ان ادری اقریب ما توعدون" فرمادیجئے میں نہیں جانتا کہ وہ وقت قریب ہے قیامت جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ بے شک وہ خوب جانتا ہے اس بات کو جس کو تم دور سے کہتے ہو اور خوب جانتا ہے جس کو تم چھپاتے ہو۔ اور میں نہیں جانتا کہ شاید وہ تمہارے لئے آزمائش ہے اور فائدہ اُٹھانا ہے ایک مقررہ وقت تک''۔

☆☆☆

باب ۱۸۰

حضور ﷺ کا حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی حکومت کے بارے میں خبر دینا اگر حدیث صحیح ہو اس بارے میں یا آپ کا اشارہ کرنا اس کی طرف احادیث مشہورہ میں اور اس میں جو آثار نبوت ظاہر ہوئے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد نے، ان کو محمد بن سابق نے، ان کو یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ نے اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر نے عبدالملک بن عمیر سے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے کہا اللہ کی قسم مجھے خلافت پر نہیں اُبھارا تھا مگر نبی کریم ﷺ کے میرے بارے میں فرمان نے :

یَا مُعَاوِیَۃُ اِنْ مَلَکْتَ فَاَحْسِنْ ۔اے معاویہ اگر تو حکمران بن جائے تو نیکی کرنا یا احسان کرنا۔

اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں یہ ضعیف ہے اہل معرفت بالحدیث کے نزدیک، نیز اس حدیث کے شواہد موجود ہیں

محشی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کی اسناد ضعیف اور حدیث مرسل ہے۔

حدیث مذکور کے شواہد

(۱) ان میں سے ایک تو حدیث عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عاص ہے اپنے دادا سعید سے، تو ان سے ارشاد فرمایا، اے معاویہ! اگر تم خلافت وحکومت کے ذمہ دار بن جاؤ تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا۔

یا معاویہ ان ولّیت امرا فاتق اللہ واعدل

فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ یہی گمان کرتا رہا کہ بے شک میں کسی نہ کسی عمل کے آزمایا جاؤں گا رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے۔

محشی کہتے ہیں کہ اسماعیل بن ابراہیم مہاجر علی کوفی فحش غلطیاں کرتا تھا لوگوں نے ضعیف کہا ہے۔ بخاری نے کہا ہے وفیہ نظر عقیلی نے اس کو ضعفاء الکبیر میں لکھا ہے ابن حبان نے کہا مجروحین میں سے ہیں۔ (مسند احمد ۴/۱۰۱۔البدایۃ والنہایۃ ۸/۱۲۳)

(۲) شواہد میں سے دوسری حدیث راشد بن سعد ہے، اس نے معاویہ سے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سُنا رسول اللہ ﷺ سے، وہ کہتے ہیں، فرمارہے تھے اگر تو لوگوں کی کمزوریوں پر یا لوگوں کی لغزشوں کے پیچھے پڑے گا تو تو ان کو خراب کردے گا یا قریب ہوگا کہ تو ان کو خراب کردے۔

(ابوداؤد۔حدیث ۴۸۸۸۔کتاب الادب ص ۴/۲۷۲)

ابودرداء کہتے ہیں کوئی کلمہ تھا جو معاویہ نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا۔ اللہ نے اس کو اس کے ذریعہ نفع دیا۔

(۳) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن محمویہ عسکری نے، ان کو احمد بن علی نے، ان کو یحییٰ بن معین نے، ان کو ہشیم (ح)۔ ان کو خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے، انہوں نے میرے لئے اپنے خط میں لکھا تھا، ان کو سری بن خزیمہ نے، ان کو عمرو بن عون نے، ان کو ہشیم نے عوام بن حوشب سے۔ اس نے سلیمان بن ابوسلیمان سے۔

(سلیمان بن ابی سلیمان مجہول راوی ہے۔ میزان ۲/۲۱۱۔تہذیب ۵/۱۹۹)

اس نے اپنے دادا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ خلافت مدینے میں ہوگی اور حکومت وبادشاہت شام میں۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نحوی نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبداللہ بن یوسف نے، ان کو یحیٰ بن حمزہ نے زید بن واقد سے، اس نے بُسر بن عبیداللہ سے، ان کو ابوادریس عائذ اللہ خولانی نے ابودرداء سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے کتاب کا ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے اُٹھایا گیا۔ میں نے گمان کیا کہ وہ لے جایا جا رہا ہے، میری نظر اس کے پیچھے جا رہی ہے، اس کو شام کی طرف لے جایا گیا اور ایمان شام میں ہوگا جب فتنہ واقع ہوگا۔ (مسند احمد ۵/۱۹۹)

یہ اسناد صحیح ہے اور روایت کی ہے دوسرے طریق سے۔

شام کے بارے میں خواب رسول اور اس کی تعبیر

(۵) ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو خبر دی عباس بن ولید نے مزید سے، ان کو عقبہ بن علقمہ سے، اس نے سعید بن عبدالعزیز سے، اس نے عطیہ بن قیس سے، اس نے عبداللہ بن عمرو سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میں نے خواب میں دیکھا کہ عمود الکتاب میرے تکیے کے نیچے سے کھینچ لی گئی ہے، میں اس کو دیکھ رہا ہوں یکا یک وہ ایک بلند ہونے والی روشنی ہے جس کو شام کی طرف دراز کر دیا گیا۔ خبردار ایمان شام میں ہوگا جس وقت فتنے واقع ہوں گے۔

ملک شام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا خواب

(۶) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوسعید عبدالرحمٰن بن ابراہیم اور صفوان بن صالح نے، ان دونوں نے ولید بن مسلم سے، اس نے سعید بن عبدالعزیز سے، اس نے یونس بن میسرہ سے، اس نے عبداللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس نے بھی اس کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل مگر اس نے یہ کہا ہے فَاتَّبَعْتُهُ بَصَرِيْ اس روشنی کے پیچھے پیچھے چلی گئی میری نظر بھی۔

اور صفوان نے یہ اضافہ کیا ہے حتیٰ کہ میں نے یہ گمان کیا کہ اس کو لے جایا گیا ہے۔ فرمایا کہ میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی ہے کہ جب فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔ (مسند احمد ۴/۱۹۸)

کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی صفوان نے، ان کو ولید نے، ان کو عفیر بن معدان نے کہ اس نے سُنا سُلیم بن عامر سے، وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوامامہ سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی مثل۔

میرے سر کے نیچے سے نُور کا مینار بلند ہوا اور وہ شام میں جا ٹھہرا۔ حضور ﷺ کا فرمان

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو نصر بن محمد بن سلیمان حمصی نے، ان کو ابوحمزہ محمد بن سلیمان سلمی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ابوقیس نے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سُنا عمر بن خطاب سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے نُور اور روشنی کا ایک ستون جو میرے سر کے نیچے سے نمودار ہوا ہے بلند ہونے والا حتیٰ کہ وہ شام میں جا ٹھہرا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہل شام کو بُرا نہ کہو وہاں ابدال ہوں گے

(۸) ہمیں خبر دی حسین بشران نے، اس نے عبداللہ بن صفوان سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی منصور نے کہا جنگ صفین والے دن: اے اللہ! اہل شام کو لعنت فرما۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، اہل شام کو بُرا نہ کہا جائے بہت بڑی جماعت کو۔ بے شک وہاں پر ابدال ہوں گے۔

☆☆☆

باب ۱۸۱

نبی کریم ﷺ کا اپنی اُمت کے کچھ لوگوں کے بارے میں خبر دینا

کہ وہ سمندر کے سینے پر سوار اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے ایسے جارہے ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ نیز حضور ﷺ کا شہادت دینا کہ اُم حرام بنت ملحان انہیں میں سے ہوں گی ۔ نیز اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کے قول کو سچا ثابت کرنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ،ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ،ان کو یعقوب بن سفیان نے ،ان کو ابن بکیر نے اور ابن قعنب نے ،ان دونوں کو مالک نے (ح)۔اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ،ان کو ابونصر فقیہ نے ،ان کو ابوعبداللہ محمد بن نصر نے ،ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ،ان کو محمد بن عبدالسلام وراق نے (ح)۔ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی علی بن عیسیٰ نے ،ان کو محمد بن عمر وحرشی نے اور ابراہیم بن علی نے اور موسیٰ بن محمد ذہلیاں نے ،ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت پڑھی مالک کے سامنے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے ،اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ بی بی اُم حرام بنت ملحان کے ہاں جاتے آتے تھے۔ وہ ان کو کھانا کھلاتی تھی اور اُم حرام عبادہ بن صامت کے تحت تھی۔ (ان کی بیوی تھی)

ایک دن رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اس نے ان کو کھانا کھلایا ،اس کے بعد وہ بیٹھ کر حضور ﷺ کے سر میں جوئیں وغیرہ تلاش کرنے لگی (حضور اس کے محرم تھے ،رشتے میں خالہ تھیں رسول اللہ ﷺ کی)۔ حضور ﷺ سو گئے اس کے بعد جب وہ جاگے تو وہ ہنس رہے تھے۔

اُم حرام کہتی ہے میں نے کہا کونسی چیز نے آپ کو ہنسایا یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ کچھ میری اُمت میں سے پیش کئے ہیں میرے اُوپر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اس سمندر کی وسعتوں پر سوار ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بے خوف اور پُر وقار ہوتے ہیں۔ یا یوں کہا تھا مثل بادشاہوں کے تختوں پر۔ بے شک کہ کونسا لفظ فرمایا تھا۔

اُم حرام کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کردے۔ حضور ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد پھر آپ نے سر رکھا اور سو گئے۔ اس کے بعد آپ ہنستے ہوئے اُٹھے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کس چیز نے آپ کو ہنسایا یا رسول اللہ؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ میری اُمت میں سے مجھ پر پیش کئے گئے ہیں وہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے جارہے ہیں جیسے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔

کہتی ہیں میں نے کہا آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کردے۔ فرمایا تم تو پہلوں میں سے ہو۔ لہٰذا جب وقت آیا تو اُم حرام بنت ملحان سمندر پر سوار ہوئی تھی حضرت معاویہ کے زمانے میں۔ اور وہ اپنے جانور سے گر گئی تھی جب سمندر سے نکلے تھے۔ لہٰذا وہیں ہلاک ہو کر شہید ہو گئی تھیں۔

یہ الفاظ ہیں حدیث یحییٰ بن یحییٰ کے۔ بخاری نے ان کو روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے ،اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔ (بخاری۔ کتاب الجہاد والسیر۔ مسلم۔ کتاب الامارۃ)

حضور ﷺ کے دو خواب جو حرف بحرف پورے ہو گئے

(۲) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو ابن ملحان نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو لیث نے یحییٰ بن سعید سے، اس نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، وہ نقل کرتے ہیں اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے، وہ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے قریب سو گئے تھے۔ اس کے بعد جاگے وہ مسکرا رہے تھے۔ کہتی ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ حضور نے فرمایا کہ کچھ لوگ میری اُمت میں سے میرے سامنے پیش کئے گئے ہیں وہ اس سمندر کی پشت پر سوار ہیں، بحر اخضر پر۔ جیسے بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں۔ کہتی ہے کہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان مجاہدین میں سے بنادے۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔

پھر دوسری مرتبہ سو گئے پھر اسی طرح بتایا۔ پھر اس نے اسی طرح دعا کا سوال کیا۔ حضور ﷺ نے پہلے جواب کی طرح جواب دیا۔ لہٰذا وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ساتھ روانہ ہوئی تھی جہاد کی نیت سے۔ پہلے جہادی سفر پر جس میں مسلمان سمندر پر سوار ہوئے تھے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔ وہ جب واپس لوٹے اپنے غزوات سے واپس آنے والے تو شام میں اُترے۔ لہٰذا اُم حرام کے لئے سواری قریب لائی گئی تاکہ وہ اس پر سوار ہو۔ سواری نے اسے گرا دیا جس سے وہ گر کر شہید ہو گئیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن رمح سے، ان دونوں نے لیث سے۔

(بخاری۔ کتاب الجہاد والسیر۔ مسلم۔ کتاب الامارۃ ص ۱۵۱۹)

دو جنتی لشکر جنہوں نے سمندری راستے سے جہاد کیا ۲۷ھ اور ۵۲ھ میں

(۳) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو عمرو بن ابو جعفر نے، ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے، ان کو ہشام بن عمار نے، ان کو یحییٰ بن حمزہ نے، ان کو ثور بن زید نے خالد بن معدان سے، اس نے عمیر بن اسود سے کہ اس کو حدیث بیان کی گئی ہے کہ وہ عبادہ بن صامت کے پاس آیا، وہ ساحل حمص پر تھے وہ ایک عمارت کے اندر تھے، ان کے ساتھ ان کی بیوی اُم حرام بھی تھی۔ عمر کہتے ہیں کہ ہمیں اُم حرام نے حدیث بیان کی تھی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا، فرما رہے تھے :

اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا

پہلا لشکر میری اُمت میں سے جو بحری اور سمندری جہاد کریں گے تحقیق جنت واجب کر دیئے گئے ہیں۔

اُم حرام کہتی ہے یا رسول اللہ! میں ان میں ہوں گی؟ فرمایا کہ تم ان میں ہو گی۔ وہ کہتی ہے کہ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے :

اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ

میری اُمت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے شہر قسطنطنیہ پر جہاد کریں گے وہ بخشے ہوئے ہیں۔

اُم حرام کہتی ہے کیا میں ان میں ہوں گی یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ نہیں۔

ثور کہتے ہیں میں نے ان سے سُنا تھا وہ حدیث بیان کرتے تھے حالانکہ وہ سمندر میں تھے۔

ہشام کہتے ہیں کہ میں نے بی بی اُم حرام بنت ملحان کی قبر دیکھی تھی اور اس پر ٹھہرا بھی تھا ساحل کے ساتھ فاقیس کے مقام پر ۹۱ھ میں۔ اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے فرقیس مقام پر۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن یزید دمشقی سے اس نے یحییٰ بن حمزہ سے۔ (بخاری۔ حدیث ۲۹۲۴ ص ۱۰۲/۶)

www.ahlehaq.org

لسان رسول سے غزواۃ فی سبیل اللہ قَدْ اَوْجَبُوْا مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ کے لقب پانے والے اسلام میں بحریہ کے پانی میں دو کمانڈر جنہوں نے دو عظیم جہاد کئے

نوٹ : ڈاکٹر عبدالمعطی قلعجی لکھتے ہیں کہ ابن کثیر نے تاریخ میں لکھا ہے کہ اس واقعہ میں تین دلائل ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ پہلے سمندری جہاد کے بارے میں خبر دینا۔ یہ جہاد ۲۷ھ میں ہوا تھا حضرت معاویہ بن ابوسفیان کی معیت میں جب انہوں نے قبرص پر جہاد کیا تھا وہ اس وقت ملک شام میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے نائب تھے۔ ان لوگوں کے ساتھ اس جہاد سفر میں اُم حرام بھی تھیں اپنے شوہر کے ساتھ۔ وہ لیلۃ العقبہ کے نقیبوں میں سے ایک تھا۔ اس غزوہ سے واپسی پر وہ وفات پا گئی تھی۔ اور عبادہ شام میں قتل ہوئے تھے جیسے پہلے گزر چکا ہے روایت میں بخاری کے نزدیک۔ اور ابن زید کہتے ہیں کہ وہ قبرص میں وفات پا گئے تھے ۲۷ھ میں۔

اور دوسرا جہاد اور غزوہ قسطنطنیہ ہے۔ پہلے لشکر کے ساتھ جس نے جہاد کیا تھا اس جہاد اور اس لشکر کے امیر یزید بن معاویہ بن ابو سفیان تھے۔ یہ ۵۲ھ میں ہوا تھا اور اس سفر میں ان کے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے نام خالد بن زید انصاری تھا، وہ وہیں انتقال کر گئے تھے رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ اور اُم حرام اس لشکر میں نہیں تھی اس لئے کہ وہ اس سے پہلے والے غزوے میں وفات پا چکی تھی۔

یہ حدیث مبارکہ ایسی ہے کہ اس میں تین تین دلائل نبوت ہیں

(۱) حضور ﷺ کا دونوں غزوات کے بارے میں خبر دینا۔

(۲) اُم حرام کے بارے میں خبر دینا کہ وہ پہلے لشکر میں ہوگی دوسرے میں نہیں۔

(۳) اور اس طرح ہی واقع ہوا تھا فی الحقیقت صلوات اللہ وسلامة علیہ۔

نقل المترجم من حاشية دلائل النبوة جلد ۶ صفحہ ۴۵۲/۴۵۳۔

باب ۱۸۲

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنی اُمت کے ایک آدمی کے بارے میں جس نے موت کے بعد کلام کیا خیر التابعین میں سے

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو اسماعیل بن صفار نے، ان کو محمد بن علی وراق نے، ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے، ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے عبدالملک بن عمیر سے، ان کو ربعی بن حراش نے، وہ کہتے ہیں کہ میں آیا اور مجھے کہا گیا کہ تیرا بھائی مر چکا ہے۔ میں آیا تو دیکھا کہ میرے بھائی کے منہ پر کپڑا ڈھکا ہوا ہے اس کے سر کی جانب اس کے لئے استغفار کرنے بیٹھ گیا اور اس پر رحمت کی دعا کرنے لگا۔ اچانک اس نے اپنے منہ سے کپڑا ہٹایا اور بولا، السلام علیک۔ میں نے جواب دیا وعلیک السلام۔

ہم لوگوں نے کہا سبحان اللہ! کیا موت کے بعد کلام کر رہے ہیں؟ اس نے کہا ہاں موت کے بعد۔ میں تمہارے بعد اللہ کے پاس پہنچا، میں نے وہاں آرام اور خوشبودار پھول پائے اور رب کو راضی پایا (غیر غضبان)۔ اور اس نے مجھے باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنائے ہیں

اور میں نے معاملہ اس سے زیادہ آسان پایا ہے جو تم گمان کرتے ہو۔تم لوگ آسرا کر کے نہ بیٹھے رہو۔ میں نے اپنے ربّ سے اجازت مانگی ہے یہ کہ تمہیں خبر دے دوں اور تمہیں بشارت دے دوں۔ مجھے اُٹھا کر لے جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس، انہوں نے مجھ سے عہد فرمایا تھا یہ کہ میں نہیں ہٹوں گا حتیٰ کہ مل لوں۔اس کلام کرنے کے بعد وہ بجھ گئے جیسے کلام کرنے سے قبل تھے۔

یہ اسناد صحیح ہے اس میری (مروی) حدیث وروایت کے بارے میں شک نہیں کیا جاتا۔

(۲) ہمیں خبر دی ابو محمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو اسحاق بن یوسف ازرق نے مسعودی سے، اس نے عبدالملک بن عمیر سے، اس نے ربعی بن حراش سے، وہ کہتے ہیں کہ میرے بھائی وفات پا گئے اور وہ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ روزہ رکھنے والے تھے، گرمیوں میں بھی اور ہم سب میں سے سردی کی راتوں میں زیادہ قیام کرنے والے تھے۔

کہتے ہیں کہ میں اس کے پاس آیا اور میں نے اس کے کفن کی خریداری میں نکل گیا۔ پس واپس اس کی طرف لوٹا یا کہا تھا کہ گھر کی طرف لوٹا۔تو دیکھا کہ اس مرنے والے نے اپنے چہرے سے کپڑا اہٹا ہوا ہے۔اس نے کہا السلام علیکم، ہم لوگوں نے کہا کہ مرنے کے بعد؟ اس نے کہا جی ہاں۔ میں تمہارے ہاں سے جانے کے بعد اپنے ربّ سے ملا۔

میں نے وہاں آرام اور خوشبودار ماحول پایا اور ربّ غیر ناراض۔اس نے مجھے سبز ریشم کا لباس پہنایا جو باریک اور موٹے ریشم سے ہے۔ میں محمد ﷺ سے ملا ہوں، انہوں نے قسم دی تھی کہ میں نہ جاؤں حتیٰ کہ ان کے پاس حاضری دوں۔ میرے ساتھ جلدی کرو اور مجھے روک کر نہ رکھو معاملہ اس سے زیادہ آسان ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ غافل اور بے خبر نہ رہنا۔

ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت سے اس کے نفس کو نہ تشبیہ دی مگر ایک کنکری جس کو میں نے پانی میں ڈال دیا ہے اور وہ اس میں تہہ نشین ہو گئی ہے۔ربعی بن خراش کہتے ہیں کہ بے شک اس اُمت میں ایک ایسا آدمی ہوگا جو اپنی موت کے بعد کلام کرے گا۔
(حلیۃ الاولیاء ۴/۳٦۷)

عام قاعدہ وقانون سے استثنائی صورت میں مرنے کے بعد ایک تابعی کا کلام کرنا قدرت الٰہی کا تصرف ہے

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو ابن ابوالدنیا نے، ان کو سریج بن یونس نے، ان کو خالد بن نافع نے، ان کو علی بن عبیداللہ غطفانی نے اور حفص بن زید نے، ان دونوں نے کہا ابن حراش ہمارے پاس پہنچے تھے۔انہوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ کبھی نہیں ہنسیں گے، حتیٰ کہ وہ جان لیں کہ کیا وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں۔ وہ اسی حالت پر رہتے رہے۔ کسی نے بھی ان کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔

راوی نے آگے حدیث ذکر کی ہے، حدیث عبدالملک بن عمر کی طرح سوائے اس کے کہ اس نے یہ کہا ہے کہ یہ خبر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ سچ کہا ہے بنو عبس کے بھائی نے۔ میں نے سُنا تھا رسول اللہ ﷺ سے، فرما رہے تھے کہ میری اُمت کا ایک آدمی موت کے بعد کلام کرے گا وہ سب تابعین میں سے بہتر ہوگا۔

(۴) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سرّاج نے، ان کو مُطیّن نے، ان کو ابراہیم بن حسن تغلبی نے، ان کو شریک نے منصور سے، اس نے ربعی سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ربیع فوت ہو گئے تھے تو میں نے ان پر کپڑا ڈھک دیا تھا۔ وہ ہنس پڑے تو میں نے کہا، اے بھائی

کیا آپ موت کے بعد زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں (زندہ تو نہیں) لیکن میں اپنے ربّ سے ملا ہوں وہ مجھے ملے آرام وسکون کے ساتھ اور خوشبو بھرے ماحول کے ساتھ اور غیر غضبان یعنی خوش خوش چہرے کے ساتھ۔ میں نے پوچھا کہ تم نے آگے کا معاملہ کیسا دیکھا؟ اس نے بتایا کہ آسان ہے تم غفلت و بے خبری میں نہ پڑے رہنا یعنی کہتے ہیں کہ یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا، ربعی نے سچ کہا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا، فرما رہے تھے کہ میری اُمت میں سے وہ شخص بھی ہوگا جو موت کے بعد کلام کرے گا۔ (حلیۃ الاولیاء ۳۶۷/۴)

فائدہ : یہ کلام رسول اللہ ﷺ بتا رہا ہے کہ نہ یہ قاعدہ کلیہ ہے نہ ہی سارے مُردے اس طرح ہوتے ہیں بلکہ خبر دی کہ اسی وقت ایسا ایک آدمی بھی ہوگا۔ لہٰذا یہ سب کچھ ممکن ہے اور یہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمانے کا مقصد ہے کہ کوئی ایک شخص مرنے کے بعد کلام کرے گا۔ یہ سب کچھ اللہ کی قدرت ہے اس کا یہ قانون نہیں ہے بلکہ قانون تو وہی ہے جو پوری انسانیت میں کارفرما ہے۔

باب ۱۸۳

حضور ﷺ کا خبر دینا عذرآء ارض شام میں

مسلمانوں کے ایک گروہ کا ظلماً قتل ہونا اور حسب خبر واقعہ کا درست ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابن کثیر نے، ان کو ابن لہیعہ نے، ان کو حارث بن یزید نے، ان کو عبداللہ بن زریر غافقی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا علی بن ابوطالب ؓ سے، وہ کہتے ہیں اے اہل عراق عنقریب تم میں سے سات افراد مقام عذرآء میں قتل کئے جائیں گے۔ ان کی مثال اصحاب الاخدود جیسی ہوگی۔ چنانچہ حجر اور اس کے اصحاب قتل کئے گئے جن کا تذکرہ سورۃ البروج میں ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۲۲۵/۶۔۲۲۶۔معرفۃ تاریخ للفسوی ۳۲۱/۳)

یعقوب نے کہا ہے کہ ابونعیم نے کہا تھا کہ زیاد بن سمیّہ نے علی بن ابوطالب ؓ کا تذکرہ کیا تھا (نازیبا طریق سے) منبر پر۔ لہٰذا حجر نے کنکریوں کی مٹھی اُٹھا کر ان کی طرف پھینکی اور حاضرین نے بھی کنکر پھینکے زیاد کی طرف۔ لہٰذا زیاد نے لکھا معاویہ کی طرف یہ کہ حجر نے مجھے کنکریاں ماری ہیں جبکہ میں منبر پر تھا لہٰذا معاویہ نے زیاد کو لکھا کہ حجر کو میرے پاس پہنچادو۔ وہ جب دمشق کے قریب پہنچے تو معاویہ نے ان کے پاس نمائندہ بھیجا جو ان کو ملا مقام عذراء میں اس نمائندہ نے ان لوگوں کو قتل کر دیا۔

مصنف کہتے ہیں : میں کہتا ہوں کہ علی بن ابوطالب ؓ نہیں کہہ سکتے تھے مگر یہ کہ انہوں نے اس کو سُنا ہو رسول اللہ ﷺ سے، اور تحقیق مروی ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرسل اسناد کے ساتھ مرفوع طریقے سے۔ (حوالہ بالا)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حرملہ نے، ان کو خبر دی ابن وہب نے، ان کو ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ سیدہ نے فرمایا، آپ کو کس چیز نے اُبھارا اہل عذرآء کے قتل پر شد حجر کو اور اس کے صحاب کو۔ معاویہ نے بتایا کہ اُم المؤمنین میں نے ان لوگوں کے قتل کرنے کو اُمت کی صلاح اور بھلائی سمجھا تھا اور ان کی بقاء کو اُمت کے لئے فساد و خرابی گردانا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا فرما رہے تھے۔ عنقریب مقام عذرآء میں کچھ لوگ قتل کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے ناراض ہوگا اور آسمان بھی۔ (حوالہ بالا)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عمرو بن عاصم نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو علی بن زید نے، ان کو سعید بن میسب نے مروان بن حکم سے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ کے ساتھ سیدہ عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوا، اُم المؤمنین کے پاس۔ انہوں نے پوچھا کہ اے معاویہ! تم نے حجر کو اور اس کے اصحاب کو قتل کر دیا ہے۔ اور تم نے یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے۔ کیا آپ ڈرتے ہیں کہ میں تیرے خلاف ایک آدمی کو پوشیدہ کر دوں اور وہ تجھ کو قتل کر دے؟

معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں بلکہ میں امان اور محفوظ گھر میں ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا فرما رہے تھے کہ ایمان نے قید کر دیا ہے جکڑ دیا ہے، نفس کی خواہش کو مؤمن خواہش نفس سے نہیں چلتا۔ اے اُم المؤمنین کیسے ہو سکتا ہے میں تو ان کی دیگر حاجات پوری کرنے میں لگا ہوں اور آپ ان کے دیگر امور میں۔ وہ بولیں تم صالح ہو۔ معاویہ نے کہا آپ چھوڑ دیں مجھے اور حجر کو حتیٰ کہ ہم اپنے رب سے ملیں گے۔

(البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۲۶)

باب ۱۸۴

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنے اصحاب کے ایک گروہ کو کہ ان میں آخر میں مرنے والا آگ میں جائے گا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبداللہ بن معاذ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو شعبہ نے، ان کو ابوسلمہ نے، ان کو ابونضرہ نے ابوہریرہ سے، یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا دس آدمیوں سے جو آپ کے اصحاب میں سے ایک گھر میں تھے کہ تم میں سے آخر میں مرنے والا شخص آگ میں ہوگا۔ ان لوگوں میں سمرہ بن جندب بھی موجود تھے۔ ابونضرہ کہتے ہیں کہ سمرہ آخر میں مرنے والے تھے۔

اس کے راوی ثقہ ہیں، مگر ابونضرہ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

(المعرفۃ والتاریخ ۳/۳۵۶۔ سیر اعلام النبلاء ۳/۱۸۴ حدیث غریب ہے)

اور دوسرے طریق سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصول روایت بھی مروی ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو اسماعیل بن صفار نے، ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے، ان کو محمد بن ابوبکر نے، ان کو اسماعیل بن حکیم نے، ان کو یونس بن عبید نے حسن سے، اس نے انس بن حکیم ضبی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں گزر رہا تھا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا، اس نے مجھ سے کسی روش کے پوچھنے کی ابتداء نہ کی کہ وہ مجھ سے کچھ پوچھتے حتیٰ کہ انہوں نے مجھ سے سمرہ بن جندب کے بارے میں پوچھا۔ جب میں نے اس کو ان کے زندہ ہونے اور صحت مند ہونے کی خبر دی تو وہ خوش ہو گئے۔

پھر فرمایا کہ ہم لوگ دس افراد تھے ایک گھر میں اور رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہو گئے اور ہم لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کے بعد انہوں نے دروازے کی دونوں چوکھٹوں سے پکڑ کر فرمایا تم میں سے آخر میں مرنے والا آگ میں ہے۔ ہم میں سے آٹھ افراد مر چکے ہیں۔ آپ میرے اور اس کے سوا کوئی باقی نہیں رہا۔ پس مجھے کوئی شئ زیادہ محبوب نہیں ہے اس سے کہ میں موت کا ذائقہ چکھوں۔

(المعرفۃ والتاریخ ۳/۳۵۶۔ البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۲۷ انس بن حکیم مجہول ہے)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حجاج بن منہال نے، ان کو حماد بن علی بن زید نے اویس بن خالد سے۔

(علی بن جدعان کو ابن عیینہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ تاریخ کبیر ۶/۲۵۷۔ صغفاء کبیر ۳/۲۲۹۔ مجروحین ۲/۱۰۳۔ میزان ۳/۱۲۷)

وہ کہتے ہیں کہ میں جب ابومحذورہ کے پاس آتا تھا تو وہ مجھ سے سمرہ بن جندب کے بارے میں پوچھتے تھے اور جب میں سمرہ کے پاس آتا تھا تو وہ مجھ سے ابومحذورہ کے بارے میں پوچھتے تھے۔ میں نے ابومحذورہ سے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا جب آپ کے پاس آتا ہوں تو آپ مجھ سے سمرہ کے بارے میں پوچھتے ہیں اور جب میں سمرہ کے پاس جاتا ہوں تو وہ مجھ سے آپ کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

انہوں نے بتایا میں اور سمرہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ آئے اور فرمایا کہ تم میں سے آخر میں مرنے والا آگ میں ہوگا۔ پہلے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا پھر ابومحذورہ کا پھر سمرہ کا۔

اور روایت کیا گیا دوسرے طریق سے، اس میں ذکر کیا ہے عبداللہ بن عمرو نے ابومحذور رضی اللہ عنہ کے بدلے میں اور پہلی زیادہ صحیح ہے۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا ابن طاؤس سے اور دیگر سے۔ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سمرہ بن جندب اور ایک اور آدمی سے۔ ہم میں سے آخر میں مرنے والا آگ میں ہوگا۔ وہ تیسرا آدمی انتقال کر گیا تھا اور مدینے میں صرف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رہ گئے تھے۔ لہٰذا اگر کوئی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے غصے ہوتا تو کہتا کہ سمرہ بن جندب فوت ہوگیا ہے۔ یعنی جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سنتے تو بے ہوش ہو جاتے تھے۔ ان پر غشی طاری ہو جاتی۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے فوت ہو گئے تھے سمرہ سے۔ اور سمرہ نے بہت سے قتل کئے تھے۔

یہ روایت مرسل ہے۔ اور یہ ماقبل والی کی تائید کرتی ہے۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو عامر بن ابو عامر نے، وہ کہتے ہیں ہم لوگ یونس بن عبید کی مجلس میں تھے اصحاب الخز میں۔ انہوں نے کہا کہ دھرتی پر کوئی ایسا خطہ ارض نہیں جس پر اس قدر خون بہایا گیا ہو جس قدر اس پر بہایا گیا اور پہنچا گیا۔ ان کی مراد دارالامارت سے تھی۔ اس میں ستر ہزار انسانوں کو قتل کیا گیا تھا۔

یونس آئے میں نے اس سے کہا اے ابوعبداللہ! لوگ ایسے ایسے کہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ لوگ جو مقتول یا مقطوع کے درمیان ہیں، اس سے کہا گیا کہ یہ کس نے کیا اے ابوعبداللہ؟ انہوں نے کہا کہ زیاد نے اور ابن زیاد نے اور سمرہ نے۔ پوچھا گیا کہ کیوں؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہی مقدر تھا اس سے مفر نہیں تھا۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوعمرو بن سماک نے، ان کو حنبل بن اسحاق نے، ان کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے، ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے، ان کو ابوہلال نے، ان کو عبداللہ بن صبیح نے، ان کو محمد بن سیرین نے۔ وہ کہتے ہیں کہ سمرہ میرے علم کے مطابق عظیم امانت دار تھے، صدوق الحدیث تھے، سچی بات کہنے والے تھے، اسلام سے اور اہل اسلام سے محبت کرتے تھے۔

مصنف کہتے ہیں

اسی مذکورہ خوبی اور صحبت رسول اللہ ﷺ کی برکت سے ہم ان کے لئے امید کر سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے قول کے محقق اور ثابت ہو جانے کے باوجود بھی۔

بعض اہل علم کا قول

تحقیق بعض اہل علم نے کہا ہے کہ سمرہ کی موت واقع ہوئی تھی آگ کے اندر۔ لہٰذا اس طرح ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا قول پورا اور سچا ہو گیا تھا۔

لہٰذا احتمال ہے کہ وہ آگ میں داخل کیا جائے اپنے گناہوں کے بسبب اس کے بعد وہ اس سے نکال لیا جائے بعض شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کے ساتھ۔ واللہ اعلم

(۷) مجھے خبر پہنچی ہے ہلال بن علاء رقی سے یہ کہ عبداللہ بن معاویہ نے، ان کو حدیث بیان کی ہے ایک آدمی سے جس کا انہوں نے نام ذکر کیا تھا۔ اس نے کہا کہ سمرہ نے آگ کی چنگاری سلگائی تھی۔ اس کے گھر والے اس سے بے خبر تھے اور غافل تھے کس طرح اس کو آگ نے پکڑ لیا تھا جس سے یہ واقعہ ہو گیا تھا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۲۶۔۲۲۷۔ المعرفۃ والتاریخ ۳/۳۵۶)

باب ۱۸۵

حضور ﷺ کا حضرت عبداللہ بن سلام کے اسلام پر مرنے تک قائم رہنے کی خبر دینا۔ نیز یہ کہ وہ شہادت نہیں پائیں گے جیسے حضور ﷺ نے خبر دی تھی وہ اسلام پر فوت ہوئے تھے معاویہ بن ابوسفیان کے ابتدائی ایام میں ۴۳ھ میں

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے بغداد میں، ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو اسماعیل بن یوسف ازرق نے عبداللہ بن عون سے، اس نے محمد بن سیرین سے، اس نے قیس بن عباد سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مدینۃ الرسول کی مسجد میں بیٹھا تھا۔ ایک آدمی آیا اس کے چہرے پر خشوع کے آثار تھے۔ لوگوں نے کہا یہ آدمی ہے اصحاب الجنۃ میں سے۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص مسجد میں داخل ہوا، اس نے دو رکعتیں پڑھیں اس میں انہوں نے اختصار کیا۔ کہتے ہیں کہ جب وہ شخص باہر نکلا تو میں اس کے پیچھے چلا گیا حتیٰ کہ وہ اپنی منزل میں داخل ہو گیا، میں بھی اس کے ساتھ داخل ہو گیا۔

میں نے اس سے بات کرنا شروع کی۔ جب وہ مایوس ہو گئے تو میں نے اس سے کہا کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے ایسے ایسے کہا تھا۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ! کسی کے لئے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسی بات کرے جس کو وہ نہیں جانتا ہو۔ ابھی میں تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں،

میں نے عہد رسول میں ایک خواب دیکھا تھا، میں نے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تھا۔ میں نے دیکھا تھا گویا کہ میں ہرے بھرے باغ میں ہوں۔ ابن عون نے کہا انہوں نے اس کا سرسبز ہونا اور اس کی وسعت کو ذکر کیا۔ اور اس کے درمیان میں دیکھتا ہوں کہ ایک نیا ستون ہے جس کا نیچے والا حصہ زمین میں ہے اور اس کا اُوپر والا حصہ آسمان پر۔ اس کے اُوپر ایک کڑا ہے، مجھے کہا گیا کہ آپ اس ستون پر چڑھ جائیں، میں نے کہا میں تو چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

کہتے ہیں کہ منصف نکلا ابن عون کہتے ہیں منصف وصیف سے، کہتے ہیں کہ میرے کپڑے اُٹھائے گئے میرے پیچھے سے مجھے کہا گیا اس ستون پر چڑھ جائیے۔ کہتے ہیں کہ میں اس پر چڑھ گیا حتیٰ کہ میں نے مذکور کڑے کو پکڑ لیا ہے اتنے میں میں خواب سے بیدار ہو گیا اور وہ میرے ہاتھ میں تھا۔

صبح ہوئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے وہ خواب بیان کیا۔ حضور ﷺ نے تعبیر بتائی بہر حال باغ تو روضۃ الاسلام ہے (اسلام کا باغ)۔ بہرحال ستون بھی اسلام کا ستون مراد ہے، رہا کڑا وہ عروۃ الوثقیٰ ہے (مضبوط کڑا)۔ تم اسلام پر رہو گے حتیٰ کہ تمہارا انتقال ہو جائے گا۔ فرمایا کہ وہ عبداللہ بن سلام تھے۔

بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابن عون سے، اور حدیث خرشہ بن حُر میں مروی ہے عبداللہ بن سلام سے اس قصے میں۔

کہتے ہیں کہ پھر مجھے لایا گیا حتیٰ کہ مجھے پہاڑ پر لایا گیا، مجھے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جا، میں جب چڑھنے لگا تو میں گر گیا اپنی سرین پر۔ حتیٰ کہ میں نے بار بار چڑھنے کی کوشش کی۔ میں نے خواب جب حضور ﷺ کو بتایا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ بہر حال اس سے مراد شہداء کی منزل ہے تم اس کو نہیں پاسکو گے اور وہ اس کے مطابق جو ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالفضل بن ابراہیم نے، ان کو احمد بن سلمہ نے، ان کو اسحاق بن ابراہیم نے، ان کو خبر دی جریر نے اعمش سے، اس نے سلیمان بن محمد سے، اس نے خرشہ بن حُر سے طویل حدیث۔ میں نے اس کو ذکر کیا ہے مسلم نے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے۔ اور اس میں ایک اور معجزہ ہے اس حیثیت سے کہ آپ ﷺ نے خبر دی تھی کہ وہ شہادت کو نہیں پائیں گے لہٰذا وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فوت ہوئے مگر شہادت نہیں پائی۔

باب ۱۸۶

حضور ﷺ کا رافع بن حدیج رضی اللہ عنہ کی شہادت کے لئے گواہی دینا

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس گواہی کی سچائی کا ظہور ہونا

(۱) ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے، ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے، ان کو احمد بن محمد برتی قاضی نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو عمرو بن مرزوق واشجی نے، ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے یعنی ابن رافع نے اپنی دادی سے یہ کہ رافع بن حدیج نے تیر کھایا تھا۔

عمرو کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یوم اُحد میں یا یوم حنین میں تیر لگا تھا سینے پر پستان کی جگہ پر۔ وہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ! کیا میں تیر کھینچ لوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا، اے رافع اگر تم چاہو تو میں تیر کھینچ لیتا ہوں کیل سمیت پورے کا پورا، اور اگر تو چاہے تو میں تیر کھینچ لیتا ہوں کیل کو رہنے دیتا ہوں اس طرح میں قیامت کے دن تیرے لئے گواہی دوں گا کہ تو شہید ہے۔

اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ تیر کھینچ لیجئے اور اس کی کیل کو چھوڑ دیجئے اور میرے لئے قیامت میں گواہی دیجئے کہ میں شہید ہوں۔

کہتے ہیں کہ وہ اس کے بعد کی زندگی میں زندہ رہے حتیٰ کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کی قائم ہوئی وہ زخم کھل گیا جس کی وجہ سے وہ عصر کے بعد فوت ہو گئے تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۲۷)

☆☆☆

باب ۱۸۷

نبی کریم ﷺ کا ان فتنوں کے بارے میں خبر دینا

جو ساٹھ سال کے بعد ظہور پذیر ہوں گے قریش کے کم عمر لڑکوں سے

پھر ویسے ہی ہوا جیسے آپ ﷺ نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ ادیب نے، ان کو ابوبکر اسماعیل نے، ان کو خبر دی ابویعلیٰ نے، ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے (ح)۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے، ان کو ابواسامہ نے، ان کو شعبہ نے، ان کو ابوالتیاح نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اُمت کی ہلاکت ہوگی قریش کے لڑکوں کے سروں پر یا ان کے سامنے۔ ہم نے پوچھا کہ آپ ہمیں کیا حکم دیں گے؟ فرمایا کہ اگر لوگ ان سے علیحدہ ہوجائیں یا کاش کہ لوگ ان سے الگ ہوجائیں۔ یہ حدیث ہے ابومعمر کی اسماعیل بن ابراہیم سے۔

ابوبکر نے فرمایا کہ میری اُمت کو ہلاک کرے گا یہ قبیلہ قریش کا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبدالرحیم سے اس نے معمر سے۔

(بخاری۔ کتاب المناقب۔ حدیث ۳۶۰۴۔ فتح الباری ۶/۶۱۲۔ مسلم۔ کتاب الفتن ص ۲۲۳۶)

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن جعفر نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو روح نے، ان کو ابواُمیہ نے، ان کو عمرو بن یحییٰ بن سعید بن العاص نے اپنے دادا سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مروان کے ساتھ تھا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔ میں نے ابوہریرہ سے سُنا وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا انہوں نے فرمایا میری اُمت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھ پر ہوگی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں چاہوں تو ان کے نام ذکر کردوں بنوفلاں بنوفلاں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں احمد بن محمد مکی سے اس نے عمر بن یحییٰ سے۔ (بخاری۔ کتاب المناقب۔ حدیث ۳۶۰۵۔ فتح الباری ۶/۶۱۲)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبدالرحمٰن مقری نے حیوۃ سے، اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن اسحاق خزاعی نے مکہ مکرمہ میں، ان کو عبداللہ بن احمد بن زکریا بن ابومسرہ نے، ان کو عبداللہ بن مقری نے، ان کو حیوۃ نے، ان کو بشر بن ابوعمرو خولانی نے، یہ کہ ولید بن قیس تجیبی نے، اس نے خبر دی ہے کہ اس نے سُنا ابوسعید خدری سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا تھا رسول اللہ ﷺ سے، انہوں نے یہ آیت تلاوت کی تھی:

فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ ۔ (ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے تھے)

فرمایا کہ ساٹھ سال بعد خلف ہوں گے (ناخلف بُرے جانشین) نماز کو ضائع کریں گے اور شہوات وخواہشات نفس کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پس عنقریب وہ وادی غیّ میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد ناخلف ہوں گے قرآن پڑھیں گے وہ ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔ قرآن پڑھیں گے تین طرح کے لوگ، مؤمن، منافق اور فاجر۔

بشیر نے کہا کہ میں نے ولید سے کہا کہ یوں تینوں کی حقیقت کیا ہوگی۔ فرمایا:

(۱) منافق تو کفر والا ہوگا قرآن کے ساتھ۔

(۲) فاجر اس کے ذریعے مال کھائے گا۔

(۳) اور مؤمن اس کے ساتھ ایمان رکھنے والا ہوگا۔

یہ الفاظ ہیں حدیث ابوعبداللہ کے۔ اور حدیث قطان مختصر ہے قولہ یلقون غیّا تک۔ تحقیق مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو اس تاریخ کو مؤکد کرتی ہے۔ (مسند احمد ۳/ ۳۸۔۳۹۔ البدایۃ والنہایۃ ۶/ ۲۲۸)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے امن کو بحال کرنے اور قائم رکھنے کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کی تائید کی

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو ابواُسامہ نے مجالد سے، اس نے عامر سے، وہ کہتے ہیں کہ جب علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس لوٹے تو انہوں نے فرمایا:

یا ایھاالناس لا تکر ھوا امارۃ معاویۃ فانہ لو فقد تموہ لقد رأیتم الروؤس تنزو من کواھلھا الحنظل

اے لوگو! تم لوگ حضرت معاویہ کی امارۃ وحکومت کو ناپسندہ یا بُرا نہ سمجھو۔ بے شک حال یہ ہے کہ اگر تم ان کو گنوا بیٹھے گُم کر بیٹھے تو تم یہ دیکھو گے کہ انسانی سر اور کھوپڑی کندھوں سے ایسے گریں گی اندرائن (کوڑتمین) اپنی بیل سے ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے ہیں۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ان کے والد نے، ان کو ابن جابر نے، ان کو عمیر بن ہانی نے کہ اس نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے بازار میں شام کی اور وہ کہتے رہے تھے، اے اللہ مجھے نہ پاسکے ساٹھواں سال۔ تمہارے اُوپر افسوس ہے۔ تم لوگ معاویہ کی کنپٹیوں سے پکڑ کو روک لو۔ اللہ! مجھ کو نہ پاسکے بچوں کی امارت وحکومت۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/ ۲۲۹)

وہ دونوں سوائے اس کے نہیں کہتے ہیں مثل اس شئ کے جس کو انہوں نے سُنا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن عباس مؤدب نے، ان کو ہوذہ بن خلیفہ نے، ان کو عوف نے، ابوخلدہ سے، اس نے ابوالعالیہ سے، وہ کہتے ہیں کہ جب یزید بن ابوسفیان شام میں امیر تھے لوگوں نے جہاد کیا اور انہوں نے غنیمت حاصل کی اور سلامتی میں رہے۔ ان کی غنیمت میں ایک لڑکی تھی جو انتہائی نفیس اور عمدہ تھی، وہ کسی ایک مسلمان مجاہد کے حصے میں آ گئی تھی۔ یزید بن ابوسفیان نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور اس سے اس کو چھین لیا اور ابوذر ان دنوں شام میں تھے۔

کہتے ہیں اس آدمی نے ابوذر سے فریاد کی یزید بن سفیان کے خلاف وہ اس کے ساتھ یزید کے پاس چلے گئے۔ انہوں نے جا کر یزید بن ابوسفیان سے کہا کہ آپ اس کی لڑکی اس کو واپس کر دیں۔ تین بار کہا۔ خبردار! اللہ کی قسم اگر تم نے ایسا کیا۔ البتہ تحقیق میں نے سُنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمارہے تھے۔ بے شک پہلا شخص جو میری سنت اور طریق کو تبدیل کرے گا وہ بنواُمیہ میں سے ہوگا۔ اس کے بعد وہ اس سے واپس لوٹ

آئے۔اس کے بعد یزید بن ابوسفیان اس کے پیچھے گیا اس نے کہا کہ میں تجھے اللہ کی قسم کے ساتھ تذکرہ کرتا ہوں کہ کیا وہ میں ہی ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔لہٰذا اس نے اس آدمی کو اس کی لڑکی واپس کردی۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۲۹)

ابن کثیر نے البدایہ میں اس کو نقل کیا ہے مصنف سے اور کہا ہے کہ یہ روایت منقطع ہے ابوالعالیہ کے اور ابوذر کے درمیان۔

مصنف فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یزید بن سفیان شام کے ملک میں سیدنا ابوبکر اور عمر کے ایامِ خلافت میں لشکروں کے امیر تھے لیکن اس کے نام سے موسوم زیادہ احتمال ہے کہ وہ یزید بن معاویہ ہو۔ واللہ اعلم۔

اس اسناد میں ارسال ہے ابوالعالیہ کے اور ابوذر کے درمیان۔

(۷) تحقیق روایت کی ہے ایک اور طریق سے جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، اس کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبدالرحمٰن بن عمرو حرانی نے، ان کو محمد بن سلیمان نے، ان کو ابوغنیم بعلبکی نے ہشام بن الغاز سے، اس نے مکحول سے، اس نے ابوثعلبہ خشنی سے، اس نے ابوعبیدہ بن جراح نے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ رہے گا یہ امر (خلافت وامارت اسلامی کا) اعتدال پذیر عدل وانصاف پر قائم۔حتیٰ کہ کرخنہ خلل ڈالے اس میں ایک آمی بنوامیہ میں سے۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۲۲۹)

تحیشہ از محشی کتاب ہذا ڈاکٹر عبدالمعطی قلعجی بحوالہ البدایہ والنہایہ

از علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

یزید بن معاویہ کے بارے میں لوگ کئی اقسام پر ہیں۔ وضاحت

مذکورہ روایت پر (ابن معاویہ کے حوالے سے) ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ ۶/۲۲۹ پر گرفت کی ہے۔ کہتے ہیں کہ لوگ یزید بن معاویہ کے بارے میں کئی اقسام پر ہیں۔

۱۔ بعض تو وہ ہیں جو اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کو زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ وہ اہلِ شام کی ایک جماعت ہے ناصبوں میں سے۔

۲۔ بہر حال روافض وہ اس پر طعن تشنیع کرتے ہیں اور اس کی برائی کرتے ہیں اور اس پر بہت سارے جھوٹ اور افتراء باندھتے ہیں جو کہ اس کے اندر نہیں تھے۔ اور ان میں سے بہت سارے تو اس کو زندیق و بے دین ہونے کی تہمت لگاتے ہیں حالانکہ وہ ایسا نہیں تھا۔

۳۔ ایک جماعت وہ ہے جو نہ تو اس سے محبت کرتے ہیں نہ ہی اس کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ نہ تو وہ زندیق یا بے دین تھا جیسے رافضی اس کو کہتے ہیں البتہ وہ امور جو اس کے زمانے میں واقع ہوئے تھے ہولناک حوادث۔ اور امور قبیحہ شنیعہ ناپسندیدہ ان میں سے انتہائی مکروہ اور ناپسندیدہ وہ واقعہ ہے جو حضرت سیدنا حسین بن علی ﷺ کے ساتھ کربلا میں پیش آیا لیکن وہ اس کے علم میں نہیں تھا نہ اس کی مرضی سے ہوا تھا۔ شاید کہ وہ اس پر نہ ہی خوش اور راضی ہوا۔ یہ انتہائی ناپسندیدہ ترین امور میں سے تھا۔ اسی طرح ایک واقعہ حرہ امور قبیحہ میں سے تھا مدینۃ الرسول میں۔ علاوہ ازیں ہم انشاء اللہ اس پر کلام کریں گے جب ہم تاریخ میں وہاں تک پہنچیں گے۔

☆☆☆

باب ۱۸۸

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنے نواسے ابو عبداللہ حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے کی پھر ایسے ہی ہوا جیسے آپ ﷺ نے خبر دی تھی اور اس موقع پر جو کرامات ظاہر ہوئیں جو دلالت کرتی تھیں ان کے نانا کی نبوّت کی صحت پر۔ علیہ السلام

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے۔ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو خالد بن مخلد نے، ان کو موسیٰ بن یعقوب نے، ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابو وقاص سے، اس نے عبداللہ بن وہب بن زمعہ نے۔ وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی اُم سلمہ نے یہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن نیند کرنے کے لئے لیٹے۔ جب جاگے تو وہ پریشان تھے۔ پھر لیٹ گئے اور سو گئے۔ پھر جاگے تو وہ حیران و پریشان تھے مگر پہلی بار سے کم پریشان تھے۔ پھر لیٹ گئے اور پھر جاگے تو ان کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی تھی۔ اس کو اُلٹ پلٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یہ کیسی مٹی ہے یا رسول اللہ (ﷺ) ؟ فرمایا کہ مجھے خبر دی ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہ یہ قتل کیا جائے گا سرزمین عراق پر۔ حضرت حسین کے بارے میں فرمایا میں نے کہا اے جبرئیل مجھے اس سرزمین کی مٹی دکھائیں جہاں وہ قتل ہوں گے پس یہ وہی مٹی ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/ ۲۳۰)

موسیٰ جہنی اس کی متابع لائے ہیں، صالح بن زید نخعی سے، اس نے اُم سلمہ سے اور اَبان سے، اس نے شہر بن خوشب سے، اس نے اُم سلمہ سے۔

بی بی اُمّ فضل کا خواب ظاہر میں بُرا مگر حقیقت میں اچھا

(۲) ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی جوہری نے بغداد میں، ان کو ابوالاحوص محمد بن ہیثم قاضی نے، ان کو محمد بن مصعب نے، ان کو اوزاعی نے، ان کو ابو عمار شداد بن عبداللہ بن اُم الفضل بنت حارث نے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئیں اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ! میں نے آج رات بُرا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا دیکھا ہے؟ کہنے لگی کہ وہ بہت ہی بُرا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟

کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بچے کو جنم دے گی انشاء اللہ لڑکا ہوگا اور وہ تری گود میں ہوگا۔ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔ لہٰذا وہ میری گود میں آیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور میں بچے کو حضور ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ اس کے بعد میری توجہ ذرا سی مبذول ہوگئی۔ پھر جو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں آنسو ٹپکا رہی تھیں۔ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی میرے ماں باپ آپ کے اُوپر قربان جائیں آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے خبر دی کہ میری اُمت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کردے گی۔ میں نے کہا کہ اس کو فرمایا کہ جی ہاں! وہ میرے پاس اس جگہ کی مٹی میں سے سرخ رنگ کی مٹی بھی لائے تھے۔

(۳) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ، ان کو احمد بن عبید صفار نے ، ان کو بشر بن موسیٰ نے ، ان کو عبدالصمد یعنی ابن حسان نے ، ان کو عمارہ یعنی ابن زاذان نے ثابت بنانی سے ، اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ۔ وہ کہتے ہیں بارش برسانے والے فرشتے نے اجازت طلب کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کے لئے ، اس کو اجازت دے دی گئی ۔ حضور ﷺ نے اُم سلمہ سے پوچھا دروازے کی حفاظت ونگرانی کرنا کہ کوئی ایک داخل نہ ہونے پائے ۔ لہٰذا حسین بن علی رضی اللہ عنہ آئے ۔ وہ کود کر اندر داخل ہو گئے اور حضور ﷺ کے کندھے پر جا بیٹھے ۔ فرشتے نے پوچھا کیا آپ اس کو محبت کرتے ہیں ؟ حضور ﷺ نے بتایا کہ جی ہاں ۔ اس نے کہا کہ بے شک تیری اُمت اس کو قتل کر دے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں جہاں یہ قتل کیا جائے گا ۔ کہتے ہیں کہ اس نے اپنا ہاتھ مارا اور حضور ﷺ کو سرخ مٹی لا کر دکھا دی ام سلمہ نے اس کو لے لیا اور اس کو ایک کپڑے کے کونے میں باندھ دیا لہٰذا ہم لوگ سنتے تھے کہ وہ کربلا میں قتل کئے جائیں گے ۔ (مسند احمد ۳/۲۴۲-۳/۲۶۵)

اسی طرح روایت کیا ہے شیبان بن فروخ نے عمارہ بن زاذان سے ۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے یہ کہ ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ نے ان کو خبر دی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی نے ، ان کو سعید بن ابومریم نے اور مجھے خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے یہ کہ ابومحمد بن زیاد سمذی نے ، ان کو خبر دی ان کو حدیث بیان کی محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ، ان کو احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی نے ، ان کو سعید نے ، وہ ابن الحکم بن ابومریم ہے ۔ وہ کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی یحییٰ بن ایوب نے ، ان کو حدیث بیان کی ابن غزیہ نے وہ عمارہ ہیں ۔ اس نے محمد بن ابراہیم سے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ۔

وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ایک بالا خانہ تھا ۔ حضور ﷺ جب جبرائیل علیہ السلام سے ملنے کا ارادہ کرتے تھے اس میں ملتے تھے ۔ ایک دن حضور ﷺ اس پر چڑھ گئے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ان کی طرف نہ جھانکے ۔ کہتے ہیں کہ اُوپر کی سیڑھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں سے تھی ۔

حسین بن علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اُوپر کو چڑھ گئے ، ان کو معلوم نہ ہو سکا حتیٰ کہ وہ بالا خانے میں پہنچ گئے ۔ جبرائیل علیہ السلام نے پوچھا یہ کون ہے ؟ فرمایا یہ میرا بیٹا ہے ۔ حضور ﷺ نے اس کو پکڑ کر اپنی ران پر بٹھا لیا ۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا عنقریب اس کو آپ کی اُمت قتل کرے گی ۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ میری اُمت ؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں ! اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس سرزمین کی خبر دوں جس میں وہ قتل کئے جائیں گے ۔ جبرائیل علیہ السلام نے مقام الطّف عراق کی طرف اشارہ کیا اور انہوں نے سُرخ مٹی وہاں سے لے لی اور حضور ﷺ کو وہ مٹی دکھا دی ۔ (مسند احمد ۶/۲۹۴)

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن ایوب نے عمارہ بن غزیہ سے مرسل روایت کے طور پر اور اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن ابو یحییٰ نے عمارہ سے بطور موصول روایت کے ، اس نے ابوسلمہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو عراق جانے سے منع کرنا اوران کا فکر انگیز مکالمہ

(۵) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائینی نے ، ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ، ان کو محمد بن عبدالملک بن رنجویہ نے ، ان کو خبر دی شبابہ بن سوار نے ، ان کو یحییٰ بن سالم اسدی نے ۔ وہ کہتے ہیں میں نے سُنا شعبی سے ، وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مدینے میں آئے ، انہیں یہ خبر دی گئی کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ عراق کی طرف روانہ ہو گئے ہیں ۔ لہٰذا وہ مدینے سے دو یا تین رات کی مسافت پر پیچھے سے جا کر ان کو ملے ، انہوں نے جا کر پوچھا کہ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں ؟ انہوں نے بتایا کہ عراق جانا ہے ۔

ان کے ساتھ عراق والوں کے خطوط تھے اور دستاویزات تھیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے منع کیا کہ آپ ان کے پاس نہ جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ میرے پاس یہ ان کے خطوط ہیں اور ان لوگوں کے بیعت نامے ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا تھا انہوں نے آخرت کو ترجیح دی تھی۔ دنیا کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے جسم کے ٹکڑے ہو، اللہ کی قسم تم میں سے کوئی ایک بھی اس کے ساتھ نہیں جڑ سکے گا کبھی بھی۔ اللہ نے اس دنیا کو تم لوگوں سے اسی لئے ہٹا دیا ہے۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ لہٰذا تم لوگ واپس لوٹ چلو۔

حضرت حسینؓ نے کہا کہ یہ ان لوگوں کے خطوط میں بیعت ہیں اور بیعت نامے ہیں۔ کہتے ہیں ان کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے گلے لگالیا اور کہا کہ میں تجھے اللہ کی امان میں دیتا ہوں مقتول ہونے سے۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی محمد مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو عمار بن ابوعمار نے یہ کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تھا ایک دن دوپہر کے وقت کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ہیں، غبار آلود چہرہ ہے، ان کے ہاتھ میں ایک بوتل ہے اس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ حسین کا اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں آج تک اس کو اٹھا تا رہا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں اس وقت کو شمار کیا تو اسی وقت حضرت حسین اسی دن قتل ہوئے تھے۔ (مسند احمد ۱/۲۴۲،۲۸۳۔ البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۳۱)

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو اُم شوق عبدیہ نے، وہ کہتی ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے نضرہ ازدیہ نے، وہ کہتی ہیں جب حضرت حسین بن علیؓ قتل کئے گئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی میں اور ہر شئی خون سے بھری ہوگئی۔

(۸) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو حماد بن زید نے معمر سے۔ کہتے ہیں کہ پہلی بات جو پہچانی گئی زہری کی کہ انہوں نے کلام کیا تھا ولید بن عبدالملک کی مجلس میں۔ ولید نے پوچھا تھا تم میں سے کون جانتا ہے، جس دن حضرت حسین بن علیؓ قتل کئے گئے۔ اس نے بتایا بیت المقدس کے پتھروں نے کیا کہا تھا؟ زہری نے کیا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ تازہ خون پایا جاتا تھا۔

(۹) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو اسماعیل بن خلیل نے، ان کو علی بن مسہر نے۔ وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی میری دادی نے، وہ کہتی ہیں میں امام حسینؓ کے قتل کے وقت نوجوان لڑکی تھی اس وقت آسمان خون کی صورت میں ہوگیا تھا۔

(۱۰) ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، ان کو خبر دی عبداللہ نے، ان کو یعقوب نے، ان کو ابوبکر حمیدی نے، ان کو سفیان نے، ان کو میری دادی نے، وہ کہتی ہیں میں نے ورس اور پیلے رنگ کو دیکھا کہ وہ راکھ بن چکا تھا اور میں نے گوشت کو دیکھا اس میں آگ تھی جس دن امام حسینؓ قتل ہوئے۔

(۱۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن نے، ان کو خبر دی عبداللہ نے، ان کو یعقوب نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو حمید بن مرّہ نے، وہ کہتے ہیں کہ لوگ لشکر حسینی میں ایک اُونٹ پر پہنچے جس دن وہ قتل ہوئے تھے۔ انہوں نے اُونٹ کو ذبح کیا اور اس کو پکایا تو وہ اندرائن کی طرح کڑوا ہوگیا۔ جس کو وہ حلق سے نیچے ذرّہ بھر بھی نہ اُتار سکے۔

یہ روایات مبالغہ آمیز ہیں جو روایت ودرایت کے اصول کے خلاف ہیں۔ اہل علم نے اپنے اپنے مقام پر ان کو رد کر دیا ہے۔ مترجم

☆☆☆

باب ۱۸۹

حضور ﷺ کا اہل حَرّہ کے قتل کی خبر دینا پھر ویسے ہی ہوا جیسے انہوں نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن محمد بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابراہیم بن منذر نے، ان کو ابن فلیح نے اپنے والد سے، اس نے ایوب بن عبدالرحمن سے، اس نے ایوب بن بشر معافری سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ سفروں میں سے کسی سفر میں نکلے۔ جب آپ حرہ زہرہ میں سے گزرے تو ٹھہر گئے اور آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ یہ بات ساتھ والوں کی سمجھ میں نہ آئی۔ لہٰذا اچھا نہ سمجھا۔ انہوں نے یہ گمان کیا یہ بات ان کے سفر کے معاملے میں ہے لہٰذا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ! کیا کیفیت ہے جو آپ نے دیکھی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بہرحال یہ معاملہ ہمارے اس سفر سے متعلق نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس حرہ میں میری اُمت کے پسندیدہ اور اہم ترین صحابہ قتل کئے جائیں گے۔

یہ روایت مرسل ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۳۳۔ تاریخ الفسوی ۳/۳۲۷)

تحقیق روایت کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کتاب کی ایک تاویل وتشریح کے بارے میں جو اس واقعہ کی تائید کرتا ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابن وہاب نے کہا کہ جریر نے کہا ہے ہمیں حدیث بیان کی ثور بن زید نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں آیت کی تاویل آئی ہے ساٹھ سال پورے ہونے پر۔

ولو دخلت علیهم من اقطارها ثم سئلوا الفتنه لآتوها

(سورۃ احزاب : آیت ۱۴)

اگر (زوجین) مدینہ سے ان پر آداخل ہوں پھر ان سے خانہ جنگی کے لئے کہا جائے تو فوراً کرنے لگیں گے اور اس کے لئے یہ بہت ہی کم توقف کریں گے۔ فرمایا کہ اس کا مطلب ہے لاعطوھا اس کو عطا کریں گے۔ یعنی ادخل بنوحارثہ کا اہل شام کو اہل مدینہ پر۔

(المعرفۃ والتاریخ ۳/۳۲۷۔ البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۳۳)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، وہ کہتے ہیں میں نے سُنا ابن عفیر سے، وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی بن افلیح نے یہ کہ ابوعمر بن حفص بن مغیرہ وفد کی صورت میں یزید کے پاس آیا۔ اس نے اس کا اکرام کیا اور احسن طریقے سے اس کو انعام دیا۔ وہ جب مدینے میں واپس آئے تو منبر کے پہلو میں کھڑے ہوگئے، ویسے بھی پسندیدہ انسان تھے نیک تھے۔

کہا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میرا اکرام کیا جائے۔ اللہ کی قسم البتہ میں نے دیکھا ہے یزید بن معاویہ کو نشے میں نماز ترک کردیتا ہے۔ لہٰذا لوگوں نے اس کے معزول کرنے پر اتفاق کرلیا مدینے میں اور اس کی بیعت توڑ دی ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۳۴)

یعقوب کہتے ہیں : کہ میں نے سُنا سعید بن کثیر بن عفیر انصاری سے، وہ کہتے ہیں پھر یوم حرہّ میں قتل کئے گئے تھے عبداللہ بن زید مازنی، معقل بن سنان اشجعی اور قتل کئے گئے تھے معاذ بن حارث قاری اور قتل کئے گئے تھے عبداللہ بن حنظلہ بن ابو عامر۔

یعقوب کہتے ہیں : ہمیں بیان کی محمد بن یحییٰ بن اسماعیل نے، ان کو خبر دی ابن وہب نے، وہ کہتے ہیں کہ کہا مالک بن انس نے۔ وہ کہتے ہیں کہ قتل کئے گئے تھے یوم حرہّ والے دن۔ سات سو آدمی حامل قرآن سے (یعنی قراء حضرات تھے)۔ میں نے گمان کیا ہے کہ انہوں نے کہا تین ان میں سے اصحاب رسول تھے اور یہ واقعہ خلافت یزید میں ہوا تھا۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، ان کو خبر دی عبداللہ نے، ان کو یعقوب نے، ان کو ابن عثمان نے، ان کو عبداللہ بن مبارک نے، ان کو جریر بن حازم نے، وہ کہتے ہیں میں نے سُنا حسن سے۔ وہ کہتے ہیں جب یوم حرہ ہوا اہل مدینہ قتل کئے گئے حتیٰ کہ قریب تھا کہ کوئی بھی زندہ نہ رہا۔ جو لوگ مارے گئے ان میں زینب ربیبہ رسول کے دو بیٹے تھے۔ جریر کہتے ہیں وہ دونوں عبداللہ بن زمعہ بن اسود کے بیٹے تھے۔
(المعرفۃ والتاریخ ۳/۳۲۶۔ البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۳۴)

یعقوب فرماتے ہیں : ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے لیث بن سعد سے، وہ کہتے ہیں کہ حرہ کا واقعہ بدھ کے دن ہوا تھا ماہ ذوالحجہ کے تین دن باقی تھے ۶۳ھ میں۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو یوسف بن موسیٰ نے، ان کو جریر نے مغیرہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسرف بن عقبہ نے مدینہ پر غارت گری کی تھی تین دن تک، مغیرہ نے گمان کیا ہے کہ اس واقعے میں ایک ہزار کنواری لڑکیوں کے ساتھ بدکاری کی گئی تھی۔ یہ مسرف بن عقبہ وہ ہے جو قتال اہل حرہ میں آیا تھا۔ سوائے اس کے نہیں کہ اس کا نام مسرف اس لئے رکھا گیا تھا بوجہ اس کے اسراف کرنے کے قتل میں اور ظلم میں۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۳۴)

باب ۱۹۰

حضور ﷺ کا قیس بن خرشہ کے بارے میں یہ خبر دینا
جب اس نے کہا تھا اللہ کی قسم میں آپ سے بیعت نہیں کروں گا کسی چیز کے بارے ہیں مگر میں اس کو پورا بھی کروں گا اس شرط پر کہ کوئی بشر ان کو نقصان نہیں پہنچائے گا لہٰذا ایسا ہی ہوا جیسے انہوں نے فرمایا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے، ان کو فضل بن محمد بیہقی نے، ان کو ابوصالح نے، وہ عبداللہ بن صالح تھے۔ وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی حرملہ بن عمران نے، اس نے یزید بن ابوحبیب سے کہ اس نے سُنا اس کو حدیث بیان کرتے تھے محمد بن یزید بن ابوزیاد ثقفی سے، وہ کہتے ہیں کہ قیس بن خرشہ اور کعب دونوں ساتھی بن گئے تھے۔

جب وہ دونوں صفین میں پہنچے قیس ٹھہر گئے پھر ایک ساعت تک انہوں نے دیکھا کہ اس خطے پر اس قدر زیادہ مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا تھا جو کسی خطہ زمین پر اس جیسا نہیں بہایا گیا تھا۔ لہٰذا قیس غضب ناک ہو گئے تھے۔ کہنے لگے آپ کیا کہتے ہیں اے ابواسحاق یہ کیا ہو رہا ہے؟

یہ تو بے شک اس غیب میں سے ہے جس کے ساتھ اللہ نے ترجیح دی ہے۔کعب نے کہا کہ دہرتی کا کوئی چپہ انچ نہیں ہے مگر وہ مکتوب ہے تورات میں۔ اللہ نے جس کو موسیٰ پر اُتارا ہے۔ جو کچھ اُس زمین پر ہوگا اور اس سے قیامت تک جو کچھ نکلے گا۔ انہوں نے محمد بن یزید سے کہا اور قیس بن خرشہ سے۔ ایک آدمی نے قیس سے کہا اور کیا آپ اس کو نہیں پہچانتے ؟

انہوں نے کہا کہ قیس بن خرشہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، میں آپ کے ساتھ بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر جو کچھ اللہ کی طرف سے آیا ہے اور اس شرط پر کہ میں سچ اور حق کہوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے قیس قریب ہے کہ زمانہ آپ کے ساتھ طویل ہو جائے اور یہ کہ میرے بعد وہ شخص تیرا حاکم بن جائے کہ تو یہ نہ کہہ سکے حق ان کے ساتھ ہے۔ قیس نے کہا اللہ کی قسم میں آپ کے ساتھ کسی شئ پر بیعت نہیں کروں گا مگر صرف اسی بات پر جس کو میں پورا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت آپ کو کوئی بشر نقصان نہیں پہنچائے گا۔

قیس بن خرشہ کا عبید بن زیاد کے ساتھ مکالمہ اور موت

قیس بن خرشہ زیاد بن ابوسفیان اور اس کے بیٹے عبید اللہ بن زیاد کے عیب نکالتا تھا، اس بات کی خبر عبید اللہ بن زیاد کو پہنچ گئی۔ اس نے قیس کو پیغام بھیج کر طلب کر لیا اور پوچھا کہ تم وہی ہو جو اللہ تعالیٰ پر اور اللہ کے رسول پر افتراء باندھتے ہو؟ قیس نے جواب دیا کہ نہیں اگر آپ چاہیں تو آپ کو بتا سکتا ہوں کہ کون اللہ پر اور اللہ کے رسول پر افتراء کرتے ہیں وہ وہ ہے جس نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ ابن زیاد نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ س نے کہا وہ آپ ہیں اور آپ کے والد ہیں اور وہ ہے جس نے تم دونوں کو امیر مقرر کیا ہے۔

قیس نے پوچھا کہ میرا افتراء کیا ہے جو میں نے اللہ پر افتراء باندھا ہے۔ عبید اللہ نے بتایا کہ اے قیس تم کہتے ہو کہ تجھ کو بشر ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ قیس نے جواب دیا جی ہاں۔ عبید اللہ بن زیاد نے کہا البتہ تم ضرور آج کے دن جان لو گے کہ تم نے یہ جھوٹ کہا ہے۔ لے آؤ بھائی میرے پاس سزا دینے والے کو اور آکر اس کو عذاب دو۔ کہتے ہیں کہ قیس یہ سُن کر ایک طرف ہٹے اور اسی وقت مر گئے۔

(البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۳۵)

ابن زیاد دیکھتے رہ گئے کہ قیس کا انتقال بھی ہو گیا اور ہر بشر کے نقصان پہنچانے سے بچ گئے اور رسول اللہ ﷺ کا ان کے ساتھ کیا ہوا عہد پورا ہو گیا۔ ایک طرف یہ حضور ﷺ کی نبوت کی سچائی ہے تو دوسری طرف حضرت قیس کی کرامت۔ (از مترجم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی دعا اور زیاد کی طاعون سے موت

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبد اللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سعید بن اسد نے، ان کو حمزہ نے، ان کو ابن شوذب نے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ زیاد نے حضرت معاویہ کی طرف لکھا ہے کہ میں نے عراق کو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ ضبط کر لیا ہے۔ اب میں فارغ ہوں، وہ ان سے درخواست کر رہے تھے کہ آپ مجھے حجاز کا اور عرض کا حکمران بنا دیں یعنی یمامہ اور بحرین کا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا ان علاقوں کا حکمران بننا پسند نہ آیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی حکومت میں اور ماتحتی میں رہنا پسند نہ کیا۔ اور انہوں نے دعا کی، اے اللہ بے شک تو کرتا ہے قتل میں کفارہ جس کے لئے تو چاہے اپنی مخلوق میں سے تو بس پھر تو موت دے دے ابن سمیہ (زیاد کو) نہ کہ قتل۔ کہتے ہیں اسی وقت زیاد کو اس کے انگوٹھے پر طاعون کا وبائی دانہ نکلا، اس پر ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ بس وہ مر گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی موت کی خبر پہنچی تو فرمایا اپنے انجام کو پہنچ جا تو اے ابن سُمیہ نہ تو تیرے لئے دنیا ہی باقی رہی اور نہ آخرت کو پایا تم نے

☆☆☆

باب ۱۹۱

حضور ﷺ کا خبر دینا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بینائی آخر عمر میں چلی جائے گی اور اس کو علم عطا کیا جائے گا پھر ویسے ہی ہوا جیسے آپ نے فرمایا تھا

(۱) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ، ان کو احمد بن عبید صفار نے ، ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ، ان کو ابراہیم بن حمزہ زبیری نے ، ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ، ثور بن زید دیلی سے ، اس نے موسیٰ بن میسرہ سے کہ بعض اولاد عبداللہ نے مکے کے راستے پر ان کے ساتھ سفر کیا۔ اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تھا کسی حاجت کے لئے۔ اس نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے پاس اس وقت کوئی اور آدمی موجود تھا ، لہٰذا عبداللہ واپس لوٹ آیا ان کے ساتھ کلام نہیں کیا اس لئے کہ جو آدمی موجود تھا اس کا حضور کے سامنے اپنا مقام تھا۔

لہٰذا اس کے بعد عباس رضی اللہ عنہ خود ملے رسول اللہ ﷺ سے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو آپ کے پاس بھیجا تھا ، اس نے دیکھا کہ آپ کے پاس کوئی آدمی تھا لہٰذا اس نے آپ کے ساتھ بات کرنے کی ہمت نہ پائی ، لہٰذا واپس لوٹ گیا تھا۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ وہ واپس چلا گیا تھا؟ عباس نے بتایا کہ جی ہاں! حضور نے فرمایا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کون آدمی تھا؟ وہ آدمی جبرائیل تھا علیہ السلام۔ فوت نہیں ہوں گے حتیٰ کہ ان کی بینائی چلی جائے گی اور ان کو علم عطا کیا جائے گا۔ (مجمع الزوائد ۲۷۶/۹)

باب ۱۹۲

حضور ﷺ کا خبر دینا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے مرض سے صحت یاب ہو جائیں گے اس کے بعد وہ نابینا ہو جائیں گے پھر ویسے ہی ہوا جیسے آپ نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن محمد ابن عبداللہ سراج نے ، ان کو قاسم بن غانم نے ، ان کو ابن حمویہ الطّویل نے ، ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ، ان کو اُمیہ بن بسطام نے ، ان کو معتمر نے ، ان کو بناتہ بنت برید بن یزید نے حماد سے ، اس نے انیسہ بنت زید بن ارقم سے ، اس نے اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم ﷺ زید پر داخل ہوئے ان کی عیادت کرنے کے لئے اس کی بیماری سے جو اس کو لاحق تھی۔

حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تیرے اُوپر تیرے اسی مرض سے کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن اس وقت کیا حال ہوگا تیرا کہ میرے بعد تجھے لمبی زندگی ملے گی اور تم نابینا ہو جاؤ گے۔ فرمایا کہ اس وقت صبر کرنا اور ثواب طلب کرنے کی نیت رکھنا (یا اس سے کہا کہ میں ایسا کروں گا) حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کرنے سے تو جنت میں داخل ہو جائے گا بغیر حساب و کتاب کے۔

کہتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد وہ نابینا ہو گئے تھے۔ پھر اللہ نے ان کی بینائی لوٹا دی تھی اس کے بعد وہ فوت ہوئے تھے۔

میں نے اسی طرح پایا ہے اس کو اپنی کتاب میں اور وہ عورت کہ بنانہ بنت بریدتھی اس نے روایت کی ہے حمادہ سے۔

باب ۱۹۳

حضور ﷺ کا خبر دینا اس شخص کے بارے میں

جو آپ کے بعد ہوگا کذابوں میں سے اور آپ کا اشارہ کرنا اس کی طرف جو ان میں سے ہوگا قبیلہ ثقیف سے۔ پھر ایسے ہی ہوا جیسے آپ نے فرمایا تھا

تیس دجال کذابوں کی آمد کی پیشن گوئی

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حسین بن حسن محمد غضائری نے بغداد میں، ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے، ان کو ابو قلابہ نے، ان کو وہب بن جریر نے، ان کو شعبہ نے سماک بن حرب سے، اس نے جابر بن سمرہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، بے شک قیامت سے پہلے تیس کذاب دجال آئیں گے۔ ہر ایک ان میں سے یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے۔ (مسلم۔ کتاب الفتن ص ۴/۲۲۳۹۔ بخاری۔ کتاب المناقب۔ مسلم ص ۲۲۳۹۔۲۲۴۰)

اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابو ہریرہ ؓ سے نبی کریم ﷺ سے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابو سعد احمد بن محمد مالینی نے، ان کو خبر دی ابو احمد بن عدی حافظ نے، ان کو خبر دی ابو یعلی موصلی نے، ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے، ان کو محمد بن حسن اسدی نے، ان کو شریک نے ابو اسحاق سے، اس نے عبداللہ بن زبیر سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس کذاب نکلیں گے۔

ان کو میں نے مسیلمہ سے، اور اسود عنسی، اور مختار بھی ہیں اور قبائل عرب میں بدترین بنو اُمیہ، بنو حنیف اور بنو ثقیف ہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ بنو اُمیہ کو بُرا کہنے والی بات صحیح حدیث میں نہیں ہے۔ یہ مخصوص فرقے کی وضع کردہ روایات ہیں، حالانکہ اسلام میں بنو اُمیہ کا دور اسلامی فتوحات کے حوالے سے ہو یا اسلامی سرحدوں کی وسعت کے حوالے سے، ہر اعتبار سے سنہری دور تھا۔ مترجم

ابو احمد نے کہا ہے: اس روایت کو میں نہیں جانتا کہ اس کو روایت کیا ہے شریک سے۔ مگر محمد بن حسن اسدی نے اور اس کی بہت ساری مفرد روایات ہیں، یا تفردات ہیں، ثقات لوگوں نے بھی اس سے روایات لی ہیں۔ میں اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

مصنف فرماتے ہیں: کہ اس کی روایت کردہ حدیث جو مختار ثقفی ابو عبد ثقفی مغیرہ کے بارے میں اس کے لئے صحیح شواہد موجود ہیں۔

مذکورہ روایات کے شواہد: ان میں سے ایک وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابو داؤد طیالسی نے، ان کو اسود بن شیبان نے، ان کو ابو نوفل بن ابو عقرب نے اسماء بنت

ابوبکر سے کہ اس نے کہا ہے حجاج بن یوسف سے، بہر حال یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے ثقیف کے بارے میں کہ کذاب اور مہلک ہوگا۔ بہرحال کذاب کی جہاں تک بات ہے اس کو تو ہم دیکھ چکے ہیں۔ باقی رہا مبیر ومہلک میں نہیں خیال کرتا تجھ کو مگر صرف وہی۔

مسلم نے ان کو نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے اسود بن شیبان سے۔ (مسلم۔کتاب فضائل الصحابہ ص ۱۸۷)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو ابوالعباس بن محمد یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد نے، ان کو عبیداللہ بن زبیر حمیدی مکی نے، ان کو سفیان بن عیینہ نے، ان کو ابوالمحیا نے اپنی ماں سے۔ وہ کہتی ہیں کہ حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دیا تو حجاج داخل ہوا اسماء بنت ابوبکر پر (یعنی عبداللہ بن زبیر کی ماں کے پاس) اس نے کہا، اے اماں جان! بے شک امیر المؤمنین نے مجھے ان کے بارے میں حکم دیا ہے کیا آپ کی کوئی حاجت ہے؟ بی بی اسماء نے کہا کہ میں تیری ماں نہیں ہوں بلکہ گھاٹی ثنیہ کے اُوپر صلیب چڑھائے جانے کی ماں ہوں۔ میری کوئی حاجت نہیں ہے۔ بلکہ تو انتظار کر میں تجھے حدیث بیان کروں گی رسول اللہ ﷺ سے جو میں نے ان سے سُنی تھی۔

فرمایا تھا کہ قبیلہ ثقیف سے ایک کذاب ہلاک کرنے والا نکلے گا۔ کذاب تو ہم پہلے دیکھ چکے ہیں اور رہا مبیر مہلک وہ تو ہی ہے۔ حجاج نے جواب میں کہا کہ میں مبیر المنافقین ہوں۔ منافقوں کو ہلاک کرنے والا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۳۵)

(۴) ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد طیالسی نے، ان کو شریک نے ابوعلوان عبداللہ بن عصمہ سے، اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے، بے شک بنو ثقیف میں کذاب ہوگا اور ہلاک کرنے والا (مبیر)

تابعین کی جماعت کی شہادت مختار بن عبید کے خلاف

تحقیق اکابر تابعین کی ایک جماعت نے شہادت دی ہے مختار بن ابوعبید کے خلاف بسبب اس کے کہ وہ بد باطن تھا (یا باطنیت پسند تھا)۔ اور ان میں سے بعض نے خبر دی ہے کہ وہ منجملہ کذابوں میں سے تھا جن کے بارے میں حضور ﷺ نے خبر دی ہے اپنے بعد کی۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے، ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد طیالسی نے، ان کو مرّہ بن خالد نے عبدالملک بن عمیر سے، ان کو رفاعہ بن شداد سے، وہ کہتے ہیں کہ میں مختار کذاب (ثقفی) کے بارے میں دل میں نفرت وناپسندیدگی رکھتا تھا۔

ایک دن میں اس کے پاس داخل ہوا، اس نے کہا تم داخل ہوئے ہو حالانکہ جبرائیل ابھی ابھی اُٹھ کر جارہے ہیں اس کرسی سے۔ رفاعہ کہتے ہیں میں نے یہ سُنتے ہی تلوار کے دستے کی طرف ہاتھ مارا تاکہ میں اس کو قتل کر دوں۔ مگر مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو عمرو بن حمق خزاعی نے مجھے بیان کی تھی یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس وقت کوئی آدمی کسی آدمی کو اس خون پر امان دیتا ہے پھر اس کو قتل کر دیتا ہے تو قیامت کے دن اس کے لئے غداری کا جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ لہٰذا یہ یاد کر کے میں نے اس کو قتل کرنے سے ہاتھ روک لیا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۳۷)

(۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے، ان کو زائدہ نے سُدی سے، اس نے رفاعہ قتبانی سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے مختار بن عبید کے سر پر تلوار رسید کی ہی تھی اس دن جب اس سے سُنا تھا، وہ کہہ رہا تھا کہ ابھی جبرائیل اسی قالین سے اُٹھ کر گئے ہیں۔ میں نے چاہا کہ اس پر اپنی تلوار سونت کر اس کی گردن ماردوں، لہٰذا میں نے وہ حدیث یاد کی جو مجھ کو بیان کی گئی تھی۔ عمرو بن حمق خزاعی نے کہ نبی کریم ﷺ سے سُنا، وہ فرمارہے تھے جو شخص کسی آدمی کو اس کے نفس پر امان دے پھر اس کو قتل کر دے تو میں قاتل سے بَری ہوں اگرچہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔ لہٰذا میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے سفیان ثوری نے اور اسباط بن نصر نے اور دیگر نے اسماعیل بن عبدالرحمن سدی سے۔

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوبکر حمیدی نے، ان کو سفیان بن عیینہ نے، ان کو مجالد نے شعبی سے، وہ کہتے ہیں اہل بصرہ کو پیچھے کر دیا اور میں ان پر غالب آ گیا اہل کوفہ کے ساتھ اور احنف خاموش تھا، کلام نہیں کر رہا تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ میں ان پر غالب آ گیا ہوں اس نے اپنا غلام بھیجا، وہ ایک خط لے کر آیا، اس نے مجھ سے کہا آپ ٹھہریں میں اس کو پڑھ لوں اور میں نے اس کو پڑھ لیا۔ اس میں مختار کی طرف سے اس کی طرف لکھا ہوا تھا کہ میں نبی ہوں۔ کہتے ہیں کہ احنف نے کہا ہمارے اندر انس جیسا کہاں سے آ گیا ہے۔ (البدایة والنہایة ۶/ ۲۳۷)

ہم نے روایت کی ہے یحیٰی بن سعید سے، اس نے مجالد سے، اس نے شعبی سے، وہ قصہ جو کتاب میں تھا اس کے موضوع نے کہ جس میں وہ قرآن کے ساتھ معارضہ ومناظرہ کر رہا تھا۔ وباللّٰہ العصمة

مختار ثقفی کا دعوائے نبوت کرنا

(۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن جعفر عدل نے، ان کو یحیٰی بن محمد نے، ان کو عبیداللہ بن معاذ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو شعبہ نے عمرو بن مرّہ سے، اس نے سُنا مرّہ یعنی ہمدانی سے، وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قرآن میں سے کوئی نہیں حرف ہو، یا کہا تھا کہ کوئی آیت۔ عمرو نے شک کیا ہے، مگر اس کے ساتھ کسی نہ کسی قوم نے عمل کیا ہے، بہ کہا تھا یا بھا تھا، یا عنقریب اس پر عمل کریں گے۔ مرّہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ آیت پڑھی :

ومن اظلم ممن افترىٰ على اللّٰه كذبا اوقال اوحى الى ولم يوح اليه شئ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللّٰه

(مفہوم) اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ کا افتراء باندھے۔ یا یوں کہا تھا میری طرف وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ اس کی طرف کوئی شئی وحی نہ کی گئی ہو اور جو شخص کہے کہ عنقریب میں بھی اس جیسی وحی اُتاروں گا مثل اس کی جو اللہ نے اُتاری ہے۔

میں نے پوچھا کہ اس پر کس نے عمل کیا ہے؟ (یعنی تا حال کسی نے نہیں کیا)۔ حتیٰ کہ تھا مختار بن عبید جس نے یہ بکواس بھی کر ڈالی۔ عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے اس میں جو وہ پوچھے گئے تھے وحی سے اور موضوع سے متعلق سائلین کا مقصد وہ تھا جو مختار نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کی طرف وحی آتی ہے، نیز یہ کہ اس کے پاس ایک کتاب جس کا نام ہے الموضوع۔ اس کا قصہ طویل ہے، یہ مقام اس کا متحمل نہیں ہے۔

(۹) ہمیں خبر دی علی روذباری نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو عبداللہ بن جراح نے جریر سے، اس نے مغیرہ سے، اس نے ابراہیم سے، وہ کہتے ہیں کہ عبید سلمانی نے کہا تھا نبی کریم سے روایت کرتے ہوئے کذابوں کے آنے کے بارے میں۔ ابراہیم نے کہا میں نے ان سے کہا کیا آپ اس کو ان میں سے سمجھتے ہیں یعنی مختار کو؟ عبیدہ نے کہا وہ تو سرداروں میں سے ہے یعنی ان کا سرغنہ ہے۔

باب ۱۹۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مُبیر (مہلک) کی خبر دینا جو قبیلہ ثقیف میں سے آئے گا

اور اللہ تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو سچا بنانا حجاج بن یوسف ثقفی کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہمیں اور جمیع مسلمانوں کی مغفرت فرمائے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب اور ابوعمرو بن ابوجعفر نے، ان دونوں کو اسود بن شیبان نے ابونوفل سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو دیکھا مدینہ کی عقبہ پر (یہ مکہ میں عقبہ ہے)۔ کہتے ہیں کہ قریش اس پر گزرتے اور دیگر لوگ بھی

حتیٰ کہ اس پر گزرے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو گزرتے ہوئے ٹھہر گئے اور بولے السلام علیك ابا خبیب، السلام علیك ابا خبیب ، تمہارے اُوپر سلامتی ہو، ابوخبیب تمہارے اُوپر سلامتی ہو ابوخبیب۔

میں نے تو تمہیں اللہ کی قسم منع کیا تھا اس بات سے، بہرحال میں نے تمہیں منع کیا تھا اس کام سے۔خبردار میں نے تمہیں منع کیا تھا اس سے۔ خبردار اللہ کی قسم اگرچہ تم میرے علم کے مطابق اللہ کی قسم بہت روزہ رکھنے والے، بہت زیادہ قیام کرنے والے تھے۔ بہت زیادہ صلہ رحمی کرنے والے۔خبردار اللہ کی قسم البتہ وہ اُمت تو جس کا سب سے بڑا شر تھا البتہ اُمت خیر سے ہے۔

اس کے بعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے، لہٰذا حجاج کو عبداللہ کا یہاں ٹھہرنا معلوم ہو گیا اور اس کا قول کرنا بھی۔اس نے ان کے پاس نمائندہ بھیجا۔ وہ پہنچے تو ان کو ان کے اُونٹ سے اُتار کر یہودیوں کی قبروں میں پھینک دیا گیا۔اس کے بعد اس نے ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر کے پاس نمائندہ بھیجا، اس نے حجاج کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔اس نے دوبارہ نمائندہ بھیجا کہ تم آجاؤ ورنہ ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تجھے تیرے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر لے آئے گا۔

کہتے ہیں بی بی اسماء بنت ابوبکر نے جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں تیرے پاس نہیں آؤں گی یہاں تک کہ تم میرے پاس ایسے کو بھیجو جو میرے بالوں سے گھسیٹ کر مجھے لے جائے۔

کہتے ہیں کہ حجاج نے کہا میری جوتی مجھے دکھاؤ، اس نے جوتی پیروں میں لی اور اتراتا ہوا خود چلا گیا اسماء بنت ابوبکر کے پاس پہنچا، بولا تم میرے بارے میں کیا سمجھتی ہو، جو کچھ میں نے کیا ہے اللہ کے دشمن کے ساتھ؟ بی بی اسماء نے کہا میں تجھے دیکھتی ہوں یہ تم نے اس کی دنیا برباد کر دی ہے اور اس نے تیری عاقبت برباد کر دی ہے۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس کو کہا کرتے تھے اے ذات النطاقین کے بیٹے۔سنو اللہ کی قسم میں واقعی النطاقین ہوں۔ اللہ کی قسم میں واقعی ذات النطاقین ہوں۔ اللہ کی قسم میں ذات النطاقین ہوں۔ ایک ٹکڑے کے ساتھ میں نے رسول اللہ ﷺ اور اپنے والد کا کھانا باندھا تھا اور دوسرا حصہ میں نے خود استعمال کیا تھا جو ایک عورت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔خبردار ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی کہ بنوثقیف کے اندر ایک کذاب پیدا ہوگا ہم اس کو دیکھ چکے ہیں۔اور فرمایا کہ ایک مبیر (ہلاکندہ) میں وہ خصوصاً تجھے خیال کرتی ہوں۔

کہتے ہیں کہ حجاج ان کے ہاں سے اُٹھ کر چلے گئے اور واپس ان کے پاس نہ آئے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عقبہ بن مکرم سے۔(مسلم۔کتاب فضائل الصحابۃ۔حدیث ۲۲۹ ص ۴/۱۹۷۱۔۱۹۷۲)

اور اس حدیث کے کئی اور طرق ہیں اسماء بنت ابوبکر سے۔

اور روایت کی گئی ابن عمر سے اس نے نبی کریم ﷺ سے۔اور امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پھر امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُمت محمدیہ کو حجاج بن یوسف کی حالت کے بارے میں انتباہ کیا تھا اور اس کے پیدا ہونے اور آنے کے بارے میں دونوں نے خبر دی تھی ان دونوں نے یہ انتباہ کیا تھا بلکہ حضور ﷺ سے اطلاع پا کر ہی کیا تھا۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوالیمان نے، ان کو جریر نے (ح)۔اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالنضر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، وہ کہتے ہیں میں نے پڑھی ابوالیمان کے ساتھ یہ کہ جریر بن عثمان نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمن بن میسرہ بن ازہر سے۔ اس نے ابوعذبہ حمصی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا چار میں سے میں چوتھا تھا۔

ہم لوگ شام کے ملک سے حج کرنے آئے تھے۔ہم ان کے پاس بیٹھے تھے اچانک ان کے پاس ایک آنے والا آیا عراق سے۔اس نے ان کو خبر دی کہ اہل عراق نے اپنے امام کو آگ میں جھونک دیا۔ وہ سابق امام کی جگہ ان کے پاس آیا تھا اس کو بھی انہوں نے جھونک دیا تھا۔

حضرت عمرؓ ناراض ہوکر نماز کی طرف نکلے، اس خبر نے ان کو نماز میں ملوادیا۔ اس کے بعد وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، انہوں نے پوچھا کہ کون ہے یہاں پر اہل شام میں سے۔ لہٰذا میں کھڑا ہوگیا اور میرے ساتھی بھی اور انہوں نے فرمایا، اے اہل شام تم لوگ تیاری کرو اہل عراق کے لئے شیطان نے ان میں انڈے دیئے ہیں اور وہ بچے نکل چکے ہیں۔

اس کے بعد فرمایا: اے اللہ! ان لوگوں نے مجھ پر تلبیس کی ہے (معاملہ خلط ملط کیا ہے) لہٰذا تو بھی ان میں تلبیس کر۔ اے اللہ! جلدی کر ان کے لئے۔ ثقفی لڑکے جوان میں فیصلے کریں جاہلیت کے فیصلے نہ ان میں سے محسن کی نیکی کو مانے اور نہ ہی ان کے گنہگار سے تجاوز اور درگزر کرے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۲۳۶/۶)

دارمی نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ ابوالیمان نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے جان لیا تھا کہ حجاج لامحالہ ظاہر ہونے والا ہے جب لوگوں نے ان کو ناراض کیا تھا تو انہوں نے ان کے عقوبت خانہ کو جلدی مانگ لیا جوان کے لئے لازمی تھے۔

حضرت عثمان نے کہا اور میں نے اس کے لئے کہا کہ یہ براہین میں سے ایک ہے حجاج کے معاملہ میں، انہوں نے کہا کہ تم نے سچ کہا ہے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوصالح عبداللہ بن سالم نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے معاویہ بن صالح نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالنضر نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو عبداللہ بن صالح نے یہ کہ معاویہ بن سالم نے اس کو حدیث بیان کی شریح میں عبید سے، اس نے ابوعذبہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا عمر بن خطابؓ کے پاس اور ان کو خبر دی کہ اہل عراق نے اپنے امیر کو آگ میں جھونک دیا ہے۔

چنانچہ وہ انتہائی شدید غصے میں آئے، ہم لوگوں کو نماز پڑھائی اس میں وہ بھول گئے حتیٰ کہ لوگوں نے سبحان اللہ، سبحان اللہ کہنا شروع کیا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کون یہاں پر موجود ہے اہل شام میں سے؟ لہٰذا ایک آدمی کھڑا ہوگیا پھر دوسرا کھڑا ہوگیا پھر میں کھڑا ہوگیا۔ تیسرا او چوتھا میں تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اہل شام تم لوگ تیار ہو جاؤ، اہل عراق کے لئے تیاری کرو کہ شیطان نے ان میں انڈے دیئے اور بچے نکالے ہیں۔ اے اللہ! بے شک ان لوگوں نے مجھ پر تلبیس کی ہے تو بھی ان پر معاملہ خلط ملط کردے اور ان پر جلدی کر ثقفی لڑکے کے ساتھ جوان پر فیصلے کرے جاہلیت کے فیصلے جو نہ تو ان کے محسن و نیک کی بات مقبول کرے نہ ان کے بد کو چھوڑے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۲۳۷/۶)

عثمان بن سعید دارمی نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اس نے ابن لہیعہ نے اس کی مثل۔ وہ کہتے ہیں کہ حجاج اس دن پیدا نہیں ہوا تھا۔

(۳) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن علی صغانی نے مکہ میں۔ ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عباد نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو جعفر بن سلیمان نے مالک بن دینار سے، اس نے حسن سے۔ وہ کہتے ہیں حضرت علیؓ نے کہا تھا اہل کوفہ سے، اے اللہ! جیسے میں نے ان کو امین سمجھا ہے اور انہوں نے میرے ساتھ خیانت کی ہے، میں نے جیسے ان کے ساتھ خیر خواہی کی ہے اور انہوں نے میرے ساتھ کھوٹ اور بدباطنی کی ہے تو تو ان پر ثقیف کا جوان مسلط فرما انتہائی کمزور، انتہائی مائل ہونے والا جو اس کی ہریالی کو کھاجائے اور بوستین کو خود پہن لے اور اس میں خود ہی فیصلے کرے جاہلیت کے فیصلے۔

کہتے ہیں کہ حضرت حسن معزول کئے گئے تو اس دن حجاج پیدا نہیں ہوا تھا۔ (ابن کثیر ۲۳۸/۶۔ حدیث منقطع ہے)

(۴) ہمیں خبر دی صالح بن ابوطاہر عنبری نے، ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے، ان کو محمد بن نصر جارودی نے، ان کو یعقوب بن ابراہیم دورقی نے، ان کو معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے، اس نے ایوب سے، اس نے مالک بن اوس بن حدثان سے، اس نے حضرت علیؓ سے

کہ اس نے کہا ہے نوجوان ہذیل امیر مصر وہاں کی پوستین پہن لے گا وہاں کی ہریالی کو کھا جائے گا، وہاں کے اشراف کو قتل کر دے گا، جس سے خوف شدت ہو جائے گا بے خوابی کثیر ہو جائے گی، اللہ اس کو مسلط کرے گا اس کے گروہوں پر۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۳۸)

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے، ان کو سعید بن مسعود نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو عوام بن حوشب نے، ان کو خبر دی حبیب بن ابوثابت نے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا تھا ایک آدمی البتہ ہمارا تو انتقال ہو جائے گا حتیٰ کہ تم ایک جوان کو تم پاؤ گے ثقیف میں سے۔ ان سے کہا گیا اے امیر المؤمنین! یہ ثقیف کا جوان کیا ہے؟ فرمایا اس سے کہا جائے گا قیامت کے دن، ہماری طرف سے بھی جہنم کے کونوں میں سے ایک کونے کو سنبھال لیجئے۔ وہ ایک ایسا آدمی ہوگا جو بیس سال کا ہوگا یا بیس سے کچھ اُوپر ہوگا مگر وہ اللہ کی کوئی نافرمانی نہیں چھوڑے گا سب کا ارتکاب کرے گا۔ حتیٰ کہ اگر صرف ایک اللہ کی نافرمانی اور گناہ باقی رہ جائے اور اس کے اور گناہ درمیان دروازہ بند ہو تو وہ اس کو توڑ کر اس گناہ کا ارتکاب کرے گا جو اس کی اطاعت کرے اس سے اس کو قتل کرے گا جو نافرمانی کرے گا۔ (حوالہ بالا)

مصنف کہتے ہیں : میں کہتا ہوں کہ حجاج بن یوسف ۷۱ھ میں مکہ میں گیا اور اس نے ابن زبیر ﷺ کا محاصرہ کیا۔ اس کے بعد ابن زبیر ۷۳ھ میں قتل کر دیئے گئے۔ اور حجاج خود ۹۵ھ میں وفات پا گیا۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے، ان کو ابوحاتم رازی نے، ان کو عبداللہ بن یوسف بن تنیسی نے، ان کو ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ غسانی نے، وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ اگر ہر اُمت اپنا اپنا خبیث ترین انسان لے آئے اور ہم صرف حجاج کو لے آئیں تو ہم ان سب سے جیت جائیں گے۔

(۷) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو احمد بن یعقوب ثقفی نے، ان کو محمد بن عبداللہ حضرمی نے، ان کو احمد بن عمران اخنسی نے، ان کو ابوبکر بن عباس نے عاصم بن ابونجود سے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی کوئی حرمت باقی نہیں رہی مگر اس کو حجاج نے ضائع کیا۔

(۸) ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سُلمی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو خبر دی معمر نے، ان کو ابن طاؤس نے، وہ کہتے ہیں ایک آدمی میرے والد کے پاس آیا، اس نے کہا کہ حجاج بن یوسف مر گیا ہے اے ابو عبدالرحمن۔ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا روکے رکھو اپنے نفسوں کو توقف کرو بند کر لی ہے آدمی نے اپنی زبان اپنے اُوپر اور جان لیا ہے جو کچھ کہتا ہے۔ آنے والے نے کہا اے ابوعبدالرحمن یہ بات سامنے آگئی ہے کہ یہ عورتیں وافد بن سلمہ ہیں جنہوں نے اپنے بال پھیلا لئے ہیں اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے ہیں اور اس پر نوحے کر رہی ہیں۔ اس نے پوچھا کیا واقعی انہوں نے ایسا ہی کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ جی ہاں ایسا ہی کیا ہے۔ انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی :

فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للّٰہ ربّ العالمین ۔ (سورۃ انعام : آیت ۴۵)

ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی جنہوں نے ظلم کیا تھا۔ اللہ رب العالمین کا شکر ہے۔

فائدہ : اہل تحقیق علماء اسماء الرجال نے لکھا ہے کہ یزید بن معاویہ، مختار ثقفی اور حجاج بن یوسف وغیرہ لوگوں کے بارے میں مذمت کی جو روایات ہیں وہ منکر اور من گھڑت ہیں۔

☆☆☆

باب ۱۹۵

ا۔ حضور ﷺ کا خبر دینا اس شر کے بارے میں جو خیر کے بعد ہوگا۔
۲۔ پھر خبر دینا اس خیر کی جو مذکورہ شر کے بعد آئے گی۔
۳۔ پھر شر کی خبر دینا جو مذکورہ خیر کے بعد آئے گی۔
۴۔ اور عمر بن عبدالعزیزؒ کے بارے میں خبر دینے کا استدلال۔
۵۔ حضور ﷺ کا اشارہ کرنا عمر بن عبدالعزیزؒ کے عدل وانصاف کی طرف اپنی حکومت میں۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن سہل نے، ان کو داود بن رُشید نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے بشر بن عبید اللہ حضرمی سے، اس نے ابوادریس خولانی سے کہ اس نے سُنا حذیفہ بن یمان سے، وہ کہتے ہیں کہ لوگ پوچھتے تھے رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں اور میں ان سے پوچھتا رہتا تھا شر کے بارے میں۔ اس خوف کے مارے کہ کہیں مجھے کوئی شر نہ پہنچ جائے۔

ایک دن میں نے کہا یا رسول اللہ! ہم لوگ جاہلیت میں تھے اور شر میں تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پاس یہ اسلام (ایمان والی) چیز لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر بھی ہوگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا جی ہاں! ہوگا۔ تو میں نے پوچھا اس میں کوئی خیر بھی ہوگی؟ حضور ﷺ نے فرمایا جی ہاں، مگر اس میں دخن ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ اس کا دخن کیا ہوگا؟ فرمایا کہ ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت اور طریقوں کو چھوڑ کر دوسرے طریقے اپنائیں گے اور میری سیرت کو چھوڑ کر اور لوگوں کی سیرتوں پر عمل کریں گے۔ ان میں سے بعض کو تم پہچانو گے اور بعض کو تم نہیں پہچانو گے۔

میں نے پوچھا یا رسول اللہ! دخن ملی خیر کے بعد، کیا کوئی اور شر بھی ہوگا؟ فرمایا کہ جی ہاں! جہنم کے دروازوں پر داعی ہوں گے جو شخص ان کی بات مان کر ان کی طرف جائے گا وہ اس کو جہنم میں پھینک دیں گے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی میرے لئے آپ ان (داعیان ابواب جہنم کی) صفت اور پہچان بیان فرمائیے۔ فرمایا جی ہاں! وہ ایک ایسی قوم ہوں گے جو ہمارے عقل مندوں میں سے ہوں گے اور ہماری زبانوں سے کلام کریں گے۔

کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں اگر وہ وقت مجھے پالے؟ فرمایا کہ تم مسلمانوں کی جماعت لازم پکڑے رہنا اور ان کے امام وحکمران کو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اگر مسلمانوں کی جماعت ہی نہ ہو اور نہ امام ہو؟ فرمایا کہ تم لازماً ان تمام فرقوں سے الگ ہو جانا۔ اگرچہ تو درخت کی جڑ کو منہ میں لے کر پڑا رہے حتیٰ کہ تجھے موت پالے اور تو اسی حالت پر ہو۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں حدیث ولید بن مسلم سے۔ (بخاری۔ کتاب المناقب۔ مسلم۔ کتاب الامارۃ ص ۱۴۷۵)

(اسلام ایمان والی) خیر کے بعد شر ہوگا سے مراد ہے اسلام کے بعد مرتد ہونا

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن ولید بن ضرب بن مزید نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے، وہ کہتے ہیں امام اوزاعی سے حدیث حذیفہ والی حدیث کی تفسیر وتشریح پوچھی گئی کہ جب حذیفہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس شر کے بارے میں پوچھا تھا جو اس چیز کے بعد ہوگا۔ امام اوزاعی نے فرمایا اس سے مراد ردت ہے یعنی مرتد ہونا جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ہوا تھا۔

امام اوزاعی نے فرمایا : اور حضرت حذیفہ کے اس سوال میں، کیا اس شر کے بعد کوئی خیر ہوگی حضور ﷺ نے فرمایا ہوگی اس میں دخن ہوگی۔ اوزاعی نے کہا کہ اس خیر سے مراد جماعت ہے اور ان کے حکمرانوں میں وہ ہوں گے تم جس کی سیرت کو پہچانو گے۔ اور وہ بھی جن کی سیرت کا تم انکار کرو گے۔ اوزاعی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ قتال کرنے سے منع کیا جب تک وہ نماز پڑھیں۔ (البدایة والنہایة ۶/ ۲۳۸)

(۳) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورکؒ نے، ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد طیالسی نے، ان کو داود واسطی نے، کہتے ہیں کہ وہ ثقہ آدمی تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا تھا حبیب بن سالم سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا تھا نعمان بن بشیر بن سعد سے اس حدیث میں جس کو اس نے ذکر کیا ہے، کہتے ہیں کہ ابوثعلبہ آئے انہوں نے کہا اے بشیر بن سعد کیا آپ امراء کے بارے میں کوئی حدیث رسول یاد رکھتے ہیں؟ حضرت حذیفہ بشیر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو حذیفہ نے کہا میں حضور ﷺ کا خطبہ یاد کئے ہوئے ہوں۔ لہٰذا ابوثعلبہ بیٹھ گئے اور حذیفہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا بے شک تم لوگ عہد نبوت میں جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ نبوۃ رہے گی پھر وہ اس کو اُٹھالے گا جب چاہے گا۔

اس کے بعد خلافت ہوگی مگر نبوت کے طریق پر ہوگی، وہ رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ رہے۔ پھر اللہ اس کو بھی اُٹھالے گا جب چاہے گا، اس کے بعد جبر کی یعنی زبردستی کی حکومت ہوگی وہ بھی رہے گی کہ جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ رہے، پھر اللہ اس کو اُٹھالے گا جب چاہے گا اس کو اُٹھانا۔ اس کے بعد پھر دوسری بار بھی خلافت علی منہاج النبوۃ ہوگی۔ (حوالہ بالا)

کہتے ہیں کہ پس آگئے عمر یعنی ابن عبدالعزیز پر اور ان کے ساتھ یزید بن نعمان۔ میں نے ان کی طرف لکھا، میں نے ان سے اس حدیث کو ذکر کیا اور میں نے ان کی طرف لکھا کہ میں امید کرتا ہوں کہ ہوگا امیر المؤمنین جبریت کے بعد۔ کہتے ہیں کہ یزید بن نعمان نے خط لے لیا اور اس کو عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس پہنچا دیا۔ وہ اس کو دیکھ کر خوش ہوئے اور اس کو بہت پسند آیا۔ (حوالہ بالا)

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوحامد احمد بن علی مقری نے، ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے، ان کو احمد بن ابراہیم نے، ان کو عفان بن مسلم نے، ان کو عثمان بن عبدالحمید بن لاحق نے جویریہ بن اسماء سے، اس نے نافع سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا بے شک میری اولاد سے ایک آدمی ہوگا اس کے چہرے پر نشان ہوگا۔ وہ زمین انصاف سے بھر دے گا۔ نافع نے کہا کہ ان کے قبیلے سے ہوگا۔ میں نہیں گمان کرتا اس کو مگر عمر بن عبدالعزیزؒ۔ (البدایة والنہایة ۶/ ۲۳۹)

(۵) ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری سے، ان کو ابوبکر محمد بن مہرویہ بن عباس بن اسنان رازی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی تھی محمد بن ایوب کے سامنے۔ میں نے کہا تمہیں خبر دی ہے عثمان بن طالوت نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو مبارک بن فضالہ نے عبیداللہ بن عمر سے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کثرت سے فرماتے تھے کاش کہ میری زندگی رہتی اس شخص کے آنے تک جو اولاد عمر بن خطاب ؓ سے ہوگا، اس کے چہرے پر علامت ہوگی وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ پس ابن ایوب کو حکم دیا حدیث روایت کرنے کا۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی مقری نے، ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے تاریخ میں، ان کو احمد بن ابراہیم دورقی نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ نے، ان کو عبداللہ بن دینار نے، وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر نے کہا تھا کتنی حیرانی کی بات ہے یعنی خوش کن بات ہے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ دنیا ہرگز پوری نہیں ہوگی یہاں تک کہ آل عمر رضی اللہ عنہ میں سے ایک آدمی حکمران بنے گا وہ عمل کرے گا مثل عمل عمر رضی اللہ عنہ کے۔

کہتے ہیں کہ لوگ اس کو سمجھتے تھے بلال بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ فرماتے ہیں کہ اس کے چہرے پر ایک نشان تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ نہیں ہوا اس طرح کا۔ جبکہ وہ عمر بن عبدالعزیز تھا۔ اس کی ماں بیٹی تھی عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی۔

(۷) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو احمد بن علی بن حسین مقری نے، ان کو محمد بن اصبغ بن فرج مصری نے، ان کو خبر دی ان کے والد نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان کو مالک بن سعید بن مسیّب نے کہ انہوں نے پالیا۔ اس نے کہا ایک آدمی سے کہ خلفاء کون ہیں؟ اس آدمی نے بتایا کہ ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہما۔ سعید نے کہا کہ خلفاء ابوبکر اور دو عمر ہیں لوگوں نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو ہم جانتے ہیں۔ یہ دوسرا عمر کون ہے؟ اس نے کہا قریب ہے کہ اگر تم زندہ رہے تو اس کو بھی پہچان لوگے۔ ان کی مراد تھی عمر بن عبدالعزیز۔

محمد بن اصبغ نے کہا کہ میرے والد نے کہا تھا الرجل سے مراد عبدالرحمٰن بن حرملہ ہیں۔

اور روایت کی گئی حارث بن مسکین سے، اس نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، اس نے ملک سے، اس نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے اس نے ابن مسیّب سے اور ابن مسیّب عمر بن عبدالعزیز سے پہلے فوت ہو گئے تھے کئی سال پہلے۔ وہ اس کو نہیں کہہ رہے تھے مگر توقیف سے اور اطلاع سے۔

(۸) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو زید بن بشر نے، ان کو خبر دی ابن وہب نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے عمر بن اسید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے، وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ ڈھائی سال تک حکمران بنے تھے تیس ماہ تک۔ اللہ کی قسم ہے عمر بن عبدالعزیز نہیں فوت ہوئے حتیٰ کہ آدمی ہمارے پاس مال لے کر آتا تھا، عظیم مال۔ اور وہ کہتے تھے کہ اس مال کو جہاں چاہو خرچ کر دو فقراء کے اندر۔ وہ اصرار کرتا رہتا تھا حتیٰ کہ اپنا مال واپس لے جاتا تھا وہ سوچتا رہتا کہ کون اس مال کو مستحق لوگوں میں خرچ کرے گا۔ مگر اس کو ایسا بندہ نہ ملتا اور مال واپس لے جاتا۔ تحقیق عمر بن عبدالعزیزؒ نے لوگوں کو غنی کر دیا تھا۔

مصنف فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ اس حکایت میں تصدیق ہے اس بات کی جو ہم نے روایت کی ہے حدیث عدی بن حاتم سے، نبی کریم ﷺ سے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر تیری زندگی طویل ہوگئی تو تم دیکھو گے ایک آدمی سونے یا چاندی سے اپنی ہتھیلی بھر کر باہر نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اس کو قبول کرلے۔ مگر وہ کسی ایسے شخص کو نہیں پائے گا جو اس کو قبول کرے۔

عمر بن عبدالعزیز کا ایک جن کو دفن کرنا۔

ایک جن کا حضور ﷺ کی پیشن گوئی کی شہادت دینا

(۹) ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے، ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے، ان کو اسماعیل بن ابواویس نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعن انصاری نے، انہوں نے اس کی سند بیان کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز مکہ کی طرف پیدل رواں دواں تھے، میدانی و بیابانی زمین تھی، اچانک انہوں نے ایک مرا ہوا سانپ دیکھا۔ انہوں نے کہا اس کو دفن کرنا میرے ذمہ ہے۔ ساتھیوں نے کہا اللہ آپ کو نیکی دے یہ کام ہم کر دیتے ہیں۔ عمر نے فرمایا نہیں اس کے بعد انہوں نے اس کو لیا

اس کے لئے انہوں نے گڑھا کھودا اور اس کو ایک پرانے کپڑے میں لپیٹا اور دفن کر دیا۔ اچانک ایک ہاتف غیبی کی آواز آئی جو خود لوگوں کو نظر نہ آیا، تیرے اُوپر اللہ کی رحمت ہوا ے سُرَّق۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا، اے سُرَّق تو جنگل کی سرزمین پر فوت ہوگا تجھے میری اُمت کا بہترین انسان دفن کرے گا۔

عمر بن عبدالعزیزؒ نے پلٹ کر پوچھا کہ تو کون ہے (بھائی)؟ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اس نے کہا کہ میں جنوں میں سے ایک مرد ہوں اور یہ مرا ہوا سُرق تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرے سوا اور سُرَّق کے سوا کسی نے بیعت نہیں کی تھی میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سُنی تھی، فرما رہے تھے تو جنگل کی سرزمین پر مرے گا اے سُرَّق! اور میری اُمت کا بہترین آدمی تجھے دفن کرے گا۔

(البداية والنهاية ٦/ ٢٣٩_٢٤٠)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا ایک جنیہ کو دفن کرنا اور ایک جن کا حضور ﷺ کی پیشن گوئی کی شہادت دینا

(۱۰) ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں، ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے، ان کو عباس بن عبد ترقفی نے، ان کو محمد بن فضیل نے، وہ ابن غزوان سے، ان کو عباس بن راشد نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہمارے ہاں مہمان بن کر اُترے، جب وہ واپس جانے لگے تو میرے آقا نے کہا کہ تم بھی ساتھ جاؤ ان کو راستہ وغیرہ بتانے کے لئے، میں بھی سوار ہولیا۔

ہم لوگ ایک وادی سے گزرے، ہم نے دیکھا کہ ایک سانپ مرا ہوا راستے پر پھینکا ہوا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز اُترے اس کو راستے سے ہٹایا اور اس کو مٹی میں چھپا دیا۔ اس کے بعد ہم لوگ سوار ہو لئے۔ ہم چلے ہی تھے کہ اچانک ایک ہاتف غیبی کی آواز سُنائی دی۔ وہ کہہ رہا تھا اے خرقاء۔

کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے دائیں بائیں مُڑ کر دیکھا مگر ہمیں بھی نظر نہ آیا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے کہا میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں اے ہاتف! اگر تو ان لوگوں میں سے ہے جو ظاہر ہوتے ہیں تو تو ظاہر ہو جا، اور اگر تو ان میں سے ہے جو ظاہر نہیں ہوتے تو ہمیں خبر دے کہ یہ خرقاء کون ہے؟

اس نے بتایا کہ وہ سانپ ہے جس کو فلاں فلاں جگہ دفن کیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سُنا تھا، اس سے ایک دن فرما یا رہے تھے اے خرقاء! تم ویران زمین پر مروگی تمہیں اس وقت بہترین مؤمن اہل ارض کا دفن کرے گا۔ عمرؓ نے پوچھا تم کون ہو؟ اللہ تم پر رحم کرے، اس نے کہا کہ میں نو (۹) میں سے ہوں یا سات (۷) میں سے کہا ترقفی کا شک ہے۔ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اسی جگہ پر یا کہا تھا اسی وادی میں ترقفی کو شک ہے۔

عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس سے کہا کیا اللہ گواہ ہے تم نے یہ بات سُنی تھی رسول اللہ ﷺ سے۔ اُس نے کہا اللہ گواہ ہے میں نے یہ بات سُنی تھی رسول اللہ ﷺ سے۔ لہٰذا عمر بن عبدالعزیز کے آنسو جاری ہو گئے اور ہم لوگ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

(ابن کثیر ۷/ ۲۴۰ میں اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے)

میں نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد جب پہلی کے ساتھ جڑ جائے تو قوی ہو جاتی ہے جس میں دونوں جمع ہو جائیں۔ واللہ اعلم

☆☆☆

باب ۱۹۶

حضور ﷺ کا خبر دینا وہب بن منبہ کے حال کی اور غیلان قدری کی اگرچہ خبر صحیح ہو مگر میں اس کو صحیح نہیں سمجھتا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ،ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ،ان کو عبدان مروزی نے ،ان کو ہشام بن عمار نے (ح) ۔ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ،ان کو خبر دی ابواحمد بن عدی حافظ نے ،ان کو خبر دی ابویعلی موصلی نے ،ان کو ھثیم بن خارجہ نے ۔ ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ولید بن مسلم نے مروان بن سالم قرقسانی سے ۔ان کو حدیث بیان کی احوص بن حکیم نے ،ان کو خالد بن معدان نے ،ان کو عبادہ بن صامت نے ،وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک آدمی ہوگا اس کو وہب کہا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو حکمت و دانائی عطا کرے گا۔اور دوسرا آدمی ہوگا اس کو غیلان کہا جائے گا وہ میری امت پر ابلیس سے زیادہ نقصان دہ ہوگا۔

اس روایت کے ساتھ مروان بن سالم جزری منفرد ہے اور وہ ضعیف تھا حدیث میں ۔

یہ روایت ایک اور طریق سے بھی مروی ہے مگر وہ اس سے زیادہ ضعیف ہے ۔

(۲) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ،ان کو احمد بن عبید صفار نے ،ان کو احمد بن عباس نے ،ان کو ہشام بن عمار نے ،ان کو ولید بن مسلم نے ،ان کو ابن لہیعہ نے ،ان کو موسیٰ بن وردان نے ،اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ۔وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان شام کے ملک میں کائیں کرے گا ان لوگوں میں سے دو تہائی لوگ تقدیر کو جھٹلائیں گے۔

اگر یہ روایت صحیح ہو تو اس میں اشارہ ہے غیلان قدری کی طرف ۔اور اس کی طرف جو شام میں اس کے سبب سے تقدیر کی تکذیب ظاہر ہوئی تھی یہاں تک کہ وہ قتل ہو گیا تھا۔(البدایۃ والنہایۃ ۲۴۰/۶)

باب ۱۹۷

حضور ﷺ کا اشارہ کرنا اُس شخص کی طرف جوان کے بعد ہوگا بنوقریظہ میں سے قرآن پڑھائے گا

(۱) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ،ان کو احمد بن عبید صفار نے ،ان کو ابوحکیم انصاری سے ،ان کو حرملہ نے ،ان کو ابن وہب نے ۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوصخر نے ،ان کو عبداللہ بن مغیث بن ابوبردہ ظفری نے اپنے والد سے ،اس نے ان کے دادا سے ۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے ۔فرماتے تھے دو کاہنوں میں سے ایک آدمی ایسا بھی آئے گا جو قرآن پڑھائے گا ۔ایسا پڑھانا کہ اس جیسا اس کے بعد کوئی نہیں پڑھائے گا۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن ابوسفیان نے، ان کو سعید بن ابومریم نے، ان کو نافع بن یزید نے، ان کو ابوصخر سے، اس نے عبداللہ بن معتب سے۔ یہ کہ معتب بن بردہ، اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

(۳) اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے، ان کو ابوثابت نے، ان کو ابن وہب نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالجبار بن عمر نے، ان کو ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کاہنوں میں سے ایک کاہن کے ہاں ایک آدمی پیدا ہوگا جو قرآن کا درس دے گا اس طرح اس کا درس ہوگا کہ ایسا درس اس کے سوا کوئی نہیں دے گا۔ کہتے ہیں کہ لوگ اس کو سمجھتے تھے کہ وہ محمد بن کعب القرظی ہے۔

ابوثابت نے کہا دو کاہنوں سے مراد قریظہ اور نضیر ہیں۔

یہ حدیث مرسل ہے۔ اور ایک طریق سے بھی موصول مروی ہے۔

(۴) ہمیں اس کی خبر دی سکری نے بغداد میں، ان کو خبر دی ابوبکر شافعی نے، ان کو جعفر بن محمد ازہر نے، ان کو فضل بن غسان نے غلابی سے، ان کو حدیث بیان کی مصعب یعنی ابن عبداللہ بن مصعب بن ثابت زبیری نے۔ ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے موسیٰ بن عقبہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے دو کاہن (قبیلوں) میں ایک بڑا عالم کتاب اللہ پیدا ہوگا۔ سفیان نے کہا ہے کہ وہ محمد بن کعب قرظی تھے۔

(۵) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن محمویہ بن عسکری نے، ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے، ان کو ان کے والد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عون بن عبداللہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کسی ایک کو جو تاویل القرآن کا قرظی سے بڑا عالم ہو۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۴۰)

باب ۱۹۸

حضور ﷺ کا خبر دینا اس قرن کے پورے ہو جانے کی

جس میں حضور ﷺ تھے سو سال کے پورے ہونے پر ایسے ہوا جیسے آپ نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن خالد بن خلی بن علی نے، ان کو بشر بن شعیب نے بن ابوحمزہ سے اس نے اپنے والد سے، اس نے زہری سے، ان کو سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان بن ابوخثیمہ نے، ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی ایک رات اپنی آخری حیات میں۔ جب سلام پھیر چکے تو کھڑے ہو گئے۔ فرمایا آج رات میں حدیث دکھایا گیا ہوں کہ سو سال کے پورے ہونے پر، اس دنیا میں سے آج جو دھرتی میں موجود ہیں ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ لوگ ڈر گئے گھبرا گئے رسول اللہ ﷺ کے مقولہ سے کہ کس چیز کی طرف حدیث بیان کر رہے ہیں، ان احادیث میں سے سو سال کے بارے میں سوائے اس کے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج موجود ہیں رُوئے زمین پر۔ اس سے ارادہ کر رہے تھے کہ یہ اختتام ہوگا اس قرن کا۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابوالیمان سے، اس نے شعیب سے۔

(مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ ص ۱۹۶۵۔ بخاری۔ کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے، ان کو حجاج بن محمد سے، وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا مجھے ابوزبیر نے کہ اس نے سُنا جابر بن عبداللہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا نبی کریم ﷺ سے، آپ فرما رہے تھے اپنی موت سے ایک ماہ قبل۔ تم لوگ مجھ سے پوچھتے ہو قیامت کے بارے میں حالانکہ اس کا علم اللہ کے پاس ہے میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں، زمین کی پشت پر جو بھی سانس لینے والا متنفس ہے آج کے دن آئے گا اس کا علم سو سال تک۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ہارون جمال وغیرہ سے، اس نے حجاج بن محمد سے۔

(مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ ص ۱۹۶۷۔ مسند احمد ۱/۲۹۳)

(۳) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، اس نے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو حریری نے، وہ کہتے ہیں کہ میں طواف کیا کرتا تھا ابوالطفیل کے ساتھ، اس نے مجھے کہا نہیں باقی رہے گا کوئی ان لوگوں میں جو رسول اللہ ﷺ کو مل چکے ہیں سوائے میرے، میں نے کہا کہ کیسے یا رسول اللہ (ﷺ)؟ فرمایا سفید رنگ تھے حسن ملیح کے مالک تھے معتدل تھے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سعید حریری سے جیسے گزر چکا ہے۔

خلاصہ : حضرت ابوالطفیل اُحد والے سال پیدا ہوئے تھے اور ہجرت سے سو سال بعد فوت ہو گئے تھے۔ اور کہا گیا ہے کہ وفات نبی کریم ﷺ سے سو سال بعد، لہٰذا ان کی موت رأس مأتہ پر ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کے خبر دینے کے وقت سے۔ آپ نے جو خبر دی تھی۔ واللہ اعلم

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوعمرو بن سماک نے، ان کو حنبل نے ابن اسحاق سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے ثابت بن ولید بن عبداللہ بن جمیع سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا تھا ابوالطفیل نے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے آٹھ سال پائے تھے اور وہ اُحد والے دن پیدا ہوئے تھے۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوحامد مقری نے، ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا حسن علی حلوانی سے، وہ کہتے تھے آخری شخص جو فوت ہوا اصحاب رسول میں سے ابوالطفیل فوت ہوئے تھے سو سال بعد وہ ارادہ کرتے تھے سو سال ہجرت کے بعد۔

☆☆☆

باب ۱۹۹

حضور ﷺ کا خبر دینا ایک آدمی کی عمر کے بارے میں

لہٰذا وہ اس قدر زندہ رہا اور جس کی ہلاکت کا ذکر کیا تھا وہ جلدی ہلاک ہو گیا

(۱)　ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے، ان کو ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے، ان کو محمد بن سلیمان بن فارس نے، ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے، وہ کہتے ہیں کہ کہا داود بن رشید نے، ان کو ابوحیوۃ شریح بن یزید حضرمی نے، ابراہیم بن محمد بن زیاد نے اپنے والد سے، اس نے عبداللہ بن بشر سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا، یہ لڑکا ایک قرن تک زندہ رہے گا۔ کہتے ہیں کہ وہ سو سال تک زندہ رہا تھا۔

اس کے علاوہ دیگر راویوں نے کہا کہ اس کے چہرے پر مسّہ تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ یہ شخص نہیں مرے گا حتی کہ یہ مسّہ اس کے چہرے سے چلا جائے گا۔ وہ نہیں مرا تھا یعنی مسّہ اس کے چہرے سے غائب ہو گیا تھا۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ہمیں خبر دی حسین بن ایوب نے، ان کو ابوحاتم رازی نے، ان کو داود بن رشید نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اپنے اضافہ کے ساتھ۔

(۲)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن بُطہ اصفہانی نے، ان کو حسن بن جہم نے، ان کو حسین بن فرج نے، ان کو محمد بن عمر واقدی نے، ان کو شریح بن یزید نے، ان کو ابراہیم بن محمد بن زیاد نے اپنے والد سے، اس نے عبداللہ بن بشر سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ مبارک میرے سر پر رکھا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ لڑکا ایک قرن تک زندہ رہے گا۔ کہتے ہیں کہ واقعی وہ آدمی سو سال تک زندہ رہا تھا۔ (تاریخ ابن کثیر ۲۴۱۰۶)

واقدی نے کہا ہے اللہ تعالیٰ فرمایا ہے :

وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۔ (اس کے درمیان قرون کثیرہ میں)

(سورۃ فرقان : آیت ۳۸)

کہا کہ حضرت نوح اور حضرت آدم علیہما السلام کے درمیان دس قرون تھے اور حضرت ابراہیم اور نوح علیہما السلام کے درمیان دس قرون تھے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام دو ہزار سال کے سر پر پیدا ہوئے تھے تخلیق آدم سے۔

(۳)　ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن علی قاضی نے، ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے، ان کو عبدان بن عبدالحلیم بیہقی نے، ان کو ابراہیم بن محمد اسحاق شافعی نے، ان کو خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے، ان کو ابوجعفر احمد بن علی خزاز نے، ان کو ابراہیم بن محمد بن عباس شافعی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے قراءت کی داؤد بن عبدالرحمٰن عطار کے سامنے۔ اس نے نقل کی ابن جریج سے، اس نے ابن ابوملیکہ سے، اس نے حبیب بن مسلمہ فہری سے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تا کہ ان کی زیارت کرے۔ آپ مدینہ میں تھے مگر اس کو اس کے باپ نے پالیا اس نے کہا رسول اللہ ﷺ میرے ہاتھ پیر تیرے حوالے مگر حضور ﷺ نے فرمایا نہیں تم اس کے ساتھ چلے جاؤ قریب ہے کہ یہ ہلاک ہو جائے۔ لہٰذا وہ شخص اسی سال ہلاک ہو گیا۔

باب ۲۰۰

حضور ﷺ کا ایک آدمی کے بارے میں خبر دینا

کہ وہ میری اُمت میں ہوگا اس کو ولید کہا جائے گا وہ صاحب ضرر ہوگا

پھر ایسے ہی ہوا جیسے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے، ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے، ان کو بشر بن بکر نے، ان کو اوزاعی نے، ان کو زہری نے، ان کو سعید بن مسیّب نے، انہوں نے کہا کہ اُم سلمہ کے بھائی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تھا یہ ان کا ماں کی طرف سے بھائی تھا۔ لوگوں نے اس کا نام ولید رکھا تو حضور ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے فرعون والے نام رکھتے ہو بدل دو اس کا نام۔ لہٰذا انہوں نے عبداللہ نام رکھ دیا۔ فرمایا عنقریب اس اُمت میں ایک آدمی ہوگا اس کو ولید کہا جائے گا وہ میری اُمت کے لئے بدتر ہوگا فرعون سے اس کی قوم کے لئے۔ یہ روایت مرسل ہے مگر حسن ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سلیمان بن سفیان نے، ان کو محمد بن خالد بن عباس سکسکی نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو ابوعمرو اوزاعی نے، ان کو ابن شہاب زہری نے، ان کو سعید بن مسیب نے، وہ کہتے ہیں کہ اُم سلمہ زوجہ رسول کے بھائی کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام ولید رکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم لوگوں نے اپنے فرعون والے نام رکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ بے شک شان یہ ہے کہ ایک آدمی ہوگا اس کو ولید کہا جائے گا وہ میری اُمت پر زیادہ نقصان دہ ہوگا فرعون اس کے اپنی قوم کے عہد سے۔

ابوعمرو نے کہا کہ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ ولید بن عبدالملک ہے۔ پھر ہم لوگوں نے دیکھا کہ وہ ولید بن زید ہے۔ لوگوں کے ساتھ اس کے فتنے کی وجہ سے جب انہوں نے اس پر خروج کیا اور اس کو قتل کر دیا تو فتنے کھل گئے اُمت پر اور قتل بھی۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۴۱-۲۴۲)

باب ۲۰۱

حضور ﷺ کا خبر دینا صفت بنو عبدالحکم بن ابوالعاص کے بارے میں

جب وہ کثیر ہو جائیں گے۔ پھر وہ ایسے ہوئے جیسے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے، ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن احمد خنب بخاری نے، ان کو ابواسماعیل ترمذی نے، ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے، ان کو ابوبکر بن ابواویس نے، ان کو ابن سلیمان بن بلال نے، ان کو علاء بن عبدالرحمن نے اپنے

والد سے، اس نے ابو ہریرہ ﷛ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب ابوالعا چالیس سالہ جوان ہو جائیں گے تو وہ اللہ کے دین کو مشکوک ٹھہرا دیں گے۔ اور اللہ کے بندوں کو غلام ٹھہرالیں گے اور اللہ کے مال کو اپنی ذاتی عزت وشرف کا سامان بنالیں گے۔ (ابن کثیر ۲۴۲/۶)

(۲) ہمیں حدیث بیان کی ابومنصور ظفر بن محمد علوی نے، ان کو ابوزکریا یحیٰی بن محمد عنبری نے، ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے، ان کو اسحاق بن ابراہیم نے، ان کو جریر نے اعمش سے، ان کو عطیہ نے ابوسعید خدری ﷛ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ابوالعاص کی اولاد تیس آدمی ہو جائیں گے تو وہ دین الٰہی کو مشکوک ٹھہرالیں گے، اللہ کے مال کو ذاتی دولت سمجھیں گے، اللہ کے بندوں کو اپنا غلام سمجھیں گے۔

(۳) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو تمتام محمد بن غالب نے، ان کو کامل بن طلحہ نے، ان کو ابن لہیعہ نے ابوقبیل سے، یہ کہ ابن موہب نے اس کو خبر دی ہے کہ وہ معاویہ بن ابوسفیان کے پاس تھا کہ مروان ان کے پاس داخل ہوا، اس نے ان سے اپنی کسی حاجت میں کلام کیا، اس نے کہا میری حاجت پوری کیجئے اے امیر المؤمنین۔ اللہ کی قسم میری مشقت و پریشانی البتہ بہت بڑی ہے۔ بے شک میں دس افراد کا باپ ہوں اور دس کا چچا ہوں اور دس کا بھائی ہوں۔ (یہ پورے تیس ہوئے)

جب مروان واپس چلا گیا اور ابن عباس ﷛ بیٹھے ہوئے تھے معاویہ کے ساتھ چارپائی پر، معاویہ نے کہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اے ابن عباس! تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب بنو حاکم تیس افراد ہو جائیں گے تو وہ اللہ کے مال کو اپنے درمیان گردش کرنے والی چیز بنادیں گے اور اللہ کے بندوں کو غلام بنالیں گے اور اللہ کی کتاب کو مشکوک شئی بنادیں گے، جب وہ ننانوے ہو جائیں گے اور چار سو (۴۹۹) تو ان کا ہلاک ہونا زیادہ سریع ہوگا کھجور کو چبانے سے۔ ابن عباس ﷛ نے کہا، اللہ گواہ ہے بالکل یہی بات ہے۔

(ابن کثیر نے ۶ ص ۲۴۲ پر کہا ہے کہ اس میں غرابت ہے اور شدید منکر ہے)

اور مروان نے کوئی حاجت اس سے ذکر کی لہٰذا مروان نے عبدالملک کو معاویہ کے پاس بھیجا، اس نے ان سے بات کی جب عبدالملک چلا گیا تو معاویہ نے کہا کہ میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں اے ابن عباس ﷛ کیا تم جانتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ذکر کیا تھا پس کہا ابوالجبابرۃ اربعہ۔ ابن عباس ﷛ نے کہا اے اللہ! ہاں یہی بات ہے۔ واللہ اعلم

باب ۲۰۲

بنو اُمیہ کی حکومت کے بارے میں حضور ﷺ کا خواب

(۱) ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوعثمان بصری اور عباس بن محمد بن قوہیار نے، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے، ان کو علی بن زید بن جدعان نے (یہ ضعیف ہے اس کے بارے میں پہلے بات گزر چکی ہے)، اس نے سعید بن مسیب سے، وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے بنو اُمیہ کو خواب میں اپنے منبر پر دیکھا تو حضور ﷺ کو یہ بات بُری لگی۔ لہٰذا ان کی طرف وحی کی گئی کہ سوائے اس کے نہیں کہ یہ دنیا ہے جو جوان کو دی گئی ہے۔ لہٰذا آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں۔ اور اسی کے بارے میں ہے اللہ تعالیٰ کا یہ قول :

ما جعلنا الرؤیا التی اریناك الا فتنة للناس ۔ (سورۃ اسراء : آیت ۶۰)

ہم اس خواب کو جو ہم نے آپ کو دکھایا تھا وہ لوگوں کے لئے آزمائش بنایا تھا یعنی لوگوں کے لئے ابتلاء بنایا۔ (ابن کثیر ۲۴۳/۶)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ، ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرویہ صفار نے بغداد میں ، ان کو احمد بن زہیر بن حرب نے ، ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ، ان کو قاسم بن فضل حرانی نے (ح)۔ وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابوالحسن عمری نے ، ان کو محمد بن اسحاق نے ، ان کو زید بن احزم نے ابوطالب طائی سے ، ان کو ابوداود نے ، ان کو قاسم بن فضل نے ، ان کو یوسف بن مازن راسبی نے ، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا حسن بن علی کے سامنے اور کہنے لگا ، اے مومنوں کے منہ کو کالا کرنے والے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے سرزنش نہ کریں ، اللہ تم پر رحم کرے۔

بے شک رسول اللہ ﷺ نے بنواُمیہ کو دیکھا تھا کہ وہ ان کے منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ یکے بعد دیگرے حضور ﷺ کو یہ بات بُری لگی تھی ، لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی :

انا اعطیناك الکوثر ۔ (یہ ایک نہر ہے جنت میں)

اور یہ آیت نازل ہوئی :

انا انزلنا ہ فی لیلة القدر ۔ وما ادراك ما لیلة القدر لیلة القدر خیر من الف شهر

وہ ہزار مہینے جو بنواُمیہ حکمران بنے تھے ہم لوگوں نے حساب لگایا تو یہ مدت پوری تھی نہ کم نہ زیادہ۔

(ترمذی۔حدیث ۳۳۵۰ ص ۴۴۴۔۴۴۵۔ابن کثیر ۲۴۳/۶)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ، ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر نے ، ان کو یعقوب بن سفیان نے ، ان کو احمد بن محمد ابومحمد زرقی نے ، ان کو زنجی نے علاء بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے ، اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ، میں نے خواب میں دیکھا بنوحکم کو یا کہا تھا بنوالعاص کو جو کہ میرے منبر پر کود رہے ہیں جیسے بندر کودتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے وفات تک مکمل طور پر ہنستے ہوئے نہ دیکھے گئے۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ حافظ نے ماہ صفر ۱۳۵۱ھ میں ، ہمیں حدیث بیان کی علی بن حمشاذ عدل نے ، ان کو محمد بن نعیم بن عبداللہ نے ، ان کو عبدالرحمن سمرقندی شیخ فاضل نے ، ان کو مسلم بن ابراہیم نے ، ان کو سعید بن زید حماد بن زید کے بھائی نے علی بن حکم بنانی سے ، اس نے ابوالحسن سے ، اس نے عمرو بن مرّہ سے ، اس کو صحبت رسول حاصل تھی۔

کہتے ہیں کہ حکم بن ابوالعاص آیا نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی حضور ﷺ نے اس کی آواز پہچان لی۔ فرمایا کہ اس کو اجازت دیدو ، یا کہا تھا کہ سانپ کا بچہ ہے اس پر اللہ کی لعنت۔ اور اس پر بھی جو اس کی پشت سے نکلے سوائے مؤمنوں کے اور وہ قلیل ہوں گے۔ دنیا میں اُونچے ہوں گے اور آخرت میں بے عزت ہوں گے۔ صاحب مکر وخداع ہوں گے ، دنیا میں ان کی تعظیم کی جائے گی مگر آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ دارمی نے کہا ہے عبداللہ بن عبدالرحمن ابوالحسن حمصی ہے۔

☆☆☆